

300 سے زائد کتب احادیث اور قلمی مخطوطہ جات سے ماخوذ

رفع یدین

کے موضوع پر

نامور غیر مقلد زبیر علی زئی کی کتاب نور العینین کا

محققانہ تجزیہ

فیصل خان

ضیاء العلوم پبلی کیشنز

راولپنڈی - پاکستان

0345-5808018

300 سے زائد کتب احادیث اور قلمی مخطوطہ جات سے ماخوذ

رفع یدین

کے موضوع پر

نامور غیر مقلد و غیر علی بن ابی طالب اور ائمہ کا

محققانہ تجزیہ

House of Verification

فیصل خان

ناشر

ضیاء العلوم پبلیکیشنز

0345-5808018

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات
13	انتساب
15	پیش لفظ
17	تخریج حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
18	تحقیقی نقدان
19	سنن ترمذی میں ”حسن صحیح“ کا ثبوت
20	سنن ترمذی کا قدیم ترین قلمی نسخہ
21	امام ابوداؤد کی جرح کی حقیقت
22	سنن ابی داؤد روایت کرنے والے قدیم شاگرد
23	سنن ابی داؤد روایت کرنے والے متاخر شاگرد
24	امام الولوی کے نسخے کی اہمیت
24	محدث ابن نقطہ رحمہ اللہ کی تحقیق
25	امام ذہبی رحمہ اللہ کی تحقیق
25	امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی تحقیق
25	محدث ابن عساکر کی تحقیق
26	امام منذری رحمہ اللہ کی تحقیق
26	امام ابن القیم رحمہ اللہ کی تحقیق

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	رفع یدین
مصنف	فیصل خان
ناشر	سید جمید الدین شاہ صاحب
کمپوزنگ	محمد عمران شیخ
صفحات	128

اسلامک بک کارپوریشن

اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5536111

ملنے کے پتے

(۱) شبیر برادرز	(۲) ضیاء القرآن گنج بخش روڈ
(۳) مکتبہ نوریہ رضویہ	(۴) شبیر بک سنٹر راولپنڈی
(۵) احمد بک کارپوریشن	(۶) مکتبہ غوثیہ
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی	(ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی)

26	امام زلیعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق
26	حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق
27	امام ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق
27	ابن داسۃ رحمۃ اللہ علیہ کے نسخے کی اہمیت
27	محدث ابن عطیہ اندلسی کی تحقیق
28	امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق
28	امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق
29	سنن ابی داؤد کے اقلیمی نسخہ
30	خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے نسخہ کی اہمیت
33	سنن ابی داؤد کا اہم ترین قلمی مخلوطہ
35	امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا طبقہ ثانیہ کی بحث
36	زبیر علیہ کی صاحب کا امام حاکم کی عبارت میں تحریف
37	کیا زبیر علیہ کی صاحب کا امام حاکم کے قول سے اتفاق کرتے ہیں؟
41	زبیر علیہ کی صاحب کا امام حاکم کے قول سے اختلاف
41	امام حاکم کی سفیان ثوری کی عن والی روایات کی تصحیح
41	زبیر علیہ کی صاحب کا امام حاکم کے قول کو وہم قرار دینا
43	سفیان ثوری کا طبقہ ثانیہ کا مدلس
43	حافظ صلاح الدین العلامی کی تحقیق

43	امام ابن سبیط الحجی کی تحقیق
43	امام ابو زرعہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق
43	حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق
44	بدیع الدین راشدی کی تحقیق
44	حافظ گوندلوی کی تحقیق
44	محب اللہ راشدی کی تحقیق
46	تدلیس پر زبیر علیہ کی صاحب کے ادھام
49	زبیر علیہ کی صاحب کا عرب عالم مسفر بن غرم اللہ کی تحقیق پر اعتماد
53	سفیان ثوری کی تدلیس پر علمی بحث اور مدلس کا معنی
54	حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے النکت علی ابن صلاح میں طبقات
55	حافظ ابن رجب کے قول کی تحقیق
56	امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے تدلیس پر قول کی تحقیق
57	امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا جائزہ
59	حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا جائزہ
60	حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا تدلیس اور ارسال کو ایک قرار دینا
60	حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا سفیان ثوری کی احادیث کی تصحیح
61	مدلس راوی کا حکم
61	امام بخاری اور سفیان ثوری کی تدلیس

85	امام ابن خزیمہ اور سفیان ثوری کی تدلیس
86	امام ابو زرہ الرازی اور سفیان ثوری کی تدلیس
86	امام دارقطنی اور سفیان ثوری کی تدلیس
86	امام ابن جبار وکی تحقیق
86	امام خطیب بغدادی اور سفیان ثوری کی تدلیس
87	دارقطنی میں سفیان ثوری کی روایات
88	امام شہاب الدین بوسیری کی تحقیق
88	حافظ عراقی رحمہ اللہ کی تحقیق
88	امام شافعی اور سفیان ثوری کی تدلیس
88	امام یحییٰ بن معین اور سفیان ثوری کی تدلیس
88	امام ابو جعفر طبری اور سفیان ثوری کی تدلیس
89	زبیر علیہ کی صاحب کا علمی دھوکا
90	زبیر علیہ کی صاحب کا طبقات کا انکار کرنا
91	سفیان ثوری کی متابعت
91	الزامی جواب
92	امام دارقطنی کی تحقیق
92	امام دارقطنی کا حدیث کی تصحیح
92	سفیان ثوری کا میثاق حدیث

61	حافظ ابن کثیر اور سفیان ثوری کی تدلیس
62	حافظ صلاح الدین علائی اور سفیان ثوری کی تدلیس
63	سفیان ثوری کی تدلیس جمہور محدثین کی نظر میں
63	امام نسائی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری کی تدلیس
63-64	سنن نسائی میں سفیان ثوری کی روایات
66	امام ترمذی اور سفیان ثوری کی تدلیس
66	سنن ترمذی میں سفیان ثوری کی روایات
69	امام ابوداؤد اور سفیان ثوری کی تدلیس
69	سنن ابی داؤد میں سفیان ثوری کی روایات
72	امام ابن ماجہ اور سفیان ثوری کی تدلیس
72	سنن ابن ماجہ میں سفیان ثوری کی روایات
74	صحیح ابن حبان میں سفیان ثوری کی روایات
75	حافظ ابن حبان اور سفیان ثوری کی تدلیس
76	امام احمد بن حنبل اور سفیان ثوری کی تدلیس
77	مسند احمد میں سفیان ثوری کی روایات
82	امام حاکم اور سفیان ثوری کی تدلیس
82	مستدرک حاکم میں سفیان ثوری کی روایات
83	امام حاکم کے اقوال میں تعارض

109	امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے جرح کی حقیقت
109	امام احمد کا حدیث سے استدلال اور تصحیح
109	جزء رفع یدین میں تحریف
110	امام ابو حاتم الرازی کے اعتراض کا جائزہ
110	امام ابو حاتم کا تشدد اور مصحت ہونا
110	امام ابو حاتم کا ابو حمید ساعدی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث پر جرح
111	امام ابو حاتم کا سفیان کو احفظ من شعبہ کہنا
112	امام دارقطنی کی جرح کا جائزہ
112	کتاب العلل میں حدیث کی تصحیح کرنا
113	حافظ ابن حبان کے اعتراض کا تحقیقی جائزہ
113	بے سند قول سے احتجاج مردود ہے
114	امام یحییٰ بن آدم رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ
114	امام یحییٰ بن آدم سے کوئی جرح منقول نہیں ہے
114	امام بزار رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ
115	زبیر علیہ کی صاحب کا امام بزار رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنا
115	امام محمد بن وضاح رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ
115	عبارت میں تحریف
116	امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

93	سفیان ثوری کی متابعت
94	سفیان ثوری کے شواہد
94	زبیر علیہ کی صاحب کا شواہد سے استدلال
95	ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی حیثیت
98	سفیان ثوری کی تدلیس نہ کرنے کے داخلی ثبوت
100	سفیان عن عاصم بن کلیب کی فنی حیثیت
103	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث پر اعتراضات کا جائزہ
103	حضرت عبداللہ بن مبارک کے اعتراض کا جائزہ
105	محدث مغلطی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب
105	امام ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ کا جواب
105	امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب
105	امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب
106	امام ابن قطان رحمۃ اللہ علیہ کا جواب
106	علامہ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب
107	محدث وصی احمد رحمۃ اللہ علیہ کا جواب
107	امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کا جائزہ
108	امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب
109	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کا جائزہ

تقریظ

محقق العصر شیخ الحدیث مفتی محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

عزیزم فیصل خان معروف معنوں میں عالم نہیں بلکہ انہوں نے کتاب دوستی اور کثرت مطالعہ اپنا شعار بنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں ذاتی لائبریری میں نادر و نایاب مخطوطے کثرت سے موجود ہیں۔ میں نے اتنا علمی ذخیرہ نجی طور پر کسی عالم کے ہاں بھی نہیں دیکھا۔ فیصل خان کا یہ اقدام بلکہ کارنامہ اہل علم کے لیے قابل رشک اور لائق تقلید ہے۔

اس وقت میرے پیش نظر فیصل خان کی مرتبہ کتاب ”رفع یدین کے موضوع پر نامور غیر مقلد زبیر علیہ کی کتاب نور العینین کا محققانہ تجزیہ“ ہے جو اپنے موضوع سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم اور طالبان تحقیق کو بہت سارا سہارا دے گی، علمی حوالے سے بنیادیں فراہم کرے گی اور ان کے تحقیقی سفر کو کم کر کے بہت جلد انہیں منزل آشنا کر دے گی۔

میری دعا ہے کہ عزیز گرامی فیصل خان نے تصنیف و تالیف کی دنیا میں جو پہلا قدم اٹھایا ہے یہ اس کیلئے داریں میں کامیابیوں، نفع اور خیر کا قدم ہو اور ہم معاشرے کو علم آشنا کرنے کیلئے اپنے اپنے حصے کا کردار ادا کرتے رہیں۔

بہت ساری دعاؤں کیساتھ۔

116	امام ابن قنطار کی جرح کا جائزہ
117	امام عبدالحق الاصبہانی کی جرح کا جائزہ
118	امام ابن ملقن کی جرح کا تحقیقی جائزہ
118	امام النووی کی جرح کا تحقیقی جائزہ
119	امام نصری مروزی کی جرح کا تحقیقی جائزہ
119	امام دارمی کی جرح کا جائزہ
119	بے سند قول سے استدلال
120	امام بیہقی کی جرح کا جائزہ
120	بے سند قول
120	امام حاکم کا اعتراض کا تحقیقی جائزہ
121	ابن القیم کی جرح کا جواب
127-122	جمہور محدثین کرام اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ محدثین کی تصحیح

تقریظ

شیخ الحدیث غلام مصطفیٰ نوری قادری صاحب

خطیب و مہتمم مرکزی جامعہ مسجد شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال

عزت مآب محترم المقام، وسیع المطالع، محبت العلماء والعلم، عادل منصف مزاج محترم جناب فیصل خان صاحب طول اللہ عمرہ کی محققانہ کتاب رفع یدین کے موضوع پر نامور غیر مقلد زیر علی زئی کی کتاب نور العینین کا محققانہ تجزیہ کے شرف مطالعہ کا موقع نصیب ہوا۔ کتاب کیا ہے ایک تحقیقی کاچمنستان ہے جس کی خوشبوؤں سے عادل، علم دوست، منصف مزاج حضرات کے دل و دماغ معطر ہونگے، تشنگان تحقیق کی پیاس دور کرنے کا ایک عظیم چشمہ ہے، موصوف نے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ غیر مقلد زیر علی زئی کے حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پر اعتراضات کے خوبصورت اور عین اصول کے مطابق محققانہ جوابات دیئے ہیں اور موصوف نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت امام سفیان ثوریؒ طبقہ دوم کے ہی مدلس ہیں جن کی تدلیس منافی صحت نہیں ہے اور موصوف دلائل قاہرہ کے ساتھ ثابت کر دیا ہے کہ کسی ایک قابل اعتماد محدث نے تدلیس ثوری کی وجہ سے اس حدیث کو رد نہیں کیا بلکہ خان صاحب موصوف نے روشن دلائل اور ایک طویل فہرست سے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ سفیان ثوریؒ کی تدلیس اور عن سے روایت کے باوجود محدثین کرام کی ایک جم غفیر نے آپ سے احتجاج کیا ہے اور کئی حضرات نے بالتصریح آپ کی حدیث کو صحیح یا حسن قرار دیا ہے۔ اس کے بعد زیر علی زئی کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ پھر خان صاحب موصوف نے حدیث ابن مسعودؓ ترک رفع یدین والی کے متابعات اور شواہدات پیش کر کے اور بھی سکھ جمادیا ہے۔ اس احقر العباد کی یہ دلی دعا ہے کہ اللہ وحدہ لا شریک، نبی پاک ﷺ کے طفیل اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور خاص و عام کیلئے اسے نافع و مفید بنائے اور مصنف کو اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

بجاء طہ و یسین و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا
و مولانا محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ واولادہ اجمعین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

بندہ ناچیز اپنی اس حقیر کوشش کو

محدث فقیہ الامت امام اعظم

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ

کے نام انتساب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں

جن کی باطنی فیضان کے تصدق سے

بندہ ناچیز کو مطالعہ حدیث کا شوق ہوا۔

گر قول افتد زہے عز و شرف

خادم اہلسنت

فیصل خان

(راولپنڈی)

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم

تمام تعریفیں اللہ وحدہ لا شریک کے لیے ہیں اور لاکھوں درود و سلام نبی کریم ﷺ کی ذات پر۔ مسئلہ رفع یدین علماء اسلاف میں مختلف فیہ رہا ہے ہر کوئی اپنی تحقیق پر کار بند رہا۔ اور اس کی وجہ سے کسی کو تنقید کا نشانہ نہ بنایا۔ مگر جوں جوں دور گزرتا رہا لوگوں میں اس مسئلہ میں تشدد بڑھتا رہا۔ اور یہاں تک کہ علماء غیر مقلدین نے ترک رفع یدین پر ہی نماز کی بنیاد رکھی۔ میرا مضمون ترک رفع یدین کی تحقیق کسی مسلکی حمایت میں نہیں ہے۔ میں نے دونوں جانب کے دلائل اور اعتراضات کا جائزہ لیا اور جو اخذ کیا اُسے ضبط قلم کر دیا۔ میری تحقیق سے اختلاف ہونا ایک حقیقت ہے۔ مگر میں اپنے ناقدین سے عاجزانہ التجا کرنا چاہتا ہوں کہ اختلاف صرف اور صرف اصول اور ضوابط کے تحت ہو۔ ویسے اس کتاب میں آج تک کے غیر مقلدین حضرات کے اعتراضات کا مکمل جواب ہے۔ مگر محترم زبیر علیزئی صاحب کی کتاب ”نور العینین“ کو زیر بحث لانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اکثر غیر مقلدین حضرات بحث میں اس کتاب کا حوالہ دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے نہایت محترم زبیر علیزئی صاحب کی کتاب نور العینین فی مسئلہ رفع یدین زیر مطالعہ رہی اور دلائل اور اعتراضات کا جائزہ لیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ مسلکی حمایت میں یہ تحقیق پیش کی گئی ہے اور غیر جانبدارانہ تحقیق سے صرف نظر کیا ہے۔ مجھے جس مقام پر محترم زبیر علیزئی صاحب سے اختلاف ہوا۔ وہاں میں نے نہایت ادب سے اختلاف کیا تحریر میں احترام اور گفتگو کو ملحوظ خاطر رکھا۔ کیونکہ میں تحقیق کے

میدان میں تشدد اور مسلکی تفاوت کے خلاف ہوں۔ میں نے ترک رفع کی حدیث پر معاندین کی طرف سے وارد کیے گئے اعتراضات کا حتی الامکان جواب تحقیقی معیار پر دینے کی کوشش کی ہے۔ میری التجاء طرفین کے علماء کرام سے ہے کہ جہاں کہیں اس کتاب میں کوئی علمی غلطی یا تسامح نظر آئے تو میری رہنمائی کیجئے گا۔ اس مضمون میں کئی کتابوں کے مختلف ایڈیشن سے استفادہ کیا ہے۔ لہذا حوالا جات کا فرق بھی ہو سکتا ہے۔ میں ان مشفق ہستیوں اور تعاون کرنے والے حضرات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی دعاؤں اور کوششوں سے میں اس تحریر کے قابل ہوا۔ سب سے زیادہ مشکور محقق العصر مفتی محمد خاں قادری صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور کا ہوں جن کی فیضانِ نظر نے میری ہر مقام پر رہنمائی کی اور ہمہ وقت مطالعہ کا درس دیا، محدث مفتی عباس رضوی صاحب ریسرچ آفیسر دہلی، محدث العصر مفتی پروفیسر انوار حنفی کوٹ رادھا کشن ضلع قصور اور محقق العصر غلام مصطفیٰ نوری صاحب ساہیوال کا جنہوں نے میری تحقیق کرنے کی کاوش میں رہنمائی کی اور جن کی تحقیقات سے میں نے ہمہ وقت فائدہ اٹھایا۔ میں محترم محبوب الرسول قادری صاحب کا نہایت ہی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں اپنا قیمتی وقت دیا۔

فیصل خان۔ راولپنڈی

Ph: 0321-5501977

ترک رفع یدین فی الصلوٰۃ

حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمه قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلى بكم صلاة رسول الله ﷺ فصلى فلم يرفع يديه الا في اول مرة.
ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول پاک ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پس آپ نے نماز پڑھی لیکن رفع یدین صرف نماز کی ابتداء میں کیا۔ ایک مرتبہ۔

تخریج:

- | | |
|------------------------------------|---------------------------------------|
| (۱) مسند امام احمد ۱/۳۸۷ | (۲) سنن نسائی ۱/۱۱۷ |
| (۳) سنن ابی داؤد ۱/۱۰۹ | (۴) جامع ترمذی ۱/۵۹ |
| (۵) مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۶ | (۶) سنن الکبریٰ بیہقی ۲/۷۸ |
| (۷) شرح معانی آلا طار لمحاوی ۱/۱۶۲ | (۸) المدونة الکبریٰ ۱/۶۹ |
| (۹) محلی ابن حزم ۳/۲۶۵ | (۱۰) التمهید ۹/۲۱۵ |
| (۱۱) مسند ابویعلیٰ ۵/۳۶-۱۳۸ | (۱۲) تاریخ بغداد جزء الحادی عشر ص ۳۲۰ |
| (۱۳) نصب الرایۃ ۱/۳۹۳ | (۱۴) تیسر الوصول ۱/۳۲۶ |
| (۱۵) جمع الفوائد ۱/۷۳ | (۱۶) جامع المسانید ابن کثیر ۲/۲۶۱ |
| (۱۷) اتحاف الهمرة ۱۰/۳۹۲ | (۱۸) مختصر الاحکام طوسی ۲/۱۰۳ |

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی یہ حدیث واضح دلیل ہے۔
احناف کا ترک رفع یدین کا دعویٰ ”نم لا یعود“ کے بغیر بھی ثابت ہوتا ہے۔ لہذا اس
حدیث پر ”نم لا یعود“ کے الفاظ کی زیادتی کا اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔ (حالانکہ یہ حدیث
”نم لا یعود“ کے الفاظ کے ساتھ بھی صحیح ہے۔)

نعیر علیزی صاحب نے مسئلہ رفع یدین پر کتاب نور العینین ص ۱۲۹ تا ص ۱۳۲ پر
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع الیدین کی حدیث پر مختلف اعتراضات درج
کیے ہیں۔ مگر یہ علمی اور تحقیقی فقدان ہے کہ ان اعتراضات کا ناقدانہ جائزہ لینے کی بجائے
صرف نقل و نقل پر ہی اکتفا کیا۔ اس مضمون میں یہ کوشش ہوگی کہ ان نقاط کی تحقیق کی جائے
جو عرصہ دراز سے علمی تشکیک کا شکار ہیں۔ مندرجہ ذیل نقاط پر مضمون کا انحصار ہوگا۔

- (۱) سنن ترمذی کے مخطوطہ میں ”حسن صحیح“ کا ثبوت
- (۲) امام ابوداؤد کی جرح کی حقیقت
- (۳) سنن ابی داؤد کے قلمی نسخوں/مخطوطات کی تحقیق
- (۴) امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا طبقہ ثانیہ کے بارے میں تحقیق جائزہ
- (۵) تدلیس پر زبیر علیزی کے ادھام
- (۶) محدثین کرام کے اعتراضات کا علمی جائزہ
- (۷) امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی حدیث کے شواہد
- (۸) امام حاکم کی مدلسین کی طبقاتی تقسیم

سنن ترمذی میں ”حسن صحیح“ کا ثبوت

دیگر محدثین کرام کی تصحیح طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ”حسن صحیح“ لکھا
ہے۔ راقم کے پاس سنن ترمذی کا ایک عمدہ اور نفیس قلمی نسخہ کا عکس محفوظ ہے۔ اس نسخہ پر صحت
غالب اور خطاء کم ہے۔ جس کا اقرار علامہ احمد شاہ نے مقدمہ ترمذی ص ۷ پر بھی کیا ہے۔
علامہ احمد شاہ اس نسخے کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ”وہی نسخہ جیدۃ یغلب علیہا
الصحة وخطاؤها قليل“۔

یہ قلمی نسخہ دارالکتب المصریہ کی لاہریری میں رقم ۶۴۸ حدیث کے تحت موجود ہے
اور اس مخطوطہ کی کتابت ۳ رجب ۱۲۶ھ کو ہوئی۔ اس نسخہ کی خصوصیت ہے کہ اس کی ہر
حدیث کے اختتام پر دائرہ بنا ہوا ہے اور ان دائروں میں نقطے لگے ہوئے ہیں۔ ان دائروں
اور ان میں لگے ہوئے نقطے کی اہمیت کیا ہے؟ حافظ ابن کثیر اور خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے
اقوال سے وضاحت کرتے ہیں۔

قال الخطیب بغدادی: وینبغی أن یتروک الدائرة غفلاء فإذا قابلها
نقط فیہا نقطة. (اختصار علوم الحدیث ص ۱۳۰ حافظ ابن کثیر۔ الجامع فی الاخلاق الراوی و
آداب السامع ۱/۳۷۳۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ: خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: دائرے کو خالی چھوڑنا چاہیے پھر جب اس
کی مراجعت کرے تو اس میں نقطہ لگا دے۔

میرے پاس جو سنن ترمذی کے قلمی نسخے کی فوٹو سٹیٹ ہے اس کی ہر حدیث کے
آخر میں دائرہ بنا ہوا ہے اور ان دائروں میں نقطے لگے ہوئے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ
یہ نسخہ صحیح ترین اور اصل نسخہ سے مراجعت والا نسخہ ہے۔ لہذا اس نسخہ میں ”حسن صحیح“ کے الفاظ
کا انکار ممکن نہیں ہوگا۔

امام ابو داؤد کی جرح کی حقیقت

زبیر علیہ السلام صاحب نور العینین ص ۱۳۲ پر مختلف محدثین کرام سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین والی حدیث پر امام ابو داؤد کی جرح ”ہذا حدیث مختصر من حدیث طویل و لیس ہو بصیغ علیٰ هذا اللفظ“ نقل کرتے ہیں۔ ان محدثین کرام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

- (۱) ابن الجوزی رحمہ اللہ التحقیق فی اختلاف الحدیث ۱/۲۷۸
- (۲) ابن عبدالبر الاندلسی رحمہ اللہ اتہامہ ۳/۲۲۰
- (۳) ابن عبدالبہادی رحمہ اللہ متقی ۱/۲۷۸
- (۴) ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تلخیص الجیرا ۱/۲۲۲
- (۵) ابن ملقن رحمہ اللہ البدرا لمیز ۳/۴۹۳
- (۶) ابن القطان رحمہ اللہ بیان الوہم ۳/۳۶۵
- (۷) شمس الحق عظیم آبادی عون العمود ۳/۴۴۹

نوٹ:

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”التنقیح کتاب التحقیق فی احادیث تعلیق“ پر امام ابو داؤد رحمہ اللہ کی اس جرح کے الفاظ نقل نہیں کئے۔ کیونکہ ان کی یہ کتاب امام ابن جوزی رحمہ اللہ کی کتاب التحقیق پر تعلق ہے۔ لہذا انہوں نے اس کتاب میں ابن جوزی کا امام ابو داؤد رحمہ اللہ سے جرح نقل کرنے پر اتفاق نہیں کیا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام ذہبی رحمہ اللہ کے پاس جو سنن ابی داؤد کا نسخہ تھا اُس میں ابو داؤد کی جرح منقول نہیں تھی۔

امام ترمذی کی تصحیح کے بارے علامہ عینی رحمہ اللہ کی تحقیق:

علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ نے بھی امام ترمذی سے اس حدیث کے بارے میں صحیح کے لفظ نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ ”فقد قال الترمذی حدیث ابن مسعود حدیث صحیح“

شرح الہدایہ ۱/۶۶۳، شرح سنن ابی داؤد ۳/۳۴۱

علامہ بدر الدین عینی کی تحقیق سے اس قلمی نسخہ کی بھی توثیق ثابت ہوتی ہے جس میں ”حسن صحیح“ کے لفظ موجود ہیں۔ لہذا کسی نسخہ میں ”حسن“ اور کسی نسخہ میں ”حسن صحیح“ کے الفاظ صرف اختلاف نسخہ کی وجہ سے ہے۔

جامع ترمذی دار لکتب المصریہ کے قلمی نسخے کا عکس

عبد اللہ بن المارلہ حَدَّثَنَا دَكْجَع عَنْ سَعْدِ بْنِ عَاصِمٍ
أَنَّ هَلْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ
اللَّهِ أَصْلَى بَكُمْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلِّ ظِلْمَ بَرْفَعِ يَدَيْهِ
إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَفِي الْمَاءِ عَنْ الرَّائِزِ عَزَبَ هَذَا أَبُو عِيسَى

حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ يَقُولُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَأْبُوتِ رَوَى عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي الْأَوْفَى
وَاحْتَلَفَ عَنْ مَالِكٍ فِي رَفْعِ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَوَى الْوَلِيدُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَرَى رَفْعَ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ

تحقیقی جائزہ

امام ابو داؤد کی جرح کی حقیقت جاننے کے لئے اس بات کی وضاحت اہمیت رکھتی ہے کہ اس جرح کو نقل کرنے والے کونسے شاگرد ہیں اور اس جرح کی حیثیت دوسرے شاگردوں کے مقابلے میں کیا ہے۔ اکثر محدثین کرام اپنے قول سے رجوع کر لیتے ہیں اور اس کا اندازہ اکثر قدیم اور جدید شاگردوں سے باآسانی لگایا جاتا ہے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ اگر کسی محدث کے ایک موضوع کے بارے میں دو اقوال وارد ہو تو متاخر اور جدید قول کی اہمیت اور قابل قبول ہوتا ہے۔ اور قدیم قول مرجوع قرار پائے گا۔ محدثین کرام نے صراحت کی ہے کہ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے بغداد سے ۲۷۱ھ میں بصرہ کی طرف ہجرت کی۔ اور امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے سنن ابی داؤد اپنے تلامذہ کو تقریباً ۳۵ مرتبہ املاء کروائی۔ ان تلامذہ میں کچھ قدیم اور کچھ متاخر تلامذہ ہیں۔ (دیکھئے تاریخ بغداد ۹/۵۹)

حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء ۱۳/۲۰۵ پر تصریح کی ہے کہ امام ابو داؤد نے مندرجہ ذیل ۷ شاگردوں کو اپنی سنن املاء کروائی۔

سنن ابی داؤد روایت کرنے والے قدیم تلامذہ

امام ابو داؤد سے مندرجہ ذیل قدیم تلامذہ نے سنن ابی داؤد روایت کی۔

(۱) ابوالیاسحاق بن موسیٰ بن سعید الرملی الوارقی رحمہ اللہ ۳۲۰ھ (انظر تاریخ بغداد ۶/۳۹۵)

(۲) ابوالطیب احمد بن ابراہیم ابن الاشثانی بغدادی رحمہ اللہ

(۳) ابو محسن علی بن الحسن بن الانصاری رحمہ اللہ (انظر تاریخ بغداد ۱۱/۳۸۲)

سنن ابی داؤد روایت کرنے والے متاخر تلامذہ

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کیونکہ آخری عمر میں بغداد سے بصرہ ہجرت کی تھی۔ لہذا بصری شاگردوں کو امتیازی حیثیت حاصل ہے اور ان کی روایت بھی متاخر/جدید قرار پائے گی۔ امام ابو داؤد سے مندرجہ ذیل متاخر تلامذہ نے سنن ابی داؤد روایت کی۔

(۱) ابو بکر احمد بن سلمان البخاری بغدادی ۳۳۸ھ

(۲) ابوسعید احمد بن محمد بن سعید بن زیاد بن الاعرابی البصری ۳۳۱ھ

(۳) ابو بکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بن داسۃ البصری ۳۳۶ھ

(۴) ابوبلی محمد بن احمد بن عمرو اللؤلؤی البصری ۳۳۳ھ (سیر اعلام ۱۵/۳۰۷)

محدث علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام حافظ محدث مورخ علاء الدین مغلطائی ۷۶۲ھ نے اس بات کی وضاحت کی کہ امام ابو داؤد سے یہ جرح ان کے شاگرد ابن العبد الانصاری نے روایت کی ہے۔ ”ذکرہ ابو داؤد فی روایت ابن العبد“ شرح سنن ابن ماجہ ۵/۱۳۶۸۔

محدث علاء الدین کی تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ امام ابو داؤد سے یہ جرح صرف ابن العبد الانصاری کے کسی ایک نسخے میں موجود ہے۔ محدثین کرام کی صراحت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابن العبد الانصاری رحمہ اللہ امام ابو داؤد کے قدیم شاگرد ہیں۔ اور ان سے جرح مرجوع ہے۔ اور دیگر متاخر تلامذہ امام ابو داؤد سے یہ جرح نقل نہیں کرتے۔ ابتداء میں امام

ابوداؤد اس جرح کے قائل تھے مگر جب ان کے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کی صحت ثابت ہوگئی تو اس قول سے رجوع کر لیا اور جب آخری مرتبہ اپنے شاگرد ابوعلی الملؤلویؒ کو سنن ابی داؤد اطاء کروائی تو اس جرح کو حذف کر دیا اور اس کی صحت کی طرف رجوع کیا۔

ابوعلی ابن عمرو الملؤلویؒ کے نسخے کی اہمیت کے بارے محدثین کرام کے فیصلے

مندرجہ ذیل محدثین کرام نے اپنی تحقیق ابن عمرو الملؤلویؒ کے نسخے کے بارے میں لکھی ہے۔

(۱) محدث ابن نقطہؒ کی تحقیق:

محدث ابن نقطہؒ سنن ابی داؤد بالروایت الملؤلویؒ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”کان ابو علی اللؤلؤی قد قراء هذا الكتاب على ابی داؤد عشرين سنة وکان وراقه والوراق عندهم: القاری وکان هو القاری لكل قوم یسمعونہ، وأن الزیادات النبی فی رواية ابن واسه حذفها أبو داؤد آخرأء لشي کان یریه فی اسناده، فلدنک تفاوتاً. (اتقید ابن نقطہ جلد

اصه ۳۳)

(۲) امام ذہبیؒ کی تحقیق:

امام ذہبیؒ سنن ابی داؤد بالروایت الملؤلوی کے بارے لکھتے ہیں۔

”وروايته آخر الروایات عن ابی داؤد“

(سیر اعلام النبلاء جلد ۱۵ ص ۳۰۷)

(۳) امام جلال الدین سیوطیؒ کی تحقیق:

امام جلال الدین سیوطیؒ ”مرقاۃ الصعود“ میں لکھتے ہیں۔

”لأنها من آخر ما أملی داؤد، وعليها مات“

(۴) محدث ابن عساکرؒ کی تحقیق:

محدث ابن عساکرؒ اپنی کتاب ”الاشراف علی معرفة الاطراف“ میں ابوعلی بن عمرو الملؤلوی کے نسخے کو ہی ترجیح دی ہے۔ اس کے علاوہ محدث ابن عساکرؒ نے اپنی کتاب تاریخ دمشق میں سنن ابی داؤد کی تقریباً ۴۴ روایتیں نقل کیں ہیں۔ جس میں صرف ۴۲ روایتیں الملؤلوی کے نسخے اور صرف ۲ روایتیں ابن واسہ کے نسخے سے نقل کی ہیں۔

(دیکھیے تاریخ دمشق ۱۵/۳۲۰، ۱۷/۱۵۴، ۱۸/۲۸۰، ۱۹/۴۷۴، ۲۰/۲۳۱)

(۵) غیر مقلد مولانا عظیم آبادیؒ کی تحقیق:

مولانا عظیم آبادیؒ سنن ابی داؤد بالروایت الملؤلوی کے بارے لکھتے ہیں۔

”رواية اللؤلؤی هی المروجة فی دیارنا الهندیہ و دیار الجاز و بلاد المشرق من العرب، بل اکثر بلاد، وهی المفهومة من السنن لابی داؤد عند الاطلاق.“

(مقدمه عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ۱۳/۲۰۱)

(۶) امام منذری رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام منذری رحمہ اللہ نے اپنی مختصر سنن ابی داؤد میں ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ پر ہی اعتماد کیا اور لؤلؤی کے نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۷) علامہ ابن القیم حنبلی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے تہذیب السنن میں ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ کو ہی بنیاد بنایا اور اس نسخہ کی روایات نقل کی جس سے لؤلؤی کے نسخے کی اہمیت بیان ہوتی ہے۔

(۸) امام زیلعی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام زیلعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب نصب الراية میں اللؤلؤی کے نسخہ سے احتجاج کیا اور لؤلؤی کے نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۹) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی تحقیق:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب بلوغ المرام میں ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ پر اعتماد کیا اور لؤلؤی کے نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۱۰) محدث ابن ارسلان رحمہ اللہ کی تحقیق:

محدث ابن ارسلان رحمہ اللہ نے سنن ابی داؤد کی شرح لکھتے ہوئے ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ پر اعتماد کیا اور روایات نقل کیں۔

(۱۱) امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کی تحقیق:

محدث ابوزرعہ عراقی رحمہ اللہ نے بھی شرح سنن ابی داؤد کی شرح ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ سے احتجاج کیا اور اسی نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۱۲) امام ابوالحسن سندھی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام ابوالحسن رحمہ اللہ نے حاشیہ سنن ابی داؤد میں ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ کو بنیاد بنایا۔ اس بحث سے یہ واضح ہو گیا کہ جمہور محدثین کرام کے نزدیک امام ابوعلی اللؤلؤی البصری کا نسخہ ہی رائج، متداول اور مشہور ہے اور سنن ابی داؤد کا اطلاق صرف لؤلؤی کے نسخہ پر ہی ہوگا۔ اللؤلؤی کے کسی نسخہ میں امام ابوداؤد کی یہ جرح موجود ہی نہیں ہے۔

ابن داستہ رحمہ اللہ کے نسخہ کی اہمیت کے

بارے محدثین کرام کے فیصلے

اس مقام پر اس بات کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ اللؤلؤی کے نسخہ کے بعد کس نسخہ کی اہمیت ہے۔

(۱) محدث ابن عطیہ الاندلسی رحمہ اللہ کی تحقیق:

محدث ابن عطیہ الاندلسی سنن ابی داؤد بالروایت ابن داستہ کے بارے لکھتے ہیں۔

”الذی اعتمدہ من هذا الروایات ابی بکر بن داستہ“ فہی

اکمل الروایات وأحسنها“ (فہرست ابن عطیہ ص ۸۱)

(۲) محدث ابن خیر الاندلسی رحمہ اللہ کی تحقیق:

محدث ابن خیر الاندلسی رحمہ اللہ ابن داستہ کے نسخہ کے بارے لکھتے ہیں۔

”روایۃ ابی بکر بن واسطہ اکمل الروایات کلہا“

(فہرست ابن خیر ص ۱۰۴)

(۳) امام خطابی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام خطابی رحمہ اللہ نے اپنی شرح معالم السنن میں ابن داستہ رحمہ اللہ کے نسخہ کو ہی بنیاد بنایا۔

(۴) امام ابو نعیم رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام ابو نعیم الاصفہانی رحمہ اللہ نے نسخہ ابن داستہ کو بالا جازۃ روایت کی جس سے اس

نسخہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(۵) امام بیہقی رحمہ اللہ ۴۵۸ھ کی تحقیق:

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب السنن الکبریٰ اور معرفۃ السنن والاخبار میں ابن

داستہ کے نسخے کو بھی نقل کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن داستہ رحمہ اللہ کے نسخے کی اہمیت

بھی ہے۔ اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی ان دونوں کتابوں میں امام ابو داؤد سے یہ جرح کے

الفاظ نقل نہیں کیے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کے پاس جو سنن ابی داؤد کے

نسخہ موجود تھے ان میں یہ جرح کے الفاظ منقول نہیں تھے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ محدثین کرام کے نزدیک ابو علی اللؤلؤی البصری

رحمہ اللہ اور ابن داستہ البصری رحمہ اللہ کا ہی نسخہ رائج متداول اور مشہور ہیں۔ اور مندرجہ بالا

بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ابو علی اللؤلؤی اور ابن داستہ کے کسی نسخوں میں امام ابو

داؤد کی حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی حدیث پر جرح موجود نہیں ہے۔ جس سے یہ نکتہ

مزید واضح ہو جاتا ہے اور امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی جرح سے رجوع کر لیا تھا۔

سنن ابی داؤد کے قلمی مخطوطات کی تحقیق

امام ابو داؤد کی جرح کی حقیقت جاننے کے لیے اہم ہے کہ سنن ابی داؤد کے

نسخوں کا احاطہ بھی کیا جائے تاکہ یہ بھی واضح ہو جائے کہ سنن ابی داؤد کے قلمی نسخوں میں یہ

عبادت موجود بھی ہے یا نہیں۔ میرے علم اور مطالعہ میں سنن ابی داؤد کے تقریباً ۱۱۱ اصح اور

کامل قلمی مخطوطات ہیں۔ ان نسخوں میں شامل ہیں۔

(۱) نسخہ سلطان احمد بن سلطان ابو بکر رحمہ اللہ۔ یہ نسخہ ۶۰۳ھ میں تحریر کیا گیا۔

(۲) نسخہ ابن حجر رحمہ اللہ۔ یہ نسخہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنے لئے ۸۰۰ھ میں لکھا۔

(۳) نسخہ شیخ عبداللہ بن سالم البصری الکروی رحمہ اللہ۔ یہ نسخہ ۸۲۱ھ میں لکھا گیا۔

(۴) نسخہ شیخ عبدالغنی نابلسی رحمہ اللہ۔ یہ نسخہ ۱۰۱۸ھ کا نسخہ ہے۔

(۵) نسخہ یوسف بن محمد بن خلف رحمہ اللہ۔ یہ نسخہ ۶۷۵ھ میں لکھا گیا۔

(۶) نسخہ تلمسانی

(۷) نسخہ میدوی۔ یہ نسخہ ۶۵۴ھ میں تحریر کیا گیا۔

(۸) نسخہ الیومیہ

(۹) نسخہ مکتبہ محمودیہ/شیخ عبداللہ۔ یہ نسخہ ۱۱۳۶ھ میں لکھا گیا۔

(۱۰) نسخہ الازہر نمبر ۱

(۱۱) نسخہ الازہر نمبر ۲

نسخہ سلطان احمد بن سلطان ایوبی رحمہ اللہ کا تعارف

ان تمام قلمی نسخوں میں سب سے قابل اعتماد اور اہم قلمی نسخہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ کا ہے۔ اس نسخہ کے مالک سلطان احمد بن سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ ہیں۔ یہ نسخہ جید اور ضابط ہے۔ سلطان ملک الحسن نے اس نسخہ کو خطیب بغدادی رحمہ اللہ کے نسخہ سے تقابل کر کے نقل کیا تھا۔ اس نسخہ کا تاریخ نسخ ۶۰۳ھ ہے۔ سلطان ملک الحسن نے اس نسخہ کو ابن طبرز رحمہ اللہ کے سامنے پڑھا اور اس پر مختلف محدثین کرام کی سماعت ثبت ہیں۔ اس نسخہ میں بھی امام ابوداؤد کی جرح موجود نہیں۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ سنن ابی داؤد کے متداول اور جید نسخوں میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں۔

ان اقلی مخطوطات میں امام ابوداؤد کی یہ جرح موجود نہیں ہے۔ لہذا متداول اور معمول بہ نسخہ میں یہ عبارت موجود نہیں ہے۔ اس تحقیق کے دوران سنن ابی داؤد کا مغربی قلمی مخطوطہ دستیاب ہوا۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ امام ابوداؤد کے جرح اس نسخہ میں موجود ہے اور محدث علاء الدین مغلائی کی بات بھی ثابت ہو گئی کہ ابن العبد الانصاریؒ کے نسخہ میں یہ عبارت موجود ہے۔ مگر اس مغربی قلمی نسخہ پر اعتماد مفید نہیں ہے کیونکہ اس کی ترتیب دوسرے نسخوں سے مختلف ہے اور ابتداء سے ناقص ہے۔ اور اس نسخہ کو غیر مقلدین حضرات خود بھی قبول نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس مغربی قلمی نسخہ میں حضرت عبداللہ بن ادریسؒ کی تطبیق والی روایت ”باب من لم یذکر عند الرکوع“ کے تحت درج ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن ادریسؒ کی تطبیق والی حدیث کو ترک رفع یدین کی دلیل سمجھتے ہیں۔ جبکہ غیر مقلدین حضرات عبداللہ بن ادریسؒ کی

تطبیق والی حدیث کو حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کی حدیث کے رد میں پیش کرتے ہیں۔ اس قلمی نسخہ میں جرح کو یا تو مرجوع مانا پڑے گا یا پھر حضرت عبداللہ بن ادریسؒ سے تطبیق والی روایت کو ترک رفع یدین کی دلیل تسلیم کرنا پڑے گا۔

نوٹ:-

زیر علی کی صاحب نور العینین ص ۱۳۲ پر امام ابوداؤد سے یہ جرح سنن ابی داؤد کے مندرجہ ذیل شائع نسخوں سے بھی نقل کیا ہے۔

- (۱) سنن ابی داؤد نسخہ جمعہ
- (۲) نسخہ بیت الافکار الدولیہ
- (۳) نسخہ مکتبہ المعارف الریاض

قلمی نسخوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہے کہ یہ جرح ان مندرجہ بالا نسخوں میں صرف مسلکی تفاوت میں نقل کی ہے اور کسی قلمی نسخہ کا حوالہ نقل نہیں کیا لہذا ان مطبوعہ نسخوں پر اعتماد صحیح نہیں ہے۔

نتیجہ:

- ۱۔ امام ابوداؤد نے ابوعلی اللؤلؤی کو محرم ۲۷۵ھ میں سنن ابی داؤد املاء کروائی اور شوال ۲۷۵ھ کو امام ابوداؤد کا انتقال ہوا لہذا اللؤلؤی کا نسخہ متاخر اور جدید ہے لہذا متاخر نسخہ پر ہی اعتماد مفید ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث پر جرح سے رجوع کر لیا تھا۔

(انظر تاریخ بغداد ۵۹/۲، سیر اعلام ۳۰۷/۱۵)

لہذا ابوعلی اللؤلؤی البصری کے نسخہ کو فوقیت اور اہمیت حاصل ہے۔

اور مندرجہ بالا تفصیل سے یہ ثابت ہو گیا کہ امام ابو داؤد کی جرح متداول اور رائج نسخہ اللؤلؤی رحمۃ اللہ علیہ میں موجود نہیں اور نہ ہی ابن داستہ کے نسخے میں موجود ہے۔ جس سے واضح ہو گیا کہ امام ابو داؤد سے یہ جرح مرجوع ہے کیونکہ اُن کے متاخر شاگرد اللؤلؤی ابن داستہ امام ابو داؤد سے یہ جرح نقل نہیں کرتے۔ زیرِ علیزئی صاحب سے التماس ہے کہ یا تو وہ لؤلؤی یا ابن داستہ کا کوئی ایسا قلمی نسخہ بتائیں جس میں امام ابو داؤد سے یہ جرح کے الفاظ موجود ہو یا پھر اپنی اس تحریر سے رجوع کر لیں اور آئندہ اپنی تحریروں میں اس عبارت کو حذف کریں۔ اُمید ہے کہ زیرِ علیزئی صاحب حق کا دامن ضرور تھامیں گے۔

نسخہ احمد بن سلطان الیوبی "کاعکس"

[illegible]

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا طبقہ ثانیہ کی بحث کا تحقیقی جائزہ

”حاکم نیشاپوری نے سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔ (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۶) حاکم نیشاپوری حافظ ابن حجر سے زیادہ متقدم تھے اور درج ذیل دلائل کی روشنی میں حاکم کی بات صحیح اور حافظ ابن حجر کی بات غلط ہے۔

زبیر علیزئی صاحب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی حدیث کے جواب سے اس قدر عاجز آ گئے کہ انہوں نے سفیان ثوری کی تدلیس اور پھر مدلسین کے طبقات کی بحث میں الجھ کر رہ گئے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس کے بعد طبقات کی بحث کا مقصد صرف اس حدیث کو کسی طرح ضعیف ثابت کرنا ہے۔ مگر زبیر علیزئی صاحب اس میں بالکل ناکام رہے۔

زیر علیز کی صاحب ایک طرف اس کتاب نور العینین صہ ۱۳۸ پر امام حاکم کے قول کی بنیاد پر سفیان ثوری رحمہ اللہ کو طبقہ ثالثہ کا قرار دیا۔ (کیونکہ یہ حدیث ان کے مسلک کے خلاف ہے)۔ اور طبقات کا اقرار کیا۔ مگر زیر علیز کی صاحب نے اپنے ماہنامہ الحمدیث شمارہ نمبر ص ۳۱ تا ص ۳۷ پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے طبقاتی تقسیم سے اختلاف اور انکار کیا۔

شغل هذا ثم امرنا بهذا يعني الإمام علي بن الحسين ع
 يدكر ان روى عن الركوني عن عثمان بن ابي شيبة عن شاذان عن
 من علمهم وكتب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة قال قال عبد الله بن
 مسعود الاصل في حكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فقل في كل موضع
 عريضا لا روم حدثنا محمد بن الصالح بن الزبير بن شريك عن يزيد بن ابي
 عن عبد الرحمن بن ابي ليث عن البراء بن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح
 الصلاة وضع يده على فؤاده ثم لا يقول حدثنا عبد الله بن محمد الزهرري
 ثنا سفيان بن عيينة عن يزيد بن شريك عن ابي سلمة قال قال سفيان قال لا بانكون
 حديثا لا يقول قال ابو داود وروى هذا الحديث في صحيحه وخالفه واورد ابن

امام حاکم کی عبارت میں تحریف:

زیر علیزی صاحب نے امام حاکم کے معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۶ کے استدلال سے جو امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثالثہ کا مدرس قرار دیا ہے وہ صرف اور صرف علمی بدیانتی اور تحریف ہے۔ کیونکہ امام حاکم نے مدلسین پر طبقات کا اطلاق نہیں کیا۔ انہوں نے معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۶۵ تا ص ۱۷۱ پر مدلسین کی اجناس (قسمیں) کا اطلاق کیا ہے۔ اور اس کے برعکس زیر علیزی اپنے ماہنامہ رسالہ الحدیث شمارہ نمبر ص ۶ صفحہ نمبر ص ۷۷ پر طبقات کا بھی انکار کر چکے ہیں۔ یہ تو قارئین ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ زیر علیزی صاحب تحقیق میں کس حد تک غیر جانبدار ہیں۔

کیا زیر علیزی صاحب امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس کی اقسام سے اتفاق کرتے ہیں؟

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے تدلیس کے اجناس کا ذکر کیا ہے۔ مگر زیر علیزی صاحب اسے طبقات کہنے پر بضد ہیں۔ جو ایک علمی بدیانتی ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۶ پر جو تدلیس کی اجناس شمار کی ہیں۔ ان کا جائزہ لینا اس مضمون میں نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔

(۱) امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے جنس اول کی تعریف لکھی ہے۔

”فأولها التابعون الذين لا يدلسون الا عن ثقة مثلهم او اكبر كابى سفیان طلحہ بن نافع وقتاوة۔“

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے طبقہ جنس اولیٰ میں ابی سفیان طلحہ بن نافع اور قتادہ بن دعامتہ کا ذکر کیا اور اصول بتایا کہ اس طبقہ میں وہ راوی ہیں جو صرف ثقہ سے تدلیس کرتے ہیں۔

نوٹ:-

اس مقام پر یہ سوال اہم ہے کہ کیا زیر علیزی صاحب ابی سفیان طلحہ بن نافع اور قتادہ بن دعامتہ کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق طبقہ اولیٰ کا راوی مانتے ہیں؟ مگر حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

اول: زبیر علیہ السلام صاحب طلحہ بن نافع الواسطی ابوسفیان کو اپنی کتاب الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۵۲ پر طبقہ ثالثہ کا قرار دیا اور اس پر سکوت کیا اور امام حاکم رحمہ اللہ سے اختلاف کیا ہے۔

دوم: زبیر علیہ السلام صاحب قتادہ بن دعامة کو اپنی کتاب الفتح المبین ص ۵۸ پر طبقہ ثالثہ میں لکھا ہے اور امام حاکم رحمہ اللہ سے اختلاف کیا ہے۔

یہ بات واضح ہوگئی کہ زبیر علیہ السلام صاحب امام حاکم کی طبقہ اولیٰ کی تقسیم سے کلیتہً اختلاف کرتے ہیں۔ جب زبیر علیہ السلام صاحب امام حاکم رحمہ اللہ کے مدلسین کی جنس اولیٰ سے اختلاف کرتے ہیں تو امام حاکم کی جنس ثالثہ (جس میں سفیان ثوری ہیں) سے اتفاق کیوں کرتے ہیں؟ یہ تو ظاہر ہے زبیر علیہ السلام صاحب کے پیش نظر کوئی اصول نہیں ہے۔ صرف مسلکی حمایت کا شاخسانہ ہے۔

(۲) امام حاکم رحمہ اللہ تدلیس کی جنس ثانی کے بارے لکھتے ہیں:

”من كان يقول قال فلان فاذا حصل لهم من ينقر عن سماعهم ذكر وامن سمعوه منه كا ابن عينية وابن اسحاق وهنيم وغوهم“ معرفته علوم الحديث ص ۱۰۶

امام حاکم نے جنس ثانی میں سفیان بن عیینہ وابن اسحاق اور ہنیم بن بشیر کا ذکر کیا ہے۔

نکتہ: اس مقام پر یہ سوال پھر ابھرتا ہے کہ کیا زبیر علیہ السلام صاحب امام حاکم رحمہ اللہ کی اس تقسیم سے اختلاف کرتے ہیں یا اتفاق؟

اول: سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کو زبیر علیہ السلام صاحب نے الفتح المبین ص ۴۲ پر طبقہ ثالثہ کا مدلس قرار دیا ہے۔

دوم: محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کو زبیر علیہ السلام صاحب نے الفتح المبین ص ۷۲ پر طبقہ رابعہ کا مدلس لکھا ہے۔

سوم: ہشیم بن بشیر رحمہ اللہ کو زبیر علیہ السلام صاحب نے الفتح المبین ص ۶۶ پر طبقہ ثالثہ کا قرار دیا ہے۔

اس تفصیل بالا سطور سے یہ بات واضح ہوگئی کہ زبیر علیہ السلام صاحب امام حاکم رحمہ اللہ کی جنس ثانی کی تقسیم سے کلیتہً اختلاف کرتے ہیں۔ جب امام حاکم کی جنس ثانی کی تقسیم سے انکار کرتے ہیں تو جنس ثالثہ سے اتفاق کیوں.....

(۳) امام حاکم رحمہ اللہ جنس ثالثہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”من يدلس عن اقوام مجهولين لا يدري من هم كسفیان الثوري وعيسى بن موسى غنجر وبقية بن الوليد“

امام حاکم رحمہ اللہ نے جنس ثالثہ میں سفیان ثوری، عیسیٰ بن موسیٰ غنجر اور بقیہ بن ولید کا ذکر کیا ہے۔

نوٹ: امام حاکم رحمہ اللہ نے جنس ثالثہ میں اُن مدلسین کا ذکر کیا ہے جو مجھولین سے تدلیس کرتے تھے۔ یعنی جنس ثالثہ میں وہ مدلس راوی ہیں جو مجھولین سے روایت کرتے ہیں۔ مگر امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ مجھولین سے روایت کرتے تھے بالکل غلط اور باطل ہے۔ میرے علم کے مطابق کسی محدث سے صحیح سند کے ساتھ یہ قول ثابت نہیں۔

اول: سفیان ثوری رحمہ اللہ کو زبیر علیہ السلام صاحب الفتح المبین ص ۳۹-۴۰ پر طبقہ ثالثہ کا مدلس قرار دیا ہے اور اس طرح نور العینین ص ۱۳۸ پر طبقہ ثالثہ کا قرار دیا ہے۔

دوم: عیسیٰ بن موسیٰ غنجر کو زبیر علیہ السلام صاحب نے الفتح المبین ص ۷۲ پر طبقہ رابعہ کا مدلس قرار دیا ہے۔

سوم: بقیہ بن ولید رحمہ اللہ کو زبیر علیہ کی صاحب نے الفتح المبین ص ۶۹ پر عرب عالم مسفر ابن الدینی کے قول پر طبقہ ثالثہ کا لکھا ہے جبکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے طبقات المدلسین میں اسے طبقہ رابعہ میں ذکر کیا ہے۔

اس تفصیل سے یہ واضح ہو گیا کہ زبیر علیہ کی کو امام حاکم رحمہ اللہ کی جنس ثالثہ کی تقسیم سے بھی اتفاق نہیں ہے۔ زبیر علیہ کی صاحب کو جب امام حاکم رحمہ اللہ کے تدلیس کی جنس اولیٰ کے مدلسین اور جنس ثانی کے مدلسین سے اختلاف ہے تو امام حاکم رحمہ اللہ کے جنس ثالثہ (مدلسین) کی تقسیم سے اتفاق کیوں؟

اس تحقیق سے بات واضح ہو گئی کہ زبیر علیہ کی صاحب کو صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ضعیف ثابت کرنے کے لیے امام حجتہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کو طبقہ ثالثہ کا مدلس ثابت کرنے کی ضرورت تھی اور انہوں نے اس ضرورت کو امام حاکم رحمہ اللہ کی تقسیم سے بے ربط ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مگر زبیر علیہ کی صاحب کا یہ عجیب علمی و طیرہ ہے کہ مدلسین کی روایتوں کو قبول اور رد کرنے کے اصول تو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے ذکر کرتے ہیں۔ مگر تدلیس کی طبقات کی تقسیم میں صرف امام ثوری رحمہ اللہ کے بارے میں امام حاکم رحمہ اللہ کا قول قبول کرتے ہیں۔

زبیر علیہ کی صاحب کا یہ عجیب علمی اور تحقیقی منہج ہے کہ امام حاکم رحمہ اللہ کی تقسیم سے تو انکار اور اختلاف مگر اس حدیث کو ضعیف ثابت کرنے کے لئے امام سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ میں ثابت کرنے کے لئے صرف امام حاکم رحمہ اللہ کا قطع و بریدہ قول نقل کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ زبیر علیہ کی صاحب اپنے اس منہج پر نظر ثانی ضرور کریں گے۔ لہذا زبیر علیہ کی صاحب کا

امام حاکم رحمہ اللہ کے قول سے استدلال جمہور محدثین کرام کے خلاف اور اصول کے برعکس ہے۔

۱۔ امام حاکم کے قول سے زبیر علیہ کی صاحب کا اختلاف:
زبیر علیہ کی صاحب مسلکی حمایت میں امام حاکم کا قول پیش کیا مگر حقیقت میں امام حاکم رحمہ اللہ کے قول اور مدلسین کے طبقات کی تقسیم سے خود زبیر علیہ کی صاحب اختلاف کرتے ہیں۔

متدرک حاکم ۱۳/۴ میں اعمش عن ابی وائل عن مسروق عن عائشہ رضی اللہ عنہا الخ کی روایات کو امام حاکم اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا۔ مگر زبیر علیہ کی صاحب نے الحدیث شمارہ ۳۳ صفحہ ۴۳ پر امام حاکم اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے قول کو غلط لکھا ہے۔ عجب تحقیق ہے ایک جگہ امام حاکم کے قول کو ماننا اور دوسری طرف ان کی تحقیق کو غلط لکھنا۔

۲۔ امام حاکم رحمہ اللہ کے قول کو وہم قرار دینا:

زبیر علیہ کی صاحب رسالہ الحدیث نمبر ص ۴۸ پر امام حاکم رحمہ اللہ کے قول کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”امام حاکم کے علاوہ تمام محدثین نے ابوالزبیر رحمہ اللہ کو مدلس قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے طبقات المدلسین میں ان کے وہم کی تردید کی ہے۔“ یہ عجیب تضاد ہے کہ ایک مقام پر امام حاکم کا قبول کرنا اور ابن حجر رحمہ اللہ کی تردید کرنا۔ اور دوسرے مقام پر تدلیس کے ہی موضوع پر امام حاکم کے قول کو رد کیا اور ابن حجر رحمہ اللہ کے قول کو قبول کر لیا۔

امام حاکم رحمہ اللہ کی سفیان ثوری رحمہ اللہ کی معنعن روایات کی تصحیح:

امام حاکم رحمہ اللہ نے متدرک حاکم علی صحیحین میں سفیان ثوری رحمہ اللہ سے تقریباً ۲۴۳ روایات لیں ہیں۔ اور ۹۸٪ روایات معنعن / اور عن سے روایات ہیں۔ امام حاکم

رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان ثوری کی معصن/عن والی روایات کی تصحیح کی اور ساتھ ہی امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام حاکم کے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی معصن روایات صحیح اور قابل اعتبار ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مستدرک حاکم حدیث نمبر: ۳۷-۹۰-۹۱-۹۶-۹۵-۱۰۹-۱۱۷-۱۲۵-۱۲۸-۱۳۷-۱۵۵-۱۶۸-۱۷۴۔
۱۷۱-۱۷۵-۲۶۵-۲۷۶-۲۶۸-۳۲۹۔ وغیرہ مستدرک حاکم میں سفیان ثوری کی معصن روایات کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا طبقہ ثانیہ کامل س ہونا

یہ ایک اہم امر ہے کہ اس بات کا احاطہ کیا جائے کہ محدثین کرام کا اتفاق امام حاکم کے طبقات (بقول زبیر علیہ کی صاحب) کے قول سے تھا یا حافظ صلاح الدین العلامی رحمۃ اللہ علیہ کے طبقات المدلسین کے ساتھ ہے۔

(۱) حافظ صلاح الدین العلامی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

حافظ صلاح الدین العلامی نے جامع الاصول ص ۳۰ پر امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کامل قرار دیا۔

(۲) امام سبط ابن العجمی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

امام بن العجمی نے التبعین اسماء المدلسین پر امام سفیان ثوری کو مدلس قرار دینے کے بعد ص ۶۶ پر حافظ العلامی کے اصول کے مطابق طبقہ ثانیہ کامل قرار دیا ہے۔

(۳) امام ابو زرعة العراقی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

امام ابو زرعة العراقی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المدلسین ص ۵۲ پر امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو مدلس کہنے کے بعد ص ۱۰۹ پر حافظ العلامی کے اصول کے مطابق طبقہ ثانیہ کامل کیا۔

(۴) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ طبقات المدلسین ص ۳۲ اور التلک علی کتاب ابن الصلاح جلد ۲ ص ۶۳۹ پر سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کامل قرار دیا۔

سفیان ثوری کی تدلیس غیر مقلدین کی نظر میں

سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ میں لکھنا زیر علیز کی کاتفر داور غلطی ہے۔ مندرجہ بالا محدثین کے علاوہ غیر مقلدین حضرات کے علماء بھی محدث سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیتے ہیں۔

(۵) محترم بدیع الدین شاہ راشدی:

محترم راشدی صاحب نے جزء منظوم فی اسماء المدینین رقم ۲۲ قلمی میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے۔

(۶) محترم حافظ گوندلوی:

حافظ گوندلوی صاحب نے خیر الکلام میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس لکھا ہے۔

(۷) محترم یحییٰ گوندلوی:

محترم یحییٰ گوندلوی صاحب نے خیر ابراہین فی الجھر بالتامین ص ۲۶، ۲۵ میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس لکھا۔

(۸) محترم محبت اللہ شاہ راشدی:

مولانا محبت اللہ شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے اپنے مضمون ایضاح المرام و استیقام الکلام میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے۔ دیکھئے

الاعتصام جون ۱۹۹۱ء اشاعت۔

(۹) شیخ حماد بن محمد الانصاری:-

عرب عالم شیخ حماد بن محمد الانصاری اپنی کتاب ”اتحاف ذوی الرسوخ“ میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے۔

(۱۰) محدث مسفر بن غرم اللہ الدینی:-

عرب عالم محدث مسفر بن غرم اللہ اپنی کتاب ”تدلیس فی الحدیث“ صفحہ ۲۶۴ پر امام سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس لکھتے ہیں۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ زیر علیز کی صاحب نے اپنی کتاب ”الفتح المبین فی طبقات المدلسین“ میں مختلف مقام پر اپنے مسلکی حمایت میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

لہذا معلوم ہوا کہ محدثین کرام کی جماعت حافظ ابن حجر کے طبقات کی قائل ہے۔ لہذا جمہور کے نزدیک حافظ ابن حجر کے طبقات کی تقسیم صحیح اور رائج ہے اور حافظ ابن حجر نے سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کی مدلس لکھا ہے۔ اس طبقہ کے مدلسین کی حدیث صحیح ہوتی ہے۔

تدلیس پر زبیر علیزئی صاحب کے اوہام

یہ بات تو عیاں ہے کہ زبیر علیزئی صاحب تحقیق میں قابل قبول نہیں ہیں۔ زبیر علیزئی صاحب کو صرف تدلیس کے مضمون پر اس قدر اضطراب اور وہم ہیں کہ زبیر علیزئی صاحب خود اس سے عاجز ہیں۔ لہذا زبیر علیزئی صاحب نے تدلیس پر اپنے اصول بارہا بدلے جو ان کی تصانیف میں عیاں اور واضح ہے۔ ذیل میں ہم زبیر علیزئی صاحب کے اضطرابات کا جائزہ لیتے ہیں۔

(اضطراب نمبر ۱) زبیر علیزئی صاحب نے پہلی مرتبہ نور العینین شائع کی تو سفیان ثوریؒ کو حافظ العلانیؒ کے جامع تحصیل کے حوالے سے طبقہ ثالثہ کا مدلس کہا۔

(اضطراب نمبر ۲) زبیر علیزئی صاحب کا جب ۱۴۰۸/۱۹۸۹ھ میں عبدالرشید الانصاری کے ساتھ جرابوں پر مسح کے موضوع پر تحریری مناظرہ ہوا تو سفیان

ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا۔ (جرابوں پر مسح ص ۴۰)

یہی تحقیق راجح اور صحیح ہے اور راقم الحروف نے اسے ہی نور العینین اور التائیس فی مسئلۃ التدلیس (مطبوعہ ماہنامہ الحدیث: ۳۳) میں اختیار کیا ہے۔

یاد رہے کہ عبدالرشید انصاری صاحب کے نام میرے ایک خط (۱۴۰۸/۸/۱۹ھ) ۱۹۸۹ء

میں سفیان ثوری کے بارے میں یہ لکھا گیا تھا کہ

”طبقہ ثانیہ کا مدلس ہے جس کی تدلیس مضرت نہیں ہے۔“ (جرابوں پر مسح ص ۴۰)

میری یہ بات غلط ہے، میں اس سے رجوع کرتا ہوں لہذا اسے منسوخ و کالعدم سمجھا جائے، یعنی حنفی لکھتے ہیں کہ ”وسفیان من المدلسین والمدلس لا یحتج بعننتہ إلا ان یثبتہ معہ من طریق آخر“ اور سفیان (ثوری) مدلسین میں سے ہیں اور مدلس کی عن والی روایت سے حجت نہیں پکڑی جاتی الا یہ کہ دوسری سند سے سماع کی تصریح ثابت ہو جائے۔ (عمدة القاری ۱/۱۲۲)

تفسیر: یہ سوال و جواب ماہنامہ شہادت اسلام آماد (اپریل ۲۰۰۳ء ص ۳۹) میں بھی شائع ہوا تھا۔

(اضطراب نمبر ۳) زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۲۷ ایڈیشن اپریل ۲۰۰۲ء پر

سفیان ثوریؒ کو پھر حافظ العلانیؒ کے جامع تحصیل کے حوالے سے طبقہ ثالثہ کا مدلس قرار دیا۔ کیونکہ اس صفحہ پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث پر زبیر علیزئی صاحب اعتراض کرتے کیونکہ یہ دلیل احتاف کے حق میں تھی۔ لہذا سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ کا مدلس لکھا۔

طبقہ ثانیہ کی بحث

درج بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ غضب کے مدلس

تھے لہذا ان کو درجہ ثانیہ میں ذکر کرنا غلط ہے مگر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کو درجہ ثانیہ

میں ذکر کیا ہے۔ ﴿مطبوعہ دار الفکر بیروت﴾

حافظ العلانیؒ نے حافظ ابن حجر سے پہلے ان کو طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔ ﴿مطبوعہ دار الفکر بیروت﴾

حافظ العلانی (۶۹۴-۷۶۱ھ) حافظ ابن حجر سے زیادہ ماہر اور مستقدم تھے اور درج

بالا دلائل کی روشنی میں حافظ العلانیؒ کی بات صحیح اور حافظ ابن حجر کی بات غلط ہے۔

فائدہ نمبر ۱

سفیان ثوری درج ذیل شیوخ سے تدلیس نہیں کرتے تھے۔

حسب ابن اہی ثامت، مسلم بن کھیل، منصور (وغیرہم) ﴿مطبوعہ دار الفکر بیروت﴾

﴿علوم الحدیث عرف مقدمہ ابن الصلاح ص ۹۹﴾

﴿الکفایہ ص ۳۶۲ و لفظہ لا یكون حجة فيما دلس﴾ نیز ملاحظہ فرمائیں شرح علل الترمذی

لابن رجب ج ۱ ص ۳۵۳ ﴿طبقات المدلسین ص ۳۲﴾ ﴿جامع التخصیص ص ۹۹﴾

﴿العلل الکبیر للترمذی ۹۶۶/۲ التمهید لابن عبدالبر ۳۴/۱ شرح علل الترمذی ۷۵۱/۲﴾

(اضطراب نمبر ۴) زبیر علیہ کی صاحب نے جزء رفع یدین ص ۲۶ جون ۲۰۰۳ء اشاعت

میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ میں درج کرنے کے موقف سے

رجوع کیا۔ جو انہوں نے جرابوں پر ص ۶۰ پر لکھا تھا۔

جزء رفع الیدین 26

ایک خط (۱۹/۸/۱۴۰۸ھ) میں راقم الحروف نے غلطی سے لکھ دیا کہ:

”طبقہ ثانیہ کا مدلس ہے جس کی تدلیس مضرت نہیں ہے۔“ [جرابوں پر ص ۶۰]

بعد میں علم ہونے کے بعد میں نے علانیہ اس سے رجوع کیا اور یہ رجوع ماہنامہ شہادت میں شائع کرایا۔ میں نے لکھا:

”میری یہ بات غلط ہے۔ میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔ ابذات سے منسوخ و کالعدم سمجھا جائے گا۔“

[ماہنامہ شہادت ج ۱۰ شمارہ ۳۹ ص ۳۹، مطبوعہ اپریل ۲۰۰۳]

نوٹ:- یہاں میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ میری صرف وہی کتاب ہی مستند و معتبر ہے جس کے ہر ایڈیشن کے آخر میں میرے دستخط مع تاریخ موجود ہیں۔ اس شرط کے بغیر شائع شدہ کتاب کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

اختتام

آخر میں عرض ہے کہ رفع الیدین کے اثبات کے دلائل اور بنی ثقیں رفع الیدین کے شبہات کے مفصل جوابات میں نے ”نور العینین“ میں دے دیے ہیں۔ تفصیل کے طالب حضرات کے لئے ”نور العینین“ کا مطالعہ ضروری ہے۔ عام لوگوں کے لئے امام بخاری کی جزء رفع الیدین مع تحقیقی، ہی کافی ہے والحمد للہ و ما توفیقی الا باللہ والیہ انیب۔

حافظ زبیر علی زئی

۲۵ جون ۲۰۰۳ء

(اضطراب نمبر ۵) زبیر علیہ کی صاحب نے القول لمبین فی الجبر بالتائین ص ۱۹ طبع

جنوری ۲۰۰۴ء میں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کو حافظ الحلائی کی جامع التحصیل

کے حوالے سے طبقہ ثانیہ کا مدلس لکھا اور ص ۲۰ پر زہری کی تدلیس کی

وجہ سے حدیث کو ضعیف لکھا۔ معلوم ہوا کہ حافظ الحلائی کے طبقات کا

اقرار کیا اور پھر بھی حدیث کو ضعیف لکھا۔

(اضطراب نمبر ۶) مگر زبیر علیہ کی صاحب نے اپنی تحقیقی کتاب الفتح لمبین فی طبقات

المدلس طبع ۲۰۰۵ء میں طبقات کا اقرار کیا مگر راویوں کی طبقاتی تقسیم

میں گڑبڑ کر دی۔ جو ان کی مذہبی منافرت پر مبنی تھی۔ اور عرب عالم

مسفر ابن غرم اللہ دینی کی کتاب تدلیس فی الحدیث پر اعتماد کیا۔ جو

بالکل ہی باطل اور غلط ہے۔

(اضطراب نمبر ۷) زبیر علیہ کی صاحب نے نور العینین ص ۳۸ طبع دسمبر ۲۰۰۶ء میں پھر سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ کا مدرس قرار دیا۔ مگر اس مرتبہ حافظ العلائی کے قول سے نہیں حافظ امام حاکم کی معرفۃ علوم الحدیث کے حوالے سے انہیں طبقہ ثالثہ کا قرار دیا۔ اور حافظ العلائی کے قول سے انہوں نے اپنے وہم کا اقرار کیا۔

طبقہ ثانیہ کی بحث

درج بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ جناب سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ غضب کے مدرس تھے، لہذا ان کو درجہ ثانیہ میں ذکر کرنا غلط ہے مگر حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو درجہ ثانیہ میں ذکر کیا ہے۔ [طبقات المدلسین ص ۳۲]

حاکم نیشاپوری نے حافظ ابن حجر سے پہلے ان کو طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔ [معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۶ و جامع التحصیل ص ۹۹] حاکم کی بات صحیح اور حافظ ابن حجر کی بات غلط ہے۔

فائدہ نمبر ۱: سفیان ثوری درج ذیل شیوخ سے تدلیس نہیں کرتے تھے: حبیب بن ابی ثابت، سلمہ بن کہیل اور منصور (وغیرہم)

[العلل الکبیر للترمذی ۹۶۶، التمهید لابن عبد البر ۳۳۱ شرح علل الترمذی ۷۵۱/۲]

(اضطراب نمبر ۸) زبیر علیہ کی صاحب ماہنامہ الحدیث نمبر ص ۳۳ صفحہ نمبر ۵۶-۵۵ طبع فروری ۲۰۰۷ء میں حافظ العلائی، حافظ ابن حجر اور امام حاکم کے طبقات کا انکار کر دیا۔ اور صرف دو طبقوں کا اقرار کیا۔ طبقہ اولیٰ (مدلس نہیں ہیں)۔ طبقہ ثانیہ (مدلس ہیں)۔

بلکہ حق وہی ہے جو امام شافعی کے حوالے سے گزر چکا ہے۔

ہمارے نزدیک جن راویوں پر تدلیس کا الزام ہے ان کے دو طبقے ہیں:

(۱) طبقہ اولیٰ: ان پر تدلیس کا الزام باطل ہے۔ تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ مدلس نہیں تھے۔ مثلاً ابوقلابہ وغیرہ (دیکھئے الفت للعقلائی ج ۲ ص ۶۳)

الحديث: 33 56 الناميس...

لہذا ان کی عن والی روایت (معاصرت و لقاء کی صورت میں) مقبول ہے۔

(۲) طبقہ ثانیہ: وہ راوی جن پر تدلیس کا الزام ثابت ہے مثلاً قتادہ، سفیان ثوری، اعمش، ابوالزبیر، ابن جریج اور ابن عیینہ وغیرہم۔

ان کی غیر صحیحین میں ہر معنعن روایت (جس میں کہیں بھی تصریح سماع نہ ملے) عدم متابعت اور عدم شواہد کی صورت میں مردود ہے۔ ہذا ما عندي والله أعلم بالصواب

(اضطراب نمبر ۹) زبیر علیہ کی صاحب نے وہم میں غوطہ زن ہوئے اور اپنے ماہنامہ رسالہ الحدیث نمبر ۳۲ ص ۲۶ طبع نومبر ۲۰۰۷ء میں دوبارہ طبقات کا اقرار کیا اور سفیان ثوری کا طبقہ ثالثہ کا اقرار کیا۔

(اضطراب نمبر ۱۰) زیر علیزئی صاحب پھر اضطراب کا شکار ہوئے اور رسالہ الحدیث نمبر ۳۶ ص ۱۰ مارچ ۲۰۰۸ء میں پھر سے طبقات کی تقسیم کا انکار کر دیا۔ اور لکھا کہ ”یاد رہے کہ طبقات المدین کے طبقات کی تقسیم جدید و قدیم محققین میں سے کسی کو بھی من و عن قبول نہیں ہے چاہے یہ محققین اہل حدیث میں سے ہوں یا غیر اہل حدیث میں سے۔“

جدید دور کے بعض محققین کا تحقیق میں عجیب طرز عمل ہے۔ ابو الزبیر، حسن بصری اور بعض مدلسین کی معصن روایات کو یہ لوگ ضعیف کہتے ہیں چاہے بعض روایات صحیحین میں سے ہی کیوں نہ ہوں! اور سفیان ثوری، سلیمان الأعمش اور قتادہ وغیرہ مدلسین کی روایات کو علانیہ صحیح قرار دیتے ہیں۔ اس دوغلی پالیسی کی اصل بنیاد کیا ہے؟ یہ ہمیں معلوم نہیں تاہم ان محققین کا یہ طرز عمل باطل ہے۔

یاد رہے کہ طبقات المدلسین کے طبقات کی تقسیم جدید و قدیم محققین میں سے کسی کو بھی من و عن قابل قبول نہیں ہے چاہے یہ محققین اہل حدیث میں سے ہوں یا غیر اہل حدیث میں سے۔

مدلس کے سلسلے میں اس تفصیل کے بعد عرض ہے کہ مذکورہ بالا روایت کا ایک حسن لذاتہ شاہد صحیح ابن حبان میں موجود ہے جس میں آیا ہے کہ ”إن الميت إذا وضع في قبره ... فيجلس قد مثلت له الشمس وقد أذنت للغروب ... فيقول: دعوني حتى أصلي“ (الاحسان: ۳۱۰۳ دوسرا نسخ: ۳۱۱۳، الموارد: ۸۱۰ وسندہ حسن)

اس شاہد کے ساتھ روایت مذکورہ حسن ہے لیکن ”یمنح عینہ“ پھر وہ آنکھیں ملتا ہوا (اٹھ بیٹھتا ہے) کا کوئی صحیح شاہد نہیں ہے لہذا یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں۔ واللہ اعلم

(۱۳۹) وعن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: ((إن الميت يصير إلى

القبر فيجلس الرجل في قبره من غير فزع ولا مشغوب ثم يقال :

سطور بالا تفصیل سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ زیر علیزئی صاحب کی تحقیقات پر اعتماد صحیح نہیں۔ اور ان کے اکثر قول باطل اور مردود ہیں۔ زیر علیزئی صاحب کی کتاب الفتح المبین فی طبقات المدلسین کے مراجع محترم ارشاد الحق اثری صاحب ہیں۔ مگر ارشاد الحق اثری صاحب بھی زیر علیزئی صاحب کے تدلیس کے موضوع پر ان کے موقف سے اختلاف کرتے ہیں۔ اور غیر مقلد راشدی صاحب نے تو زیر علیزئی صاحب کے تدلیس کی طبقاتی تقسیم کے رد میں ایک مستقل مضمون لکھا (”تسکین القلب الموشوش باعطاء الحقیق فی تدلیس الثوری والأعمش“ دیکھیے رسالہ الحدیث نمبر ۲ ص ۳۵)۔ جو رسالہ الاعتصام لاہور سے چھپ چکا ہے اور ایضاً المرام واستیفاء الکلام رسالہ الاعتصام ۷ جون ۱۹۹۱ء۔

سفیان ثوری کی تدلیس پر علمی بحث اور مدلس کا عنعنہ

زیر علیزئی صاحب کے تدلیس پر خرافات کا تفصیلی بیان گذشتہ اوراق میں ہو چکا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تدلیس پر زیر علیزئی صاحب کے خرافات کی مکمل قلعی کھولی جائے تاکہ پڑھنے والے کو تحقیق کا اعلیٰ معیار میسر آ سکے۔ زیر علیزئی صاحب کا طبقات کو ماننا اور پھر ان کا انکار کرنا نہایت ہی صاف اور ان کی تحریروں میں عیاں ہے۔ زیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۴ پر امام ذہبی رحمہ اللہ کی (میزان الاعتدال ۲/۱۶۷) (سیر اعلام النبلاء ۷/۲۴۲) سے کان بدلس عن الضعفاء اور وربما ولس عن ضعفاء اور یحدث عن ضعفاء (سیر اعلام النبلاء ۷/۲۷۴) اور پھر ص ۱۳۵ پر صلاح الدین العلاء کی جامع تحصیل فی احکام المراسل ص ۹۸ کے حوالے سے من بدلس عن اقوام مجھولین

اور حافظ ابن رجب کی (شرح عمل ترمذی/۱/۳۵۸) کے حوالے سے کان ثوری وغیرہ بدلسون عمن لم یسموا کے الفاظ نقل کرنے کے بعد نور العینین ص ۱۳۸ پر بدلس کا معنی کے تحت امام شافعی رحمہ اللہ کا قول الرسالة شافعی ص ۳۸۰ اور امام ابن معین کا قول لا یكون جتہ فیما لیس (الکفایۃ ص ۳۶۲) نقل کیا ہے۔

جواب:

مختلف محدثین کرام نے اپنی رائے کا اظہار بدلس کے بارے میں کیا۔ جس میں امام شافعی رحمہ اللہ اور امام ابن معین رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ مگر ان دونوں کے اقوال جمہور کا مذہب اور مسلک پر نہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے التلک علی ابن صلاح ص ۶۱۲ پر بدلس کے بارے درج ذیل مختلف اقوال نقل کئے۔

(۱) بعض اہل حدیث کا مسلک تو یہ ہے کہ بدلس کی کوئی روایت مقبول نہیں اگرچہ سماع کی تصریح بھی کر دے۔ (جامع تحصیل ص ۹۸)

(۲) ایک مرتبہ بھی اگر کسی نے بدلس کی توجہ تک وہ سماع کی تصریح نہ کرے اس کی روایت مقبول نہیں اور یہ مسلک امام شافعی اور ان کے اتباع کا ہے۔

(ابن صلاح ص ۹۹) (الرسالۃ ص ۳۸۰)

(۳) اگر صرف ثقہ سے بدلس کرے تو اس کا معنی مقبول ہے ورنہ بغیر تصریح سماع اس کی روایت مقبول نہیں۔ یہ مسلک امام ہزار، حصین کراہی اور ابوالفتح الازدی کا ہے۔ (شرح الفیۃ العراقی/۱/۱۸۳) (سوالات حاکم ۱/۱۷۵) (الاحسان ۱/۹۰)

(۴) بدلس اگر ثقہ ہے تو اس کا معنی بھی مطلقاً مقبول ہے۔ حافظ ابن حزم اور دیگر محدثین کا وہی مذہب ہے۔ (مخلی ۷/۴۱۹۔ الاحکام ۶/۱۳۵)

(۵) اگر بدلس کی روایت میں تدلیس غالب ہے تو اس صورت میں جب تک حدیث

وغیرہ کے صیغہ نہ کہے اس کی روایت حجت نہیں۔ اگر تدلیس قلیل ہے تو اس کی معنی روایت قبول ہوگی۔ یہ مسلک امام ابن المدینی اور جمہور محدثین کرام کا ہے۔

لہذا ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی التلک ابن صلاح ص ۱۶۲ پر تفصیل سے معلوم ہوا

کہ جمہور علماء کا مذہب اور مسلک یہ ہے کہ اگر بدلس کی بدلس روایتیں قلیل یا کم ہو تو اس کی معنی (عن والی) روایتیں صحیح ہوگی۔ لہذا زبیر علیزئی صاحب کا ابو بکر صیرفی (شرح الفیۃ

العراقی بالتصمرۃ والتذکرۃ/۱/۱۸۳)، امام شافعی رحمہ اللہ اور ابن معین کا اقوال نقل کرنا جمہور محدثین کے خلاف ہے لہذا ان کے اقوال کی حیثیت جمہور کے مقابلے میں صحیح نہیں۔ اور اگر

ان کے اقوال کا مد نظر رکھا جائے تو امام شافعی اور ابن معین رحمہ اللہ کے اقوال سے طبقات کی مطلقاً نفی ہو جاتی ہے لہذا ان کے اقوال سے استدلال صحیح نہیں۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ

خصوصاً سفیان ثوری کی معنی روایات کی تصحیح کے قائل ہیں۔ (شرح علل ترمذی ص ۲۶۷)

امام ابن رجب جنبل رحمہ اللہ کے قول کی تحقیق:

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۵ پر ابن رجب جنبل رحمہ اللہ کے قول سے

استدلال کرتے ہیں۔ ”وقد کان ثوری وغیرہ بدلسون عمن لم یسموا منہ

ایضاً“ حالانکہ امام ثوری وغیرہ جن سے نہیں سنا ان سے بھی تدلیس کرتے تھے۔

جواب:

اس قول میں تدلیس کو ارسال کے معنی میں لیا ہے۔ کیونکہ صحیح قول کے مطابق جس

سے اس بدلس راوی نے سوائے اس مدلسہ روایت کے اور روایات سنی ہو۔ اگر اس نے اس

سے کچھ نہیں سنا تو یہ روایت مرسل خفی ہوگی یا مرسل۔ لہذا ابن رجب جنبل رحمہ اللہ کے قول سے

استدلال غلط ہے۔ کیونکہ ان کا قول تدلیس پر لاگو ہی نہیں ہوتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا جائزہ:

زیر علیزئی صاحب نور العینین صہ ۱۳۸ پر امام شافعی کا قول نقل کرتے ہیں۔ ”حکم یہ ہے کہ مدلس کی صرف وہی روایات قبول کی جائے گی جس میں وہ سماع کی تصریح کرے۔ یہ بات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر اس شخص پر جاری فرمائی ہے جو ایک دفعہ ہی تدلیس کرے۔

(ابن صلاح صہ ۹۹ الرسالۃ امام شافعی صہ ۳۸۰)

جواب:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے طبقات کی مطلقاً نفی ہوتی ہے مگر زیر علیزئی صاحب سفیان ثوری کو طبقہ ثالث کا مدلس قرار دیتے ہیں لہذا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے زیر علیزئی کی تحقیق میں تعارض ثابت ہوتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول جمہور کے موافق نہیں۔ دوسرا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی جدید کتاب الام میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن/معصن والی روایات سے استدلال کیا ہے۔ دیکھئے کتاب الام رقم ۹۷۸، رقم ۱۱۶۹، رقم ۱۹۱۹ جس سے معلوم ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس مضر نہیں یا حدیث کے لیے باعث ضعف نہیں ہے۔

نوٹ:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الام میں سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ جو مدلس ہیں ان سے تقریباً ۴۶۵ عن والی روایت نقل کیں۔ دیکھئے کتاب الام رقم ۳-۶-۸-۱۰-۱۱-۱۹-۲۱-۲۲-۳۰-۳۱-۳۵-۳۶-۳۸-۵۳-۱۰۰۱-۱۰۱۱-۱۰۱۵-۱۲۶۰-۱۷۰۰-۱۷۱۰-۲۰۵۱-۲۱۲۱+۳۰۱۲-۳۰۱۲-۴۰۴۳-۴۱۶۲-۴۲۷۰۔ اس تحقیق سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی مدلس کی عن والی روایت کو قبول کرتے تھے اور ان کا حوالہ نقل کرنا

زیر علیزئی صاحب کو مفید نہیں ہے۔ زیر علیزئی صاحب کا الفتح المبین صہ ۳۱ پر امام شافعی کی سفیان بن عیینہ سے روایت کو محمول علی السماع کہنا خود امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصولوں کے خلاف ہے۔ لہذا زیر علیزئی صاحب کا یہ قول مردود ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا جائزہ:

زیر علیزئی صاحب نے نور العینین صہ ۱۳۸ پر امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول نقل کرتے ہیں۔ ”مدلس اپنی تدلیس (معصن روایت) میں حجت نہیں ہوتا (الکفایۃ ۳۶۲)“

جواب:

امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے بھی طبقات کی تقسیم کی مطلقاً نفی ہوتی ہے مگر نور العینین میں زیر علیزئی صاحب طبقات کی تقسیم کے قائل ہیں۔ اور اس لئے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثالثہ قرار دیا۔ لہذا ان کی تحقیق میں تعارض ثابت ہوتا ہے اور ان کی تنقید مردود ثابت ہوتی ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول زیر علیزئی صاحب کو مفید نہیں۔ کیونکہ امام یحییٰ بن معین اپنی کتاب مسند یحییٰ بن معین میں سفیان ثوری کی عن والی روایات کو نقل اور احتجاج کیا ہے۔ دیکھئے مسند یحییٰ بن معین قلمی جزء ثانی صہ ۱۵۷-۱۵۸

اس سطور بالا تفصیل سے مندرجہ ذیل نکات عیاں ہوتے ہیں۔

- (۱) امام یحییٰ بن معین کے نزدیک سفیان ثوری کی تدلیس مضر نہیں ہے۔
- (۲) امام یحییٰ بن معین نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا۔ (یا)
- (۳) امام یحییٰ بن معین کے اقوال میں تضاد ثابت ہوتا ہے۔ لہذا ان کے دونوں اقوال ساقط قرار پائیں گے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کے قول کا جائزہ:

(۱) كان يدلس عن الضعفاء (ميزان الاعتدال ۲/ ۱۶۹)

(۲) ورمادلس عن ضعفاء (سیر اعلام النبلاء ۷/۲۴۲)

(۳) محدث عن ضعفاء (سیر اعلام النبلاء ۷/۲۷۴)

زیرِ علیؑ کی صاحب کے امام ذہبیؒ کے اقوال نقل کرنا مناسب نہیں ہے۔
اس لیے کہ علامہ ذہبیؒ نے تلخیصِ مستدرک حاکم میں سفیان ثوریؒ کی متعدد روایات کی تصحیح میں امام حاکمؒ کی موافقت کی ہے۔ علامہ ذہبیؒ کی تصحیح سے مندرجہ ذیل باتیں نمایاں ہوتی ہیں۔

(۱) علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس مضر نہیں ہے۔

(۲) علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی تحقیق سے رجوع کر لیا تھا۔ (یا)

(۳) علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے دونوں اقوال میں تعارض ثابت ہونے کے بعد ان کے

دونوں اقوال ساقط قرار پائیں گے۔

لہذا معلوم ہوا کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن والی روایات علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی نزدیک صحیح ہوتی ہے۔ دیکھیے تلخیص مستدرک حاکم حدیث نمبر ۳۷۰-۹۰-۹۱-۹۵-۹۶-۱۱۷۔

۳۲۹-۲۷۸-۲۷۶-۲۶۵-۱۷۵-۱۷۴-۱۷۱-۱۶۸-۱۵۵-۱۳۷-۱۲۸-۱۲۵ و غیره

مسند یحییٰ بن معین میں سفیان ثوری کی روایات کا عکس

[illegible]

زیر علی کی صاحب کا حافظ ذہبی رحمہ اللہ سے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو مدلس قرار دینا ان کو مفید نہیں کیونکہ وہ اپنی کتاب الفتح المبین ص ۲۴ پر لکھتے ہیں۔ ”مدلس وارسال شعی واحد عند الذہبی“ یعنی مدلس اور ارسال علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے نزدیک ایک ہی ہیں۔ جب علامہ ذہبی رحمہ اللہ مدلس اور ارسال میں فرق نہیں کرتے تو سفیان ثوری رحمہ اللہ کے بارے میں علامہ ذہبی رحمہ اللہ کا قول کیسے قبول کیا۔

نوٹ:

زیر علی کی صاحب کا حافظ ذہبی رحمہ اللہ کا حوالہ پیش کرنا مفید نہیں۔ کیونکہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المہذب فی اختصار السنن الکبیر ۱/۵۲۵ رقم ۲۲۶۸ پر اس حدیث پر سکوت کیا ہے۔ اور سند پر کسی قسم کی کوئی جرح نہیں کی اور نہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی مدلس پر بحث کی ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے نزدیک ان کی معنعن روایات صحیح ہوتی ہیں۔ اور ترک رفع یدین والی حدیث پر تو علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے خود سکوت کیا ہے۔

مدلس راوی کا حکم

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے التلک علی ابن اصلاح ص ۶۱۴ پر محدثین کرام کے مختلف مذاہب مدلس کے بارے میں نقل کیے اور امام علی بن مدینی کے مسلک کو راجع اور جمہور کے مطابق قرار دیا۔ اور امام علی بن مدینی کا مسلک صاف ظاہر ہے کہ مدلس کی وہ معنعن روایت (عن والی) قبول ہوگی جس کی مدلس والی روایتیں قلیل یا کم ہو۔ (دیکھئے الکفایہ ص ۳۶۲) خطیب بغدادی

امام بخاری رحمہ اللہ اور سفیان ثوری کی مدلس:

امام بخاری رحمہ اللہ سفیان ثوری کی مدلس کے بارے لکھتے ہیں۔

”لا اعرف لسفیان عن هؤلاء تدلیسا (ما) اقل تدیسه“ یعنی آپ کی

کتنی کم تدلیس تھی۔ (علل الکبیر ترمذی ۲/۹۶۶)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی مدلس:

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ امام سفیان ثوری کی مدلس کے بارے لکھتے ہیں۔ ”وما

اشاء الیہ شیخاص اطلاق تخریج اصحاب الصحیح لطائفہ منہم حیث

جعل منہم قسما احتمل الائمة تدلیسه وخرجوا الہ فی الصحیح لا مامته و

قلۃ تدیسه فی جنب ماروی کالثوری یتنزل علی هذا لایسما وقد جعل من

هذا القسم من کان لا یدلس الاعن ثقة کا بن عینیہ“.

(ترجمہ) اور جس کی طرف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اشارہ کیا کہ مدلسین کی ایک جماعت

سے اصحاب صحیح نے علی الاطلاق اپنی کتب میں روایات کی تخریج کی ہے اور ان مدلسین کی ایک قسم وہ بتائی ہے جس کی تدلیس کو ائمہ حدیث نے قبول کیا ہے۔ اور ان کی روایت اپنی صحیح میں لائے ہیں۔ ان مدلسین کی امامت اور قلت تدلیس کی وجہ سے انہوں نے جو بہت سی روایات کی ہیں۔ ان کے عقائد میں ان کے مقابلہ میں مثلاً امام ثوری اسی بات پر محمول سمجھا جائے خصوصاً اس قسم میں اس مدلس کو بھی داخل کیا ہے جو ثقہ کے سوا تدلیس نہیں کرتا تھا۔ مثلاً ابن عیینہ معلوم ہوا کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری کے عن والی روایت صحیح ہوتی ہیں۔ (فتح المغیث ج ۱ ص ۱۷۷)

حافظ صلاح الدین العلائی اور سفیان ثوری کی تدلیس:

حافظ علائی سفیان ثوری کی تدلیس کے بارے لکھتے ہیں۔ ”او لقلۃ قدیس فی جنب ماروی“ ص ۱۱۳ جامع تحصیل مندرجہ بالا تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ محدثین کرام کے نزدیک جس راوی کی تدلیس اُس کی دیگر روایات کے مقابلے میں کم ہوگی اُس کی تدلیس قابل قبول ہوگی۔ معلوم ہوا کہ امام بخاری، حافظ ابن کثیر اور حافظ علائی رحمہ اللہ اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی قلت تدلیس کی وجہ سے ان کی تدلیس مضرب نہیں ہوتی۔ اور یہی تحقیق محدثین کرام کے نزدیک رائج اور مضبوط ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے کہ محدثین کرام خصوصاً صحاح ستہ کے محدثین کا منہج اور طریقہ کار سفیان ثوری کی تدلیس کو قبول کرنے میں کیا ہے۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس محدثین کرام کی نظر میں

اس تحریر میں اس بات کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے کہ ہم محققانہ جائزہ لے سکیں کہ محدثین کرام سفیان ثوری کی عن/معنعن روایت کے بارے میں کیا منہج اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ محدثین کرام بڑی ہی مہارت تامہ کے ساتھ راویوں کی روایت نقل کرتے تھے اور متعدد محدثین کرام روایات کے بعد ان کی علت بھی بیان کرتے ہیں۔

۱۔ امام نسائی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام نسائی رحمہ اللہ نے سنن نسائی میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی میرے علم کے مطابق تقریباً ۳۱۱ معنعن/عن والی روایات نقل کیں ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ کے منہج سے ظاہر ہوتا ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی معنعن روایات صحیح اور قابل احتجاج ہیں۔

سنن نسائی میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایات کی تفصیل

حدیث نمبر:-

۱۷۱-۱۵۵-۱۴۱-۱۳۶-۱۳۳-۱۲۷-۱۲۶-۱۱۴-۱۱۱-۸۷-۷۷-۷۰-۶۹-۳۹-۳۷-۱۸۹-۲۰۰-۲۲۴-۲۳۷-۲۴۳-۲۵۱-۲۵۳-۲۶۲-۲۷۷-۲۸۲-۲۹۲-۲۹۳-۳۰۰-۳۱۸-۳۲۳-۳۲۷-۳۳۳-۳۵۰-۳۶۳-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۹۰-۳۹۸-۴۰۲-۴۲۳-۴۹۲-۵۲۳-۵۳۹-۵۹۸-۶۱۵-۶۱۸-۶۲۱-۶۵۰-۶۵۴-۶۵۸-۶۳۳-۷۵۶-۷۷۲-۷۷۷-۷۸۰-۷۹۷-۸۹۲-۸۷۷-۹۰۰-۹۰۲-۹۰۱-۹۵۵-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۷-۱۰۳۳-۱۰۳۳-۱۰۵۳-۱۰۶۶-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۶۷-۱۱۷۰-۱۲۲۸-۱۲۶۶-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۸۵-۱۲۹۰-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۴۲-۱۳۴۹-۱۳۵۹-۱۳۶۶-۱۳۷۸-۱۳۷۹

[illegible]

(١٠٥٨) - (صحيح) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَافٍ الرَّوَّيِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسَدِ، عَنْ عَقْلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ: أَلَا أَصْلَى بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَلمْ يَزَقْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً. [مضى (١٠٦٦)].

(٣٤١٥) (صحيح بما قبله) أخبرنا محمود بن غيلان قال: حدثنا وكيع قال: حدثنا شفيان عن علقمة بن مرثد عن رزين بن سليمان الأحمر عن ابن عمر، قال: سئل النبي ﷺ عن الرجل يلقى امرأة ثلاثاً، فَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ، فَيُفْلِقَ الْبَابَ، وَيُزْجِي الشَّرَّ، ثُمَّ يَطْلُقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا؟ قَالَ: لَا تَحِلُّ لِلأَوَّلِ حَتَّى يَجَامِعَهَا الْآخَرُ. قال أبو عبد الرحمن هذا أولى بالصواب.

٣٤١٦- (صحيح) أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي فَيْسٍ عَنْ هُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا رَسُلُوا إِلَيْهِ ﷺ الْوَأْسِمَةُ وَالْمُؤَنِمَةُ، وَالْوَأْسِلَةُ وَالْمُؤَوَّلَةُ، وَأَوَّلَ الرِّبَا وَمَوَكَلَهُ، وَالْمَحْلَلُ وَالْمَحْلَلُ لَهُ. [إرواء الغليل (١٨٩٧)].

(٣٤١٨) (صحيح) اخبرنا عبيد الله بن سعيد قال: حدثنا عبد الرحمن عن شُعيبان عن أبي بكر وهو ابن أبي الجهم قال: سمعت فاطمة بنت قيس تقول: أرسل إليّ زوجي بطلاقي؛ فشدت عليّ ثيابي؛ ثم أتيت النبي ﷺ، فقالت: «كم طلقك؟»؛ فقلت: ثلاثاً. قال: «ليس لك نفقة»؛ واعتدي في بيت ابن عمك ابن أم مكتوم؛ فإنه ضربه البصر؛ فلقين ثيابك عنده، فإذا انقضت عدلتك فاذنيني. مختصر [إرواء الغليل: ٦ / ٢٠٩] م.

٣٤١٩) أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَثُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ تَمِيمِ مَوْلَى فَاطِمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهُ.

(٢٣٦٢) (صحيح) أخبرنا إسحاق بن إبراهيم قال: أنبأنا عبيد الله بن سعيد الأموي قال: حدثنا شفيان عن ثور عن خالد بن معدان عن عائشة، قالت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَرَّى اللَّائِثِينَ وَالْحَيْسَ. [انظر ما قبله].

(٢٣٦٣) (صحيح أيضاً) أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا أبو داود عن شفيان عن منصور عن خالد بن سعد عن عائشة، قالت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَرَّى يَوْمَ اللَّائِثِينَ وَالْحَيْسِ.

۲۔ امام ترمذی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

سنن ترمذی میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی میرے علم کے مطابق تقریباً ۳۶۸ معصن روایات ہیں اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس کا اعتراض نقل نہیں کیا۔ امام ترمذی کی اس منہج سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس معصن نہیں اور ان کی مدللہ روایات صحیح ہوتی ہیں۔

سنن ترمذی میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایات کی تفصیل

سفیان بن سعید بن مسروق الثوري، أبو عبد الله الكوفي ۳، ۳۸، ۴۲، ۴۴، ۶۰، ۶۱، ۶۳، ۹۰، ۹۹، ۱۰۹، ۱۱۹، ۱۲۴، ۱۳۲، ۱۴۰، ۱۵۲، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۹۷، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۲، ۲۲۱، ۲۲۹، ۲۴۸، ۲۵۷، ۲۸۱، ۲۸۹، ۲۹۵، ۳۰۶، ۳۱۷، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۵۱، ۳۶۴، ۳۷۲ (م)، ۴۰۶، ۴۱۵، ۴۱۷، ۴۲۴، ۴۲۹، ۴۴۴، ۴۵۴، ۴۹۶، ۵۲۰، ۵۳۳، ۵۵۴، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۲، ۵۷۱، ۶۰۵، ۶۰۹، ۶۱۷ (م)، ۶۲۰، ۶۲۳، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۸، ۶۶۷، ۶۷۳، ۶۸۱، ۶۹۱ (م)، ۶۹۵، ۶۹۹، ۷۲۳، ۷۲۵، ۷۳۴، ۷۳۶، ۷۴۶، ۷۵۶، ۷۷۰، ۷۹۱، ۷۹۵، ۷۹۷، ۸۱۵، ۸۳۲، ۸۵۶، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۷۰، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۷، ۹۰۷، ۹۰۹، ۹۲۰، ۹۲۹، ۹۳۳، ۹۶۴، ۹۸۵، ۹۸۹، ۹۹۹، ۱۰۲۷، ۱۰۴۹، ۱۰۵۴، ۱۰۸۱، ۱۰۹۳، ۱۱۰۲، ۱۱۰۲ (م)، ۱۱۰۸، ۱۱۲۰، ۱۱۲۲، ۱۱۳۲، ۱۱۳۵ (م)، ۱۱۴۵، ۱۱۴۵ (م)، ۱۱۷۶، ۱۱۷۹، ۱۱۷۹ (م)، ۱۱۸۵، ۱۲۰۹، ۱۲۰۹ (م)، ۱۲۱۲، ۱۲۳۶، ۱۲۴۰، ۱۲۵۶، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴،

۱۳۰۵، ۱۳۰۸، ۱۳۱۰، ۱۳۱۶، ۱۳۲۶، ۱۳۴۵، ۱۳۵۷، ۱۳۵۹، ۱۳۶۱، ۱۳۶۵ (م)، ۱۳۷۴، ۱۳۹۵ (م)، ۱۴۰۸، ۱۴۲۰، ۱۴۲۰ (م)، ۱۴۴۴، ۱۴۵۵ (م)، ۱۴۷۵، ۱۴۸۲، ۱۴۹۱ (م)، ۱۴۹۲ (م)، ۱۵۰۴، ۱۵۱۰، ۱۵۱۴، ۱۵۴۴، ۱۵۶۱، ۱۵۶۷، ۱۵۸۴، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۶۰۰ (م)، ۱۶۰۶، ۱۶۱۴، ۱۶۱۷، ۱۶۱۷ (م)، ۱۶۲۳، ۱۶۴۷، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۸، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۱، ۱۷۰۹، ۱۷۱۱، ۱۷۱۳، ۱۷۱۵، ۱۷۲۴، ۱۷۲۶، ۱۷۷۸، ۱۷۸۳، ۱۸۰۵، ۱۸۱۴، ۱۸۲۰ (م)، ۱۸۲۲، ۱۸۲۴، ۱۸۲۷، ۱۸۳۰، ۱۸۳۹، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۵۲، ۱۸۶۹، ۱۹۰۶، ۱۹۳۹، ۱۹۴۵، ۱۹۵۰، ۱۹۸۰، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۷ (م)، ۱۹۸۷ (م)، ۲۰۰۶، ۲۰۳۱، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۶ (م)، ۲۰۶۰، ۲۰۶۰ (م)، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۱۰۳، ۲۱۰۵، ۲۱۰۵ (م)، ۲۱۲۳، ۲۱۲۳، ۲۱۲۶، ۲۱۳۷ (م)، ۲۱۴۳، ۲۱۴۶، ۲۱۴۶ (م)، ۲۱۵۷، ۲۱۷۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۳ (م)، ۲۱۸۴، ۲۲۰۶، ۲۲۳۰، ۲۲۵۶، ۲۲۵۹ (م)، ۲۲۷۶، ۲۲۸۱، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۳۳، ۲۳۵۳، ۲۳۸۷، ۲۳۹۳، ۲۴۰۱، ۲۴۱۴ (م)، ۲۴۲۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۷، ۲۴۷۰، ۲۴۸۰، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۴۳ (م)، ۲۵۵۳ (م)، ۲۵۶۶، ۲۵۷۳ (م)، ۲۶۰۵، ۲۶۱۴، ۲۶۲۰، ۲۶۳۲، ۲۶۳۵، ۲۶۴۱، ۲۶۴۳، ۲۶۵۰، ۲۶۶۲، ۲۶۷۳، ۲۷۲۰، ۲۷۲۰ (م)، ۲۷۳۰، ۲۷۳۵، ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۵۵، ۲۷۷۴، ۲۷۸۷، ۲۸۱۰، ۲۸۱۱، ۲۸۱۱ (م)، ۲۸۳۵، ۲۸۴۹، ۲۸۵۵، ۲۸۵۵ (م)، ۲۸۸۰، ۲۹۰۸، ۲۹۰۸ (م)، ۲۹۱۴، ۲۹۱۴ (م)، ۲۹۱۷، ۲۹۳۷، ۲۹۵۰، ۲۹۶۲، ۲۹۶۳، ۲۹۶۶، ۲۹۷۵، ۲۹۷۹، ۲۹۸۷، ۲۹۹۲، ۲۹۹۵، ۲۹۹۵ (م)،

سنن ترمذی میں سفیان ثوری کی روایات کا عکس

(۳۸) (صحیح) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ لُحَيْظٍ ابْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ». وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْمُسْتَوْدِ، وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ الْفُجَيْرِيُّ، وَأَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّهُ يُخَلِّلُ أَصَابِعَ رَجُلِهِ فِي الْوُضُوءِ. وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ. وَقَالَ إِسْحَاقُ: يُخَلِّلُ أَصَابِعَ يَدَيْهِ وَرَجُلِهِ فِي الْوُضُوءِ. وَأَبُو هَاشِمٍ اسْمُهُ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَكِّيُّ. [«ابن ماجه» (۴۴۸)].

(۴۲) (صحیح) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَّادٌ وَقُتَيْبَةُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَفْيَانَ. (ج) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً. وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَجَابِرٍ، وَزَيْدَةَ، وَأَبِي رَافِعٍ، وَابْنِ الْفَرَّاجِ. وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ. وَزَوَّدَ رَشِيدِينَ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ

(۸۰۶) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، دَخَلَ الْخَشَجَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ، ثُمَّ نَضَى عَلَى يَمِينِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَنَشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ: «وَأَلْحَدُوا مِنْ نِقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُضَلًى». [البقرة: ۱۲۵] فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَالْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبْتِ، ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرُّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَقَامِ، أَطْفَأَهُ، قَالَ: «إِنَّ الْمَقَامَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ» [البقرة: ۱۵۸]. وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ. حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. [«ابن ماجه» (۳۰۷۴) م].

(۸۵۸) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ وَهَّادٌ وَمَعْمَرٌ، عَنْ ابْنِ خُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي الطَّغْلِبِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ إِلَّا اسْتَلَمَهُ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ النَّبْتِ مَهْجُورًا. وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ. حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّهُ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ. [«الحج الكبير» ق].

(۳۶) بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ طَافًا مُضْطَبِعًا

(۸۵۹) (حسن) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ، عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ، عَنْ ابْنِ يَنْغَلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ بِالنَّبْتِ مُضْطَبِعًا، وَعَلَيْهِ بَرْدٌ. هَذَا حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ عَنْ

(۲۰۵۵) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، عَنْ مَتَّصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الشَّيْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَكْتَوَى أَوْ اسْتَوَقَّى فَقَدْ بَرَى مِنَ التَّوَكُّلِ». وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعِثْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. [«ابن ماجه» (۳۴۸۹)].

(۱۵) بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ فِي ذَلِكَ

(۲۰۵۶) (صحیح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ عَامِرِ الْأَخْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّخَصَةِ مِنَ الْخَمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ. [م].

۳۔ امام ابو داؤد اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں سفیان ثوری رحمہ اللہ سے میرے علم کے مطابق تقریباً ۲۲۰ روایات درج کیں ہیں اور سفیان ثوری کی تدلیس کا اعتراض نقل نہیں کیا اور نہ ہی تدلیس کو وجہ ضعف بتایا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ امام ابو داؤد کے نزدیک بھی سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات صحیح ہوتی ہیں۔

سنن ابو داؤد میں سفیان ثوری کی روایات کی تفصیل

حدیث نمبر:-

۵۵-۶۱-۷۷-۹۵-۹۷-۱۲۷-۱۳۰-۱۵۹-۱۶۶

۱۷۸-۱۸۸-۲۲۸-۲۶۰-۳۲۲-۳۵۵-۳۶۳-۳۶۹-۵۲۰-۵۳۶-۵۳۸

۵۵۳-۶۱۳-۶۱۸-۶۳۰-۶۴۳-۶۴۶-۶۷۵-۷۰۰-۷۲۸-۷۶۹

۷۸۸-۸۳۲-۸۷۶-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۸-۱۰۰۳-۱۰۳۸-۱۰۵۸-۱۰۸۸-۱۱۰۱

۱۱۰۳-۱۱۱۸-۱۱۳۸-۱۱۷۸-۱۱۸۵-۱۲۲۹-۱۲۳۸-۱۲۶۲-۱۲۶۵-۱۲۷۷-۱۳۶۶

۱۳۹۲-۱۵۱۲-۱۶۸۰-۱۶۳۹-۱۶۶۷-۱۶۹۳-۱۶۹۹-۱۷۴۲-۱۷۵۷-۱۷۶۳

۱۸۴۷-۱۸۹۶-۱۹۲۲-۱۹۹۳-۱۹۲۳-۱۹۳۱-۱۹۳۷-۱۹۴۴-۱۹۴۶

۲۰۰۲-۲۰۰۳-۲۰۱۱-۲۰۳۲-۲۰۳۶-۲۰۵۹-۲۰۶۰-۲۰۹۷-۲۱۱۶-۲۱۱۷-۲۱۲۰

۲۱۲۳-۲۱۵۰-۲۱۶۳-۲۱۶۵-۲۱۸۳-۲۲۰۸-۲۲۳۷-۲۲۵۷-۲۲۹۰-۲۲۹۵

۲۳۱۲-۲۳۶۶-۲۳۷۶-۲۳۸۶-۲۳۹۹-۲۴۰۳-۲۴۰۳-۲۴۵۷-۲۴۶۳-۲۴۶۸

۲۵۳۰-۲۵۳۱-۲۵۴۹-۲۵۶۲-۲۵۶۶-۲۵۹۹-۲۶۱۳-۲۶۱۵-۲۶۳۷-۲۶۵۲

۳۔ امام ابی عبد اللہ محمد القزوی ابن ماجہ رحمہ اللہ اور سفیان کی تدلیس:

امام ابو عبد اللہ محمد القزوی ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں سفیان ثوری کی تقریباً ۲۲۳ روایات لی ہیں۔ لہذا ظاہر ہے کہ ابن ماجہ رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات صحیح ہوتی ہیں۔ اور انہوں نے اپنی کتاب میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کے مدلس کا کسی بھی حدیث کے تحت اعتراض درج نہیں کیا۔

سنن ابن ماجہ میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایات کا عکس

(۸۳) (صحیح) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْخَزْزَمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُحَاصِمُونَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْقَدَرِ (۳)، فَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُقُوا مَسَّ سَقَرٍ. إِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر: ۴۹-۴۸]، [الطَّلَاة: (۳۴۹) م]۔

(۱۴۱) (صحیح) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَ عَمَّارُ بْنُ بَاسِرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِذْنُوا لَهُ، مَرَحَبًا بِالطَّبِيبِ الْمُطِيبِ» [المشكاة: (۶۲۲۶)، الصحيحة: (۴۶۶/۲)، «الروض»: (۷۰۲)۔

(۵۸۳) (صحیح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْأَسَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُغَيِّبُ نَمِ يَنَامُ كَهَيْئَةِ لَا يَمْسُ مَاءَ قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ يَوْمًا، فَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: يَا فَتَى! يُشَدُّ هَذَا الْحَدِيثُ بِشَيْءٍ. [صحیح ابی داود: (۱۴۰۶)۔

(۱۷۹۰) (صحیح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، وَلَكِنْ هَانُوا رُغْعَ الْعُسْبِ: مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا، وَدُرْهَمًا» [صحیح ابی داود: (۱۴۰۴)۔

(۱۸۸۹) (صحیح) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: «مَنْ يَنْزَوِجَهَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ» فَقَالَ: لَيْسَ مَعِيَ، قَالَ: «فَقَدْ رَزَوْتُكِهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقَرَانِ» [الإرواء: (۱۸۲۳) و (۱۹۲۵)، صحیح ابی داود: (۱۸۳۸) ق]۔

(۲۰۲۰) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: طَلَّقَ الشُّعْبَةُ أَنْ يُطْلَقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ [الإرواء: (۱۸۲۳)۔

(۲۰۲۳) (صحیح) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمرُ لُثَيْمٍ فَقَالَ: «مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُطْلَقْهَا وَهِيَ طَاهِرَةٌ أَوْ حَائِلَةٌ» [الإرواء: (۱۲۶/۷) و (۱۳۰)۔

سنن ابن ماجہ میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایات تفصیل

سفیان بن سعید بن مسروق الثوري ۴۱، ۵۷، ۸۳، ۹۰، ۹۷، ۱۲۲، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۴۳، ۱۴۶، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۶۱، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۷۷، ۲۸۶، ۳۱۶، ۳۴۲ (۲م)، ۳۵۳، ۳۷۱، ۳۸۴، ۴۱۱، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۲۲، ۴۳۸، ۴۵۰، ۵۰۸، ۵۱۰، ۵۵۳، ۵۵۹، ۵۸۳، ۵۸۸، ۶۰۲، ۶۲۸، ۶۳۴، ۶۵۴، ۶۶۲، ۶۶۷، ۶۷۶، ۷۲۵، ۷۴۵، ۸۲۱، ۸۹۹ (م)، ۹۴۵، ۹۴۵ (م)، ۱۰۰۱، ۱۰۰۵، ۱۰۲۱، ۱۰۴۵، ۱۰۷۰، ۱۰۷۸، ۱۱۰۶، ۱۱۴۹، ۱۱۶۱، ۱۱۸۲، ۱۱۹۷، ۱۲۰۸، ۱۲۲۴، ۱۲۶۴، ۱۲۶۶، ۱۳۷۶، ۱۳۹۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۵۳۶، ۱۵۴۷، ۱۵۷۴، ۱۵۸۴، ۱۶۲۲، ۱۶۳۲، ۱۶۶۱، ۱۶۷۲، ۱۷۰۶، ۱۷۳۰، ۱۷۴۱، ۱۷۵۹، ۱۷۹۰، ۱۸۲۸، ۱۸۴۰، ۱۸۶۹، ۱۸۸۸،

۱۸۸۹، ۱۸۹۱، ۱۸۹۱ (م)، ۱۸۹۱ (م)، ۱۹۱۸، ۱۹۲۲، ۱۹۴۵، ۱۹۸۹، ۱۹۹۵، ۲۰۱۳، ۲۰۱۷، ۲۰۲۰، ۲۰۲۳، ۲۰۲۶، ۲۰۳۵، ۲۰۷۷، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۴۳، ۲۲۲۰، ۲۲۴۸، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۳۳۲ (م)، ۲۳۳۹، ۲۳۴۸، ۲۳۹۴، ۲۴۱۶، ۲۴۳۵، ۲۴۴۷، ۲۴۶۰، ۲۴۶۴، ۲۵۰۶، ۲۵۲۵، ۲۵۴۱، ۲۵۹۳، ۲۶۶۷، ۲۷۱۵، ۲۷۲۱، ۲۷۲۷، ۲۷۳۳، ۲۷۳۷، ۲۷۴۷، ۲۷۹۰، ۲۸۰۹، ۲۸۱۵، ۲۸۲۸، ۲۸۳۰، ۲۸۳۵، ۲۸۴۲، ۲۸۵۱، ۲۸۵۲، ۲۸۵۸، ۲۸۸۹، ۲۸۹۴، ۲۹۰۴، ۲۹۱۳، ۲۹۲۳، ۲۹۵۴، ۲۹۹۱، ۳۰۱۰، ۳۰۱۵، ۳۰۱۵ (م)، ۳۰۱۸، ۳۰۱۹، ۳۰۲۳، ۳۰۲۵، ۳۰۲۷، ۳۰۴۱، ۳۰۵۹، ۳۰۷۶، ۳۰۸۴، ۳۱۰۰، ۳۱۰۲، ۳۱۰۳، ۳۱۲۲، ۳۱۳۷، ۳۱۴۰، ۳۱۴۳، ۳۱۴۶، ۳۱۴۸، ۳۱۵۹، ۳۱۷۷، ۳۱۸۷، ۳۱۹۷، ۳۲۵۹، ۳۲۶۵، ۳۲۷۰، ۳۲۹۸، ۳۳۱۳، ۳۳۳۱، ۳۴۳۸، ۳۴۵۲، ۳۴۹۴، ۳۴۹۷، ۳۵۱۲، ۳۵۱۶، ۳۵۱۸، ۳۵۲۴، ۳۵۳۵، ۳۵۳۶، ۳۵۳۸، ۳۵۶۷، ۳۵۷۹، ۳۵۸۱، ۳۶۱۴، ۳۶۱۹، ۳۶۳۶، ۳۶۷۷، ۳۷۱۸، ۳۷۱۸ (م)، ۳۷۲۹، ۳۷۴۲، ۳۷۵۰، ۳۷۶۳، ۳۷۸۹، ۳۸۱۱، ۳۸۳۰، ۳۸۳۲، ۳۸۵۲، ۳۸۷۶، ۳۸۸۰، ۳۹۰۰، ۳۹۰۶، ۴۰۲۲، ۴۰۴۱، ۴۰۶۴، ۴۰۶۹، ۴۰۸۴،

۱۱۵۲ - ۹۱۱۶ - ۹۲۵۴ - ۹۲۳۱ - ۹۲۳۹ - ۹۲۸۹

۵۔ حافظ ابن حبان البستی رحمہ اللہ کا اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس:

حافظ ابن حبان البستی رحمہ اللہ کا منہج معلوم کرنا اہم ہے کیونکہ زیر علیہ کی صاحب نے اپنے ماہنامہ رسالہ الحدیث نمبر ۳۳ صفحہ ۳۷ اور صفحہ ۳۸ پر ابن حبان رحمہ اللہ کا قول سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس پر بھی نقل کرتے ہیں۔

(۱) وأما المدلسون الذين هم ثقات وعدول، فانا لا نحتج بأخبارهم

الافاتبوا السماع فيما رووا مثل الثوري والاعمش وأبى اسحاق وأضرابهم من الأعمدة المستقين. (الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان ۹۰/۱)

ترجمہ: وہ مدلس راوی جو ثقہ عادل ہیں ہم ان کی صرف ان مرویات سے ہی حجت پکڑتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں مثلاً سفیان ثوری، اعمش اور ابواسحاق وغیرہم جو کہ زبردست ثقہ امام تھے..... الخ

(۲) ترجمہ: وہ ثقہ مدلس راوی جو اپنی احادیث میں تدلیس کرتے تھے مثلاً قتادہ، یحییٰ بن ابی کثیر، اعمش، ابواسحاق، ابن جریج، ابن اسحاق، ثوری اور یثیم، بعض اوقات آپ اپنے اس شیخ سے جس سے سنا تھا وہ روایات بطور تدلیس بیان کر دیتے جنہیں انہوں نے ضعیف ناقابل حجت لوگوں سے سنا تھا۔ تو جب تک واپس اگرچہ ثقہ ہی ہو یہ نہ کہے ”حدثنی“ یا ”سمعت“ اس نے حدیث بیان کی یا میں نے سنا تو اس کی خبر سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ (المجرحین ج ۱ ص ۷۲)

مگر زیر علیہ کی صاحب کا ابن حبان رحمہ اللہ کا قول نقل کرنا محدثین کرام کے منہج پر صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حافظ ابن حبان نے اپنی کتاب صحیح ابن حبان بترتيب ابن بلبان رحمہ اللہ میں تقریباً ۲۰ روایات عن والی نقل کیں۔ اور اس میں ”حدثنا“ یا ”سمعت“ کا لفظ موجود نہیں ہے۔ اور سفیان ثوری کی تدلیس پر اعتراض نقل نہیں کیا۔ لہذا حافظ ابن حبان رحمہ اللہ کے منہج

سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس حدیث کے ضعف کا باعث ہیں اور ان کی تدلیس قابل قبول ہوگی۔ لہذا معلوم ہوا کہ حافظ ابن حبان رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کے عن والی روایات صحیح ہوتی ہیں۔

صحیح ابن حبان میں سفیان ثوری کی روایات کی تفصیل

حدیث نمبر :- ۱۴۴، ۱۷۸، ۱۹۱، ۲۳۲، ۳۰۶، ۳۹۱، ۳۹۶،

۴۰۲، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۶۳، ۴۷۱، ۴۷۷، ۴۷۸، ۵۳۱، ۵۸۶، ۶۳۶، ۷۲۷،

۷۴۹، ۷۶۶، ۸۳۹، ۹۱۴، ۹۴۷، ۹۷۳، ۱۰۵۳، ۱۰۹۵، ۱۱۰۰، ۱۱۲۸،

۱۲۴۰، ۱۲۴۲، ۱۲۵۴، ۱۲۹۳، ۱۳۱۳، ۱۳۲۹، ۱۳۵۷، ۱۳۷۲،

۱۳۷۳، ۱۳۹۵، ۱۴۳۶، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۹۲، ۱۵۲۵، ۱۶۱۵،

۱۶۵۲، ۱۶۵۴، ۱۶۶۹، ۱۷۵۸، ۱۸۰۸، ۱۸۱۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۳،

۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰،

۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸،

۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶،

۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴،

۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳،

۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱،

۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹،

۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷،

۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵،

سفیان بن سعید السوری: ٢١، ٤٦، ٦٦، ٨٢، ١٨٩، ١٩٠، ٢٠٠، ٢١٥، ٢١٩، ٢٣٤، ٢٥٦، ٢٥٧، ٢٦٠، ٢٦٣، ٢٧٢، ٢٧٣، ٢٧٤، ٢٧٥، ٢٩٥، ٣٢٣، ٣٧٤، ٣٧٥، ٣٨٢، ٣٨٥، ٣٩٠، ٤٠٤، ٤٠٥، ٤٠٨، ٤٨٧، ٤٨٨، ٤٩١، ٥٠٠، ٥٦٢، ٦٢٨، ٦٣٤، ٦٥٠، ٦٥٢، ٦٩٧، ٦٩٩، ٧٣٢، ٧٣٤، ٧٣٦، ٧٣٨، ٧٣٩، ٧٤١، ٧٤٣، ٧٦١، ٧٦٢، ٧٦٥، ٧٦٨، ٧٧١، ٧٧٩، ٧٨١، ٨٤٤، ٨٤٥، ٩٢١، ٩٢٣، ٩٢٧، ٩٢٨، ٩٣٣، ٩٤٥، ٩٧٠، ٩٧١، ٩٩٠، ١٠٠٦، ١٠١٢، ١٠١٤، ١٠١٥، ١٠١٧، ١٠١٩، ١٠٢٠، ١٠٢١، ١٠٢٤، ١٠٢٥، ١٠٣٣، ١٠٣٤، ١٠٣٦، ١٠٣٧، ١٠٣٨، ١٠٤٠، ١٠٥٨، ١٠٦٤، ١٠٦٥، ١٠٦٩، ١٠٧٢، ١٠٧٣، ١٠٧٦، ١٠٧٩، ١٠٨٤، ١٠٨٥، ١٠٨٦، ١٠٨٨، ١٠٩١، ١٠٩٣، ١٠٩٥، ١٠٩٦، ١٠٩٧، ١١٠١، ١١٠٤، ١١٠٧، ١١٠٨، ١١١٢، ١١٢٦، ١١٣٧، ١٢٠٠، ١٢٠٥، ١٢٠٦، ١٢٠٨، ١٢٢٦، ١٢٣١، ١٢٤٣، ١٢٤٥، ١٢٤٦، ١٢٥١، ١٢٧٢، ١٢٧٣، ١٢٧٤، ١٢٢٦، ١٣٤٥، ١٣٤٨، ١٣٥١، ١٣٥٤، ١٣٩٣، ١٤٨٠، ١٤٨١، ١٤٨٢، ١٤٨٧، ١٤٨٨، ١٤٩٩، ١٥١٨، ١٥٧٧، ١٦٣٠، ١٦٣٤، ١٦٣٦، ١٧١٨، ١٧٦٣، ١٧٧٤، ١٧٨٨، ١٨٣٥، ١٨٦٣، ١٨٦٥، ١٩٥٠، ١٩٧٥، ١٩٩١، ١٩٩٢، ١٩٩٧، ٢٠٠٨، ٢٠٢٦، ٢٠٢٧، ٢٠٣٩، ٢٠٤٧، ٢٠٥٧، ٢٠٦٠، ٢٠٦٢، ٢٠٦٩، ٢٠٧٠، ٢٠٧٢، ٢٠٧٩

۶۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تالیس:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے تقریباً ۱۵۷۲ روایات درج کیں ہیں اور اپنی پوری مسند میں کسی مقام پر سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے حدیث کا ضعف نقل نہیں کیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اس طریقہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک سفیان ثوری کے تدلیس حدیث کے ضعف کا باعث نہیں اور ان کی عن والی روایات قابل حجت ہوتی ہیں۔

101A-101V 1017E 1017T
 10219 1021A 1021V 1020V
 10372 10371 1037A 1037E
 10373 10372 1037A 1037V
 1037A 1037A 1037A 1037A
 10001 1057V 1057A 10571
 10606 10062 10067 10002
 1067A 1067V 10670 1060V
 1070A-1070 10791 1078A
 1077V 1077T 10770 1077E
 1082 10817 10810 10879
 10897 10890 10870 1087E
 1700 10977 10952 10932
 1700 1705 1702 1701
 1712A 1712V 1712 1708E
 1722A 17191 1717A 171E
 1727A 1727A 1727A 1727A
 17299 1729A 1729E 1729T
 17E3E 17E3T 17E11 17E9
 170A2 170A 17E49 17E4A
 177E8 1777 17092 1709
 178A0 17879 178A 1770A
 179E2 17939 17900 178A7
 170A7 1707 170E1 179EY
 17100 17100 1709A 170AV
 17190 17109 1710V 17107
 17222 17221 17219 17202
 17277 17272 17271 17271
 17E40 17E7A 17E72 17307
 17701 17007 1703V 17E9T
 1772A 17720 1771 17709
 17800 1780E 17772 17771

11E4 11300 1127A 1127T
 11E97 11E72 11E72 11E77
 1106V 11067 11010 1101E
 11067 1106T 11062 11061
 1179 117E8 1109V 1109E
 1177V 11799-11790 1179T
 118A7 118A0 117A8 117V9
 1193E 11931 11900 1189E
 1217E 12172 1217 119V0
 1219E 1219 121A9 121A8
 12209 1221 12200 12190
 122E7 122E2 12239 122A2
 12209 1220A 122E9 122EY
 12239 12272 12E8A 1227E
 12A1V 12A17 127A2 1270A
 12A87 12A3A 12A27 12A1A
 1290E 12901 12A0E 12A8A
 12912 1290A 1290V 12907
 12209 1220A 12290 12292
 12770 12E22 122A 1227
 1E12 12902 12A0V 123A8
 1E17 1E12 1E120 1E121
 1E202 1E202 1E19V 1E13V
 1E217 1E210 1E21E 1E209
 1E22E-1E221 1E219 1E21A
 1E227 1E222 1E223 1E227
 1E209 1E2E7 1E2E0 1E2E4
 1E000 1E0E7-1E0E2 1E0E2
 1E8EY 1E70 1E729 1E007
 1E9E7 1E9E0 1E9E1-1E9E7
 1E990 1E9A8 1E9V1 1E9V
 10071 100E9 10011 10007

7A9 7A8 7V99 7V9A 7V89
 7A2A 7A20 7A22 7A17 7A11
 7A92 7A70 7A79 7A7A 7A29
 7072 79A8 79A0 7927 7A9E
 7E0A 729E 71E2 710V 710E
 770V 7099 709A 709V 7E71
 7A71 7A1A 7V9E 7V9E 7710
 7A22 7902 7A77 7A70 7A7E
 7A8E 7E37 7A102 7A07 7A22
 9107 907A 8A99-8A92 8A77
 9122 911A-9112 911 9109
 9772 9072 9071 921V 9192
 9V27 9V20 9V10 9V07 9779
 9V27 9V2E 9V22 9V22 9V2V
 9V0V 9V00 9V8A 9V80 9V82
 9V7A 9V7V 9V7E 9V09 9V0A
 9V8E 9V8A 9V77 9V70 9V7E
 99E2 99E2 99E1 9939 9937
 99A8 99A0 99A2 9977
 1001V 10010 1001E 10012
 100A 100V7 100V0 100V8
 1009A 10090 100A2 100A1
 101E1 10119 10102 10102
 1017E 10172 1017 10107
 101V0 101V8 10179 1017A
 10207 10202 10199 101A7
 10230 10222 1022A 1022
 102V9-102V8 102E0 102E4
 10E90 10E9E 10E8A 10292
 10V97 10V80 10V8E 10709
 10A72 10A71 10A70 10V9V
 112V8 11270 11272 1121

1E130 1E131 1E130 1E129 1E127
 1E179 1E1E 1E139 1E13V 1E137
 1E210 1E20V 1E199 1E192 1E190
 1E220 1E21A 1E217 1E210 1E211
 1E227 1E22E 1E230 1E22V 1E221
 1E2EY 1E2E4 1E2E2 1E2E1 1E22V
 1E301 1E320 1E297 1E2A2 1E2E9
 1E3EY 1E3E7 1E3E1 1E302 1E302
 1E7V7 1E7E2 1E7E2 1E022 1E2V8
 1E701 1E79A 1E7A8 1E7A7 1E7A2
 1E7E2 1E70E 1E7E4 1E702 1E702
 1E7A7 1E7A8 1E7V7 1E7V7 1E7V7
 1E79A 1E79E 1E792 1E7A9 1E7A8
 1E900 1E90E 1E89E 1E892 1E799
 10101 1009V 1E8A2 1E9E2 1E909
 10129 10122 10111 10107
 10190 101A9 101A8 101E2 101E2
 10217 10210 10207 10192 10192
 10227 10220 10222 10221 1021A
 102E4 10220 10222 10229 1022A
 1020A 10200 1020E 102E9 102E7
 102V1 1027V 10277 10271 10209
 10E11 102A0-102A 102V8 102V0
 10707 10700 1000V 10022-10010
 10V2V 10V20 10792 10791 10721
 10911 1090V-10901 10A2V 10V0E
 109V1-1097V 1092A 1092V 1091E
 173E 17E1 1719A 17192 17192
 17E21 17292 1731A 17317 17310
 17E90 17E82 17E7A 17E80 17E30
 1703E 17031-1702V 17012 1700
 17A80 17V77 17A8E 170A7 1700Y

[illegible]

٢١٥٩٣ ٢١٥٩٢ ٢١٥٨٩ ٢١٥٨٦
 ٢١٦٧٨ ٢١٦٦٣ ٢١٦٤٥ ٢١٦٢٦
 ٢١٧٤٧ ٢١٧١٩ ٢١٧٠٦ ٢١٦٩٧
 ٢١٨٣٨ ٢١٨٣٢ ٢١٨٣١ ٢١٨٢٩
 ٢١٨٧١ ٢١٨٦٢ ٢١٨٦٠ ٢١٨٥٠
 ٢١٩٦٦ ٢١٩٥٨ ٢١٩٤٢ ٢١٩٣٨
 ٢١٩٨١ ٢١٩٧٢ ٢١٩٦٨ ٢١٩٦٧
 ٢١٩٩٠ ٢١٩٨٩ ٢١٩٨٨ ٢١٩٨٣
 ٢٢٠١٣ ٢٢٠١٢ ٢١٩٩٥ ٢١٩٩٤
 ٢٢١١١ ٢٢٠٦٣ ٢٢٠٦٢ ٢٢٠١٧
 ٢٢٢٤٩ ٢٢٢٤٨ ٢٢١٨٢ ٢٢١١٧
 ٢٢٢٨٦ ٢٢٢٦١ ٢٢٢٥٠ ٢٢٢٥٤
 ٢٢٥٥٢ ٢٢٥٥٥ ٢٢٤٣٨ ٢٢٤١٣
 ٢٢٧٧٦ ٢٢٦٩٠ ٢٢٦٨٦ ٢٢٥٨٨
 ٢٢٨٤٥ ٢٢٨٤٤ ٢٢٨٢٨ ٢٢٨١٠
 ٢٢٩٦٦ ٢٢٩٥٥ ٢٢٩٣٣ ٢٢٨٤٦
 ٢٢٩٧٨ ٢٢٩٧٧ ٢٢٩٧٢ ٢٢٩٧١
 ٢٣٠٢٥ ٢٣٠١٦ ٢٢٩٨٥ ٢٢٩٧٩
 ٢٣٠٤٤ ٢٣٠٣٩ ٢٣٠٣٠ ٢٣٠٢٩
 ٢٣٠٧١ ٢٣٠٦٩ ٢٣٠٥٦ ٢٣٠٥٤
 ٢٣٠٨١ ٢٣٠٨٠ ٢٣٠٧٦ ٢٣٠٧٢
 ٢٣٠٩٢ ٢٣٠٨٦ ٢٣٠٨٤ ٢٣٠٨٣
 ٢٣١٧٩ ٢٣١٥٦ ٢٣١٥٣ ٢٣٠٩٨
 ٢٣٢٦٧ ٢٣٢٣٣ ٢٣٢١٥ ٢٣٢١١
 ٢٣٢٦٦ ٢٣٢٧٤ - ٢٣٢٧١ ٢٣٢٦٨
 ٢٣٢٢٠ ٢٣٢١١ ٢٣٢١٠ ٢٣٢٠٩
 ٢٣٢٩٢ - ٢٣٢٨٩ ٢٣٢٧٢ - ٢٣٢٦٨
 ٢٣٤٠٥ ٢٣٤٠٢ ٢٣٤٠٠ ٢٣٣٩٩
 ٢٣٤٥٦ ٢٣٤٢١ ٢٣٤١٠ ٢٣٤٠٧
 ٢٣٤٧٢ ٢٣٤٧٠ ٢٣٤٦٩ ٢٣٤٥٩
 ٢٣٥٧٣ ٢٣٥٦٥ ٢٣٤٨١ ٢٣٤٧٢
 ٢٣٦٤٧ ٢٣٦٤٥ ٢٣٦٤٣ ٢٣٥٩٢

19212	19211	19100	19142
19229	19208	19218	19212
19292	19292	19287	19282
19012	19008	19000	19000
19028	19027	19020	19019
19002	19028	19022	19022
19089	19088	19087	19000
19777	19721	19728	19092
19792	19782	19787	19771
19910	19887	19880	19822
19992	19980	19922	19928
20102	20008	19992	19992
20220	20212	20180	20170
20292	20222	20222	20222
20210	20282	20282	20279
20711	20700	20022	20278
20700	20700	20702	20710
20922	20888	20812	20811
20902	20929	20928	20928
21022	21020	20922	20978
21028	21027	21020	21022
21072	21071	21022	21029
21122	21080	21082	21078
21182	21182	21177	21120
21220	21197	21192	21182
21229	21222	21222	21221
21228	21277	21222	21221
21307	21302	21322	21307
21320	21382	21320	21302
21227	21209	21208	21202
21282	21279	21201	21222
21022	21027	21022	21010

117907 117908 117909 117910
 117911 117912 117913 117914
 117915 117916 117917 117918
 117919 117920 117921 117922
 117923 117924 117925 117926
 117927 117928 117929 117930
 117931 117932 117933 117934
 117935 117936 117937 117938
 117939 117940 117941 117942
 117943 117944 117945 117946
 117947 117948 117949 117950
 117951 117952 117953 117954
 117955 117956 117957 117958
 117959 117960 117961 117962
 117963 117964 117965 117966
 117967 117968 117969 117970
 117971 117972 117973 117974
 117975 117976 117977 117978
 117979 117980 117981 117982
 117983 117984 117985 117986
 117987 117988 117989 117990
 117991 117992 117993 117994
 117995 117996 117997 117998
 117999 118000 118001 118002
 118003 118004 118005 118006
 118007 118008 118009 118010
 118011 118012 118013 118014
 118015 118016 118017 118018
 118019 118020 118021 118022
 118023 118024 118025 118026
 118027 118028 118029 118030
 118031 118032 118033 118034
 118035 118036 118037 118038
 118039 118040 118041 118042
 118043 118044 118045 118046
 118047 118048 118049 118050
 118051 118052 118053 118054
 118055 118056 118057 118058
 118059 118060 118061 118062
 118063 118064 118065 118066
 118067 118068 118069 118070
 118071 118072 118073 118074
 118075 118076 118077 118078
 118079 118080 118081 118082
 118083 118084 118085 118086
 118087 118088 118089 118090
 118091 118092 118093 118094
 118095 118096 118097 118098
 118099 118100 118101 118102
 118103 118104 118105 118106
 118107 118108 118109 118110
 118111 118112 118113 118114
 118115 118116 118117 118118
 118119 118120 118121 118122
 118123 118124 118125 118126
 118127 118128 118129 118130
 118131 118132 118133 118134
 118135 118136 118137 118138
 118139 118140 118141 118142
 118143 118144 118145 118146
 118147 118148 118149 118150
 118151 118152 118153 118154
 118155 118156 118157 118158
 118159 118160 118161 118162
 118163 118164 118165 118166
 118167 118168 118169 118170
 118171 118172 118173 118174
 118175 118176 118177 118178
 118179 118180 118181 118182
 118183 118184 118185 118186
 118187 118188 118189 118190
 118191 118192 118193 118194
 118195 118196 118197 118198
 118199 118200 118201 118202
 118203 118204 118205 118206
 118207 118208 118209 118210
 118211 118212 118213 118214
 118215 118216 118217 118218
 118219 118220 118221 118222
 118223 118224 118225 118226
 118227 118228 118229 118230
 118231 118232 118233 118234
 118235 118236 118237 118238
 118239 118240 118241 118242
 118243 118244 118245 118246
 118247 118248 118249 118250
 118251 118252 118253 118254
 118255 118256 118257 118258
 118259 118260 118261 118262
 118263 118264 118265 118266
 118267 118268 118269 118270
 118271 118272 118273 118274
 118275 118276 118277 118278
 118279 118280 118281 118282
 118283 118284 118285 118286
 118287 118288 118289 118290
 118291 118292 118293 118294
 118295 118296 118297 118298
 118299 118300 118301 118302
 118303 118304 118305 118306
 118307 118308 118309 118310
 118311 118312 118313 118314
 118315 118316 118317 118318
 118319 118320 118321 118322
 118323 118324 118325 118326
 118327 118328 118329 118330
 118331 118332 118333 118334
 118335 118336 118337 118338
 118339 118340 118341 118342
 118343 118344 118345 118346
 118347 118348 118349 118350
 118351 118352 118353 118354
 118355 118356 118357 118358
 118359 118360 118361 118362
 118363 118364 118365 118366
 118367 118368 118369 118370
 118371 118372 118373 118374
 118375 118376 118377 118378
 118379 118380 118381 118382
 118383 118384 118385 118386
 118387 118388 118389 118390
 118391 118392 118393 118394
 118395 118396 118397 118398
 118399 118400 118401 118402
 118403 118404 118405 118406
 118407 118408 118409 118410
 118411 118412 118413 118414
 118415 118416 118417 118418

-۳۶۱۳-۳۶۰۸-۳۶۰۱-۳۶۵۸-۳۵۹۷-۳۵۹۵-۳۵۸۶-۳۵۷۵-۳۵۶۶-۳۵۵۷
 -۳۸۰۱-۳۸۰۰-۳۷۵۸-۳۷۴۰-۳۶۷۴-۳۶۷۰-۳۶۶۴-۳۶۵۳-۳۶۱۸-۳۶۱۷
 -۳۹۸۵-۳۹۸۴-۳۹۴۶-۳۹۱۱-۳۹۰۸-۳۸۹۰-۳۸۵۸-۳۸۳۶-۳۸۳۳-۳۸۳۰
 -۴۲۷۵-۴۰۳۹-۴۰۸۴-۴۰۴۹-۴۰۱۵-۴۰۱۰-۳۹۷۸-۳۹۷۷-۳۹۹۶-۳۹۹۱-۳۹۹۸
 -۵۷۴۰-۵۷۲۹-۵۵۸۳-۵۵۰۱-۵۴۷۸-۵۴۵۱-۵۴۴۹-۵۴۳۱-۵۴۱۱-۴۸۱۳
 -۸۸۴۴-۸۷۳۰-۸۷۰۷-۸۷۰۲-۶۰۰۵-۵۷۴۴
 وغیره

مزید بھی واضح ہو گیا کہ زبیر علیہ السلام کی صاحب کانور العننین ص ۳۸ پر امام حاکم رحمہ اللہ سے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو طبقہ ثالثہ قرار دینا امام حاکم رحمہ اللہ کے اصول کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ امام حاکم اپنی کتاب مستدرک حاکم میں متعدد مقامات اور حدیث میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات کی تصحیح کی ہے۔ اس مندرجہ ذیل بالا تحقیق سے چند نقات عیاں ہوتے ہیں۔

- ۱۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی تحقیق سے رجوع کر لیا تھا۔
۲۔ امام حاکم رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات صحیح ہیں۔
۳۔ امام حاکم کے اقوال اور منہج میں تعارض ثابت ہوتا ہے جس سے ان کے دونوں اقوال ساقط قرار پائے گئے اور پھر زبیر علیہ کی کا امام حاکم کے قول سے استدلال مردود ہے۔
- اس تحقیق سے امام حاکم رحمہ اللہ کے جو اقوال ثابت ہوتے ہیں۔ کس قول کو مانا جائے اور کس قول کو رد کیا جائے اس کا جواب تو زبیر علیہ کی صاحب ہی دے سکتے ہیں۔ امام حاکم کی تصحیح کی علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی موافقت کی ہے۔ اس طرح امام ذہبی رحمہ اللہ کے نزدیک بھی سفیان ثوری رحمہ اللہ کی معصن روایات صحیح ہیں۔
- تحقیق سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور دیگر محدثین کا سفیان ثوری رحمہ اللہ کو طبقہ ثانیہ میں درج / نقل کرنا بالکل صحیح اور جمہور کے مطابق ہے جبکہ زبیر علیہ کی صاحب کا طبقہ ثالثہ میں درج کرنا غلط مردود اور جمہور کے خلاف ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”مستدرک علی الصحیحین
للحاکم“ میں سفیان ثوری سے میرے علم کے مطابق تقریباً ۲۴۰ روایات معنعن/عن والی
نقل کیں ہیں اور صحیح کی ہے امام حاکم رحمہ اللہ کے اس کتاب مستدرک حاکم کے تفصیلی مطالعہ
اور منج سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ امام حاکم رحمہ اللہ کے نزدیک امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی
عن والی/معنعن روایات صحیح ہوتی ہیں۔ اور ان کی تدلیس حدیث اور روایت میں ضعف کی
بنیاد نہیں ہے۔

مستدرک حاکم میں سفیان ثوریؒ کی روایات کی تفصیل

حدیث نمبر:-

۱۳۷-۱۳۸-۱۳۵-۱۱۷-۱۰۹-۹۵-۹۶-۹۱-۹۰-۳۷
 ۳۴۹-۳۵۳-۳۵۴-۳۴۹-۲۷۸-۲۷۶-۲۶۵-۱۷۵-۱۷۱-۱۷۵-۱۷۴-۱۶۸-۱۵۵
 ۷۹۹-۷۶۵-۷۴۲-۷۲۸-۶۷۹-۶۶۴-۶۵۰-۶۴۷-۶۴۳-۵۶۱-۵۴۵-۵۳۳-۵۲۳
 ۱۲۳۰-۱۲۲۰-۱۱۰۸-۱۰۶۶-۱۰۶۲-۹۶۶-۹۷۵-۹۷۶-۹۰۸-۹۰۹-۹۰۸-۸۷۵-۸۷۹
 ۱۵۱۴-۱۴۹۱-۱۴۶۰-۱۴۵۸-۱۴۵۷-۱۴۵۶-۱۴۴۶-۱۶۱۹-۱۳۹۰-۱۳۱۵-۱۲۶۴-۱۲۴۲
 ۱۸۵۳-۱۷۷۸-۱۷۱۱-۱۷۰۵-۱۶۸۸-۱۶۵۵-۱۵۸۵-۱۵۸۴-۱۵۴۵-۱۵۴۴-۱۵۱۵
 ۲۱۹۶-۲۱۶۱-۲۱۵۲-۲۱۳۶-۲۱۳۶-۲۰۸۲-۲۰۱۱-۱۹۹۴-۱۹۶۲-۱۹۵۹-۱۹۳۳-۱۸۶۵
 ۲۵۹۸-۲۵۷۵-۲۵۷۳-۲۳۷۶-۲۵۱۹-۲۴۳۱-۲۳۳۱-۲۲۸۵-۲۲۸۱-۲۲۳۳-۲۲۱۲
 ۳۰۶۶-۳۰۴۷-۲۹۷۴-۲۹۵۶-۲۹۴۰-۲۹۰۵-۲۸۴۵-۲۷۷۷-۲۷۳۱-۲۶۴۴-۲۶۴۱
 ۳۲۴۹-۳۲۱۱-۳۲۰۸-۳۱۹۱-۳۱۸۰-۳۱۴۶-۳۱۳۱-۳۱۲۹-۳۱۰۲-۳۰۱۹-۳۰۷۲
 ۳۲۹۲-۳۲۷۵-۳۲۷۴-۳۲۶۷-۳۲۶۶-۳۲۵۹-۳۲۵۵-۳۲۴۹-۳۲۴۸-۳۲۴۲
 ۳۳۴۹-۳۳۴۴-۳۳۴۶-۳۳۴۸-۳۳۰۴-۳۳۴۴-۳۳۴۶-۳۳۴۸-۳۳۰۴-۳۳۰۲
 ۳۳۱۵-۳۳۱۳-۳۳۰۱-۳۳۹۵-۳۳۸۲-۳۳۷۸-۳۳۷۴-۳۳۷۳-۳۳۶۶-۳۳۵۳
 ۳۵۲۶-۳۵۱۴-۳۵۱۲-۳۵۱۱-۳۵۱۷-۳۴۷۲-۳۴۷۱-۳۴۶۸-۳۴۴۶-۳۴۴۵

۸۔ امام ابن خزيمة اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس:

امام ابن خزيمة نے صحیح ابن خزيمة میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی متعدد معصن روایات کی تصحیح کی ہے اور امام ابن خزيمة کی یہ خاصیت ہے کہ وہ حدیث میں علت کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ مگر امام ابن خزيمة رحمہ اللہ نے اپنی صحیح خزيمة میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس کی وجہ سے حدیث کو ضعیف قرار نہیں دیا۔ دیکھیے صحیح ابن خزيمة حدیث نمبر

۴۳-۷۶-۱۹۱-۳۸۷ وغیرہ

صحیح ابن خزيمة میں سفیان ثوری کی روایات کی تفصیل

(۵۶) باب کراهية رد السلام سلم على البائل .

(۷۳) - أخبرنا أبو طاهر، حدثنا أبو بكر (۱۳/ب)، حدثنا عبد الله بن سعيد الأشج، حدثنا أبو داود المقرئ عن سفیان، وحدثنا محمد بن بشار، نا أبو أحمد - يعني الزبير - حدثنا سفیان الثوري عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر :

(۷۶) - أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا يوسف بن موسى، نا جرير عن الأعمش، وحدثنا يعقوب بن إبراهيم، نا عيسى بن يونس، نا الأعمش، وحدثنا أبو موسى، نا عبد الرحمن - يعني ابن مهدي - عن سفیان عن الأعمش عن أبي سفیان عن جابر، قال : «قال رسول الله ﷺ : إذا استجمع أحدكم فليستجبر ثلاثاً» .

(۱۹۱) باب استحباب غسل الكافر إذا أسلم بالماء والسرير :

(۲۵۴) - أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا محمد بن بشار بتدار، نا عبد الرحمن، نا سفیان عن الأغر بن الصباح عن خليفة بن الحصين عن قيس بن عاصم :

أنه أسلم، فأمره النبي ﷺ أن يغتسل بماء وسدر .
(۲۵۵) - أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا أبو موسى محمد بن المنثي، حدثنا يحيى عن سفیان عن الأغر عن خليفة بن الحصين عن قيس بن عاصم :
أنه أتى النبي ﷺ، فاستخلاه، فأسلم، فأمره أن يغتسل بماء وسدر .

(۳۸۷) - أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا أبو موسى، نا عبد الرحمن، نا عبد الرحمن عن سفیان عن عون - وهو ابن أبي جحيفة - عن أبيه : قال :

رأيت بلالا يؤذن فبتبع بفيه . ووصف سفیان يميل برأسه يميناً وشمالاً .

مستدرک حاکم میں سفیان ثوری کی احادیث کا عکس

(۱۷۴۹) - حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، نا الحسن بن علي بن عفان العامري، نا معاوية بن هشام، نا سفیان، نا الأعمش، نا الحكم، نا مقسم، نا ابن عباس، نا أسامة بن زيد : «أن النبي ﷺ أزدقه جيناً فأفاض من عرقه فأفاض بالسكينة وقال : «أيها الناس عليكم

[۱۷۴۰] واقفه الذهبي في التلخيص : صحيح رواه مسلم والنسائي .

[۱۷۴۱] واقفه الذهبي في التلخيص : على شرط البخاري ومسلم .

[۱۷۴۲] واقفه الذهبي في التلخيص : صحيح .

[۱۷۴۳] واقفه الذهبي في التلخيص : على شرط البخاري ومسلم .

[۱۷۴۴] واقفه الذهبي في التلخيص : على شرط البخاري ومسلم .

(۹۱۱) - أخبرنا أبو بكر أحمد بن سلمان نقيه، نا الحسن بن سلام، نا قبيصة، نا سفیان . وأخبرنا أحمد بن جعفر القطيعي، نا عبد الله بن أحمد بن حنبل، حدثني أبي، نا عبد الرحمن بن مهدي، نا سفیان، نا أبي إسحاق، نا عبيد أبي المغيرة، نا حذيفة بن عتبة قال : كنتُ ذربَ اللسانِ على أُمِّي قلتُ : يا رسولَ الله قد خبيثُ أنْ يَدْخُلَني لِسَانِي النَّارَ قال :

[۱۹۱۵] واقفه الذهبي في التلخيص : على شرط مسلم .

[۱۹۱۶] واقفه الذهبي في التلخيص : على شرط البخاري ومسلم .

(۱) في المخطوطة : «واغفر لي» وفي المطبوعة «واغفر لي» وكذلك في التلخيص .

[۱۹۱۷] أورده الذهبي في التلخيص سنداً ومناً، وسكت عنه .

[۱۹۱۸] واقفه الذهبي في التلخيص : على شرط البخاري ومسلم .

(۱۱۲۲) - أخبرنا الحسن بن يعقوب العدل، نا محمد بن عبد الوهاب، نا جعفر بن عون، نا سفیان بن سعيد، نا عاصم بن كليب، نا أبيه، نا ابن عباس رضی اللہ عنہ : «أنه كان واقفاً يطوفون بين الصفا والمروة قال : «هذا مما أوزنكم أم إسماعيل» . هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه .

[۳۱۲۱] واقفه الذهبي في التلخيص : صحيح .

[۳۱۲۲] واقفه الذهبي في التلخيص : صحيح .

[۳۱۲۳] واقفه الذهبي في التلخيص : على شرط مسلم .

(۱) عزف الجن : جرس أصواتها .

[۳۱۲۴] واقفه الذهبي في التلخيص : صحيح .

۱۳-۱۴۔ امام شہاب الدین البوصیری رحمۃ اللہ علیہ اور امام عراقی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس:

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ ص ۱۳۵ پر سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے معصن / عن والی روایت کی تصحیح اور امام عراقی رحمۃ اللہ علیہ سے تحسین نقل کی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ محدث بوصیری اور امام ابو الفضل العراقی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس معز نہیں۔

۱۵۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس معز نہیں۔ پچھلے اوراق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

۱۶۔ امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ بھی سفیان ثوری کی تدلیس کو صحیح سمجھتے تھے۔ پچھلے اوراق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

۱۷۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس:

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تلخیص المستدرک میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن والی روایات کی تصحیح کی ہے۔ پچھلے اوراق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

۱۸۔ امام ابو جعفر طبری رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان ثوری سے اپنی کتاب تہذیب الآثار میں کئی حدیثیں نقل کیں مگر سفیان ثوری کی معصن / عن والی روایات پر کوئی اعتراض وارد نہیں کیا۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام طبری کے نزدیک سفیان ثوری کی عن والی روایات صحیح ہوتی ہیں۔ (دیکھئے تہذیب الآثار مسند علی رحمۃ اللہ علیہ)

تہذیب الآثار میں سفیان ثوری کی معصن روایات کی تفصیل

حدیث نمبر:- ۳۰، ۲۹، ۱۰، ۹، ۱۶، ۳۶

رقم:- ۱۳۳-۲۳۹-۳۹۲-۱۹۲-۲۵۴-۲۵۶-۱۱۲-۳۲۰-۳۸۲-۳۱۲

۳۷۱-۳۸۱-۱۰۱-۱۰۱-۱۵-۱۰-۲۰۱-۳۶۵-۳۰۷-۹۳-۹۳-۷۳-۲۰۹-۳۰۸-۷۳-۲۸۸-۳۷۱-۲۳۵-۲۳۳-۷۸-۷۹-۹۰

زبیر علیزئی صاحب کا قارئین کو الجھانا

اس مقام پر زبیر علیزئی صاحب کا قارئین کو الجھانے کی کوشش پر ضرور انتباہ کرنا چاہتا ہوں۔ زبیر علیزئی صاحب نے نہایت ہی عقلمندی سے مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔

۱۔ زبیر علیزئی صاحب نے اپنی کتاب نور العینین ص ۱۳۸ پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ”حافظ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں ”والحکم بانہ لا یقبل من المدلس حتی یمین قدأجراه الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فیمن عرفناه دلس مرة واللہ اعلم“ حکم یہ ہے کہ مدلس کی صرف وہی روایت قبول کی جائے گی جس میں وہ سماع کی تصریح کرے۔ یہ بات (امام) شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر اس شخص پر جاری فرمائی ہے جو ایک مرتبہ ہی تدلیس کرے۔ (علوم الحدیث مقدمہ ابن صلاح ص ۹۹، سالتہ بلشافعی ص ۳۸۰)۔

زیر علیزئی کا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر وہ راوی جس پر تدلیس کا الزام ثابت ہوا اُس کی ہر وہ روایت جو عن / یا معصن ہو وہ روایت ضعیف ہوتی ہے۔ زیر علیزئی صاحب نے اس کی وضاحت خود بھی کی ہے۔ زیر علیزئی صاحب نے اپنے ماہنامہ رسالہ الحدیث شمارہ نمبر ۳۳ صفحہ ۵۴ پر لکھتے ہیں۔ ”میری تحقیق کے مطابق یہ مسلک (یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول) سب سے زیادہ رائج ہے۔“ اور مزید ص ۵۵ پر لکھتے ہیں۔ ”بلکہ حق وہ ہے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے گزر چکا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول زیر علیزئی الحدیث شمارہ نمبر ۳۳ صفحہ ۵۴ پر خود لکھتے ہیں۔

”لا نقبل من مدلس حديثاً حتى يقول فيه حدثني أو سمعت“

(ترجمہ) ہم مدلس کی کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک وہ حدیثی یا سمعت نہ کہے۔ (الرسالۃ الشافعی ص ۳۸)

پھر شمارہ نمبر ۳۳ ص ۵۵ پر طبقاتی تقسیم کا انکار کر دیا جو حافظ علائی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے قائم کیے تھے۔ (حافظ علائی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ میں ذکر کیا ہے اور طبقہ ثانیہ کے مدلس راویوں کی روایت عن سے بھی مقبول اور صحیح ہوتی ہیں۔)

۲۔ مگر پھر زیر علیزئی صاحب نے اپنی کتاب نور العینین ص ۱۳۸ ص ۱۳۹ پر طبقہ ثانیہ کی بحث چھیڑ دی۔ زیر علیزئی صاحب نے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی طبقہ ثانیہ کا انکار اور امام حاکم کے طبقہ ثالثہ کا اقرار کیا ہے۔

نوٹ: جب زیر علیزئی صاحب محدثین کرام کے طبقات کا انکار کرتے ہیں تو طبقات کی بحث کرنا قارئین کو الجھانا ہے۔ ایک طرف تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے طبقات کی تقسیم کا

انکار کر دیا اور دوسرے مقام پر امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے طبقات کا اقرار کرنا یہ علمی الجھاؤ نہیں تو اور کیا ہے۔ کیونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول طبقات کی نفی کرتا ہے۔ اُمید ہے زیر علیزئی صاحب اس سے رجوع کریں گے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت

زیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۷ پر لکھتے ہیں۔

”مدلس کی اگر معتبر متابعت ثابت ہو جائے تو اس کی روایت قوی ہو جاتی ہے۔“
سفیان ثوری اس روایت میں عاصم بن کلیب سے منفرد ہیں اور ان کی کوئی معتبر متابعت نہیں ہے۔ لہذا یہ سند ضعیف ہے۔“
الجواب:

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ طبقہ ثانیہ کے مدلس ہیں۔ اور طبقہ ثانیہ کی تدلیس حدیث کی صحت کے لیے معتبر نہیں ہوتی۔ متقدمین سے متاخرین محدثین نے اس حدیث پر سفیان ثوری کی تدلیس کی جرح نہیں کی۔ لہذا اس حدیث پر سفیان ثوری کی تدلیس کا الزام باطل اور مردود ہے۔ سفیان ثوری کی عاصم بن کلیب سے اس روایت کی سماعت اور تحدیث پر خارجی اور داعلی دلائل کا ایک انبار ہے۔ جس کی وجہ سے متقدمین اور متاخرین نے اس حدیث پر دوسرے اعتراضات تو وارد کیے مگر اس حدیث پر تدلیس کا الزام کسی محدث سے ثابت نہیں ہے۔

الزامی جواب:

اس حدیث میں اگر سفیان ثوری کی متابعت نہ بھی ہوتی تو پھر بھی یہ حدیث صحیح ہے۔ مگر دلائل کی رو سے سفیان ثوری کی متابعت بھی ثابت ہے۔

امام دارقطنی کی تحقیق:

امام دارقطنی رحمہ اللہ سفیان ثوری کی اس حدیث میں متابعت کے بارے لکھتے ہیں۔ ”وَمُسْنَلٌ عَنْ حَدِيثِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا أَدِيكُمْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ فَقَالَ يَرْوِيهِ عَاصِمُ بْنُ كَلِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُلْقَمَةَ حَدَّثَ بِهِ الثَّوْرِيُّ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ آدِرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَفِيهِ لَفْظَةٌ لَيْسَتْ بِمَعْفُوظَةٍ ذَكَرَهَا أَبُو حَازِمٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ الثَّوْرِيِّ وَهِيَ قَوْلُهُ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ.“

(العلل الواردة في الأحاديث جلد ۵ ص ۱۷۱ ص ۱۷۳) رقم ۸۰۴

امام دارقطنی کی تحقیق سے چند اہم نکات واضح ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) امام دارقطنی رحمہ اللہ کا عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی حدیث کی تصحیح:

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بارے اسنادہ صحیح کے الفاظ لکھے۔ معلوم ہوا کہ امام دارقطنی کے نزدیک یہ حدیث بالکل صحیح اور قابل حجت ہے۔

(۲) سفیان ثوری کا صیغہ تحدیث:

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ”حدث به الثوري عنه“ کے لفظ لکھے۔ جس سے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ سے صیغہ تحدیث ثابت ہوتے ہیں اور مدلس راوی اگر صیغہ تحدیث یا حدثا کے لفظ بیان کرے اُس کی حدیث صحیح ہوتی ہے اور اس کی متابعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لہذا یہ حدیث متابعت کے بغیر بھی ثابت اور صحیح ہے۔

(۳) سفیان ثوری کی متابعت:

امام دارقطنی نے اس حدیث میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے متابعت نقل کی ہیں۔

۱۔ امام ابو بکر نہشلی رحمہ اللہ

۲۔ عبد اللہ بن ادريس رحمہ اللہ

سفیان ثوری رحمہ اللہ کے دو متابعت کی وجہ سے یہ حدیث بالکل صحیح اور قابل احتجاج ہے۔

امید ہے کہ زیرِ طبع کی صاحبِ جمہور علماء کرام کے فیصلے کی روشنی میں اس حدیث کی صحت کو تسلیم کریں گے اور اپنی مردود تحقیق سے رجوع کر کے حق کی جانب رجوع کریں گے اور امام دارقطنی سے ابو بکر نہشلی تک سند کے بارے میں اعتراض باطل اور مردود ہے۔

سفیان ثوری کی حدیث کے شواہد

مندرجہ بالا سطور سے یہ واضح ہو گیا کی سفیان ثوری کی معصن روایات یعنی عن والی روایات جمہور محدثین کرام کے نزدیک صحیح اور ثابت ہوتی ہیں مگر اتمام حجت کے لئے ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی احادیث کے شواہد کی بھی تحقیق کرتے ہیں۔
مدلس راوی کی اگر متابعت یا شاہد مل جائے تو تدلیس کا اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔
زیر علی کی صاحب اس اصول کو خود اپنی کتاب نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص ۳۷ پر لکھتے ہیں۔ ”مدلس راوی کی اگر معتبر متابعت یا قوی شاہد مل جائے تو تدلیس کا انزام ختم ہو جاتا ہے۔“

زیر علی کی صاحب نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص ۲۴ پر لکھتے ہیں۔

اگرچہ ہمارے نزدیک مرسل روایات ضعیف ہوتی ہیں مگر اس روایت کو دو وجہ سے پیش کیا گیا ہے۔

۱۔ فریق مخالف کے نزدیک مرسل حجت ہے۔ ظفر احمد عثمانی نے کہا۔

”قلت: والمرسل حجة عندنا“ میں نے کہا اور ہمارے نزدیک مرسل حجت ہے۔

(اعلاء السنن ۸۲/۱ بحث مرسل)

۲۔ یہ روایت حسن روایت کے شواہد میں ہے۔ (مقدمہ ابن صلاح ص ۲۸ بحث المرسل)

شاہد نمبر ۱

(صحیح مرسل موقوف) حدثنا و کعب عن مسعر عن ابی معشر عن ابراهیم عن عبداللہ انہ کان یرفع یدیه فی اول ما یستفتح ثم لا یرفعهما۔
(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔
(مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۶)

شاہد نمبر ۲

(صحیح مرسل موقوف) حدثنا اسحاق عن حصین عن عبدالرزاق عن حصین عن ابراهیم ابن مسعود کان یرفع یدیه فی اول شیء ثم لا یرفع بعد۔
(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کی ابتداء میں رفع یدین کرتے پھر دوبارہ رفع یدین نہ کرتے۔ (المجم الکبیر ۸/۲۶۱)

شاہد نمبر ۳

(صحیح مرسل موقوف) حدثنا علی بن عبدالعزیز ثنا حجاج بن المنہال ثنا حماد بن سلمة عن حماد عن ابراهیم عن عبداللہ بن مسعود انہ کان اذا دخل فی الصلاة رفع یدیه ثم لا یرفع بعد ذلک۔ (المجم الکبیر ۸/۲۶۱)

شاہد نمبر ۴

(صحیح مرسل موقوف) عبدالرزاق عن الثوری علی حصین عن ابراهیم عن ابن مسعود کان یرفع یدیه فی اول شیء ثم لا یرفع بعد۔
(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی مرتبہ رفع یدین کرتے پھر اس کے بعد نہ کرتے۔ (مصنف عبدالرزاق ۲/۷۱)

شاہد نمبر ۵

(صحیح مرسل موقوف) عبد الرزاق عن ابی عیینہ عن حصین عن ابراہیم عن ابن مسعود مثله (مصنف عبد الرزاق ۷/۲۱)

شاہد نمبر ۶

(صحیح) عبد الرزاق عن الثوری عن حماد قال سالت ابراہیم عن ذلک فقال یرفع یدہ اول مرة (مصنف عبد الرزاق ۷/۲۱)

شاہد نمبر ۷

(صحیح مرسل موقوف) اخبرنا سفیان الثوری قال حدثنا حصین عن ابراہیم عن عبد اللہ ابن مسعود انه کان یرفع یدہ اذا فتحت الصلوة (کتاب الحجۃ ۱/۹۷)

شاہد نمبر ۸

(صحیح مرسل موقوف) حدثنا ابن ابی دائود قال حدثنا احمد بن یونس قال ثناء ابو الاحوص عن حصین عن ابراہیم قال کان عبد اللہ لا یرفع یدہ فی شی من الصلوة الا فی الافتتاح (شرح معانی الآثار ۱/۱۳۳)

شاہد نمبر ۹

(صحیح) ثنا ابو بکر ثناء مومل ثنا سفیان عن المغيرة قال قلت لا ابراہیم حدیث وائل انه رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدہ ان افتتح الصلوة واذا رکع واذا رفع راسه من الركوع فقال وائل راہ مرة یفعل فقد راہ عبد اللہ خمسين مرة لا یفعل ذلک۔

(ترجمہ) مغیرہ نے کہا کہ میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے حضرت وائل والی حدیث بیان کی کہ حضرت وائل نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ رفع یدین کرتے تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر حضرت وائل نے ایک مرتبہ ایسا دیکھا ہے تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ نے پچاس مرتبہ دیکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ (شرح معانی الآثار ۱/۱۵۳)

شاہد نمبر ۱۰

(حسن) محمد بن جابر حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم و مع ابی بکر و مع عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیہم الا عند التکبیرة الا ولی فی افتتاح الصلوة (سنن الدار قطنی ۱/۲۹۵)

(ترجمہ) محمد بن جابر رحمہ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رحمہ اللہ اور عمر رحمہ اللہ کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کے سوا ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

نوٹ:

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کی حدیث حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے ”محمول علی سماع“ ہوتی ہے کیونکہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ جب حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے روایت کریں تو انہوں نے یہ حدیث ایک محدث سے نہیں سنی ہوتی بلکہ متعدد استادوں سے سنی ہوتی ہے۔ لہذا اس پر منقطع کا اطلاق باطل اور غلط ہے۔

ان مندرجہ بالا تفصیل سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی حدیث میں سفیان ثوری کے شواہد اور معنوی متابعت ثابت ہوتی ہے۔ لہذا اس حدیث پر سفیان ثوری کی تدلیس کا اعتراض مردود ہے۔

سفیان ثوری کی تدلیس نہ کرنے کے داخلی ثبوت

تحقیقی نکتہ:

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زبیر علیہ السلام کی صاحب کرامتین سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ضعیف ثابت کرنا باطل اور مردود ہے اور کچھ محدثین کرام نے صرف ثم لا یعود کے الفاظ کے نقل کرنے پر اعتراض کیا ہے۔ مگر محدثین کرام کا اس حدیث پر ثم لا یعود کے الفاظ پر اعتراض کرنا ہی امام سفیان ثوری کی تدلیس کے الزام کو رفع کرتا ہے اور امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی تدلیس کا جواب ہے۔ اس نکتہ کی وضاحت کے لئے ضروری ہے کہ تدلیس کی تعریف کی جائے۔ مناسب ہے کہ تدلیس کی تعریف بھی زبیر علیہ السلام کے الفاظ میں نقل کی جائے تاکہ اعتراض کی گنجائش ہی نہ رہے۔

زبیر علیہ السلام کی صاحب الحدیث شمارہ نمبر ۳۳ فروری ۲۰۰۷ء میں ص ۲۳ پر تدلیس کی اصطلاحی تعریف لکھتے ہیں۔ ”اگر راوی اپنے اس استاد سے (جس سے اس کا سماع، ملاقات اور معاشرت ثابت ہے) وہ روایت (عن یا قال وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ بیان کرے جسے اس نے (اپنے استاد کے علاوہ) کسی دوسرے شخص سے سنا ہے۔ اور سامعین کو یہ احتمال ہو کہ اس نے یہ حدیث اپنے استاد سے سنی ہوگی تو اسے تدلیس کہا جاتا ہے۔ علوم الحدیث ابن صلاح ص ۹۵ اختصار علوم الحدیث ص ۹۵ تمام کتب اصول حدیث زبیر علیہ السلام کے الفاظ میں تدلیس کی تعریف سے یہ معلوم ہوا کہ راوی نے یہ حدیث کسی اور سے سنی ہو اور نام اپنے

استاد کا ذکر کرے مگر محدثین کرام جن میں امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام ابو حاتم الرازی رضی اللہ عنہ نے تفصیل سے یہ بات ذکر کی ہے۔ یہ حدیث عاصم بن کلیب سے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن ادریس دونوں نے روایت کی مگر سفیان ثوری کی حدیث میں ثم لا یعود کے الفاظ موجود ہیں جبکہ عبداللہ بن ادریس اس حدیث کو عاصم بن کلب سے روایت کرتے ہیں تو ان کی روایت میں ثم لا یعود کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ اگر حدیث میں سفیان ثوری نے تدلیس کی ہوتی تو پھر ثم لا یعود کے الفاظ ہونے یا نہ ہونے کا اعتراض صحیح نہیں ہوتا۔ کیونکہ تدلیس کہتے ہی اسے ہیں جس میں راوی نے حدیث اپنے استاد سے نہ سنی ہو۔ محدثین کرام کی وضاحت سے ایک نکتہ واضح ہو گیا کہ یہ حدیث امام سفیان ثوری اور امام عبداللہ بن ادریس رضی اللہ عنہ دونوں نے عاصم بن کلیب سے سنی اور روایت کی ہے اگر تو سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں تدلیس کی ہے تو محدثین کرام کا یہ اعتراض لایعنی ہے اور اگر اس اعتراض کے کوئی حقیقت ہے تو تدلیس کا الزام باطل اور مردود ہے (یہ علیحدہ سے وضاحت ہو چکی ہے کہ ثم لا یعود کے الفاظ کے بغیر بھی احناف کا دعویٰ مکمل ثابت ہوتا ہے)۔ کیونکہ اگر سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں تدلیس کی ہوتی تو محدثین کرام یہ صراحت کر دیتے کہ امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث عاصم بن کلیب سے سنی ہی نہیں جبکہ محدثین کرام کے اعتراض کی بنیاد ہی سفیان ثوری کی عاصم بن کلیب سے روایت میں ”ثم لا یعود“ کے الفاظ کی زیادتی ہے۔

لہذا اس بحث سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ اس حدیث میں امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے تدلیس نہیں کی اور زبیر علیہ السلام کی صاحب (عبدالرحمن معلق اور ارشاد الحق اثری) کا تدلیس کو بنیاد بنا کر اس حدیث کو ضعیف ثابت کرنا باطل مردود جمہور محدثین کے خلاف اور تحقیقی منہج کے مخالف ہے۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ کی سند کا محدثین کرام کے نزدیک مقام

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عاصم بن کلیب سے عن والی روایت کو مختلف محدثین کرام نے تصحیح کی ہے۔

- ۱۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک حاکم حدیث نمبر ۳۱۲۲ میں جعفر بن عون ثنا سفیان بن سعید (ثوری) عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن ابن عباس رحمہ اللہ کی حدیث کو ”هذا حدیث صحیح“ لکھا ہے۔
- ۲۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے تلخیص المستدرک حدیث نمبر ۳۱۲۲ پر اس حدیث کی تصحیح میں امام حاکم کی موافقت کی ہے۔
- ۳۔ امام ابن ملقن رحمہ اللہ نے المستدرک علی تلخیص میں اس حدیث کی تصحیح پر سکوت کیا۔
- ۴۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سنن نسائی میں میرے علم کے مطابق سفیان ثوری عن عاصم بن کلیب کی ۴ روایات نقل کی ہیں۔ اور اس حدیثوں پر کوئی اعتراض اور خاص طور پر سفیان ثوری کی تدلیس کا الزام عائد نہیں کیا۔

- (i) حدثنا محمد. وهو ابن يوسف الفريابي. قال حدثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر..... (حدیث نمبر ۱۷۷۲، کتاب السمو)
- (ii) حدثنا النعمان بن عبد السلام عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن

ابو هريرة رضي الله عنه..... (حدیث نمبر ۱۶۵۶۔ کتاب قیام اللیل۔ باب اختلاف علی عاکشہ فی احیاء اللیل)

- (iii) حدثنا عبد الرحمن عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابی ہریرہ عن علی رضي الله عنه..... الخ (حدیث نمبر ۵۲۲۸۔ کتاب الزیہ۔ باب انھی عن الخاتم فی البلیة)
- (iv) حدثنا قاسم قال حدثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر..... الخ (حدیث نمبر ۵۰۸۳۔ کتاب الزیہ۔ باب الطویل الجمحة۔)
- ۵۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی سنن ابی داؤد میں میرے علم کے مطابق سفیان ثوری عن عاصم بن کلیب کے ۲ روایتیں لکھی ہیں۔

- (i) حدثنا عبد الرزاق حدثنا الثوري عن عاصم بن کلیب عن ابیہ..... الخ (حدیث نمبر ۲۸۰۱ کتاب الفحایا۔ باب وایجو من السنن فی الضعایا)
- (ii) حمید بن خوار عن سفیان ثوری عن عاصم بن کلیب عن ابیہ..... الخ (حدیث نمبر ۴۱۹۲۔ کتاب الرجل۔ باب فی تطویل جمحة)
- (اور ان احادیث پر سفیان ثوری کی تدلیس پر کوئی اعتراض نقل نہیں کیا)۔
- ۶۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سنن ابن ماجہ میں میرے علم کے مطابق سفیان ثوری عن عاصم بن کلیب کی ۲ روایتیں نقل کی ہیں۔

- (i) حدثنا عبد الرزاق انبانا الثوري عن عاصم بن کلیب عن ابیہ..... الخ (حدیث نمبر ۳۲۶۰۔ کتاب الاضاحی۔ باب ماجز من الاضاحی)
- (ii) سفیان بن عقیبة عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ..... الخ (حدیث نمبر ۳۷۶۷۔ کتاب اللباس۔ باب کراهیة کثرة الشعر)
- (اور ان روایات پر امام ثوری رحمہ اللہ کی عن عاصم بن کلیب کی روایت پر کوئی اعتراض نہیں لکھا۔)

لہذا اس تفصیل سے یہ بات بھی ظاہر ہوگئی کہ امام سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ کی عاصم بن کلیب سے مععن / عن والی روایت کی محدثین کرام نے تصحیح کی ہے اور ان کے نزدیک سفیان ثوری کی عاصم بن کلیب سے مععن روایات صحیح ہوتی ہیں لہذا حضرت عبداللہ بن مسعود کی ترک رفع یدین والی حدیث میں سفیان ثوری پر تدلیس کا الزام دلائل کی رو سے باطل ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ پر محدثین کرام کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نے اپنی کتاب نور العینین ص ۱۳۰ تا ص ۱۳۲ پر تقریباً ۲۰ محدثین کرام سے حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی حدیث پر اعتراضات وارد کیے ہیں۔ ان تمام اعتراضات کا بنیادی محور ”ثم لا يعود“ کے الفاظ ہیں۔ مگر حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی حدیث ”ثم لا يعود“ کے الفاظ کے بغیر بھی ترک رفع یدین پر صراحۃً دلالت کرتی ہے۔ لہذا یہ حدیث اپنے تمام الفاظ کے ساتھ صحیح اور ثابت ہے۔ اور احناف کا دعویٰ بغیر ”ثم لا يعود“ بھی ثابت ہوتا ہے۔ ان تمام محدثین کرام نے تقریباً ”ثم لا يعود“ کے لفظ پر اعتراض کیا ہے۔ مگر اس حدیث کی سند جمہور محدثین کرام کے نزدیک صحیح ہے۔

نکتہ:

یہ بات ذہن نشین کر لی جائے کہ اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے اور اعتراض صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ پر ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نے ص ۱۳۰ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ پر حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی جرح نقل کی ہے ”لم یثبت حدیث..... ابن مسعود رحمہ اللہ“

(سنن ترمذی ۱/۵۰)

جواب:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے اس جرح کا راوی سفین بن عبد الملک ہے۔ سفیان بن عبد الملک حضرت ابن مبارک رحمہ اللہ کے قدیم شاگرد ہے۔ (دیکھئے الکاشف ۲۳/۱ تہذیب الکمال ص ۴۳۵) جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حضرت عبداللہ بن مبارک بھی روایت کرتے ہیں۔ اور اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن مبارک کے متاخر راوی سوید بن نصر ہیں۔ (دیکھئے الکاشف ۳۳۰/۱ تہذیب التہذیب ۲۸۰/۲) لہذا عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے یہ جرح مرجوع ہے۔ اس تحقیق سے مندرجہ ذیل نقاط واضح ہوتے ہیں۔

- ۱۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کی جرح قدیم تھی۔ لہذا جرح مرجوع ثابت ہوتی ہے۔
- ۲۔ ابن مبارک رحمہ اللہ نے اس حدیث کو خود روایت کیا ہے۔ (نسائی ۱۵۸/۱) جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ نے اپنی جرح سے رجوع کر لیا تھا۔
- ۳۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کی جرح کرنا اور پھر اسی حدیث کو روایت کرنا ابن مبارک کے قول میں تعارض بھی ثابت کرتا ہے۔ اور اس طرح دونوں قول ساقط قرار پائے گئے۔

۱۔ علامہ مغلائی رحمہ اللہ کا جواب:

أن عدم ثبات عند ابن المبارك لا يمنع من اعتبار رجاله، والنظر في رؤية والحديث يدور على عاصم بن كليب، وهو ثقة عند بن حبان، وابن سعد، واحمد بن صالح المعري، وابن شاهين، ويحيى بن معين، وفسوى وغيرهم. (شرح ابن ماجہ ۵/۱۳۶۷)

لہذا زبیر علیہ کی صاحب کا ابن مبارک رحمہ اللہ کی جرح کو نقل کرنا مردود ثابت ہوتا ہے۔

۲۔ امام شیخ الاسلام ابن دقیق العید مالکی شافعی رحمہ اللہ کا جواب:

بیان عدم الثبوت اعبر عند المبارک لا يمنع من انظر فيه وهو يدور على عاصم بن كليب وقد وثقه ابن معين. (نصب الراية ۱/۳۵۹)

۳۔ امام ترمذی کا جواب:

امام ترمذی رحمہ اللہ نے سنن ترمذی ۵۹/۱ میں امام ابن مبارک کی جرح نقل کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو نقل کرنے کے بعد حسن صحیح کے الفاظ درج کیے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ترمذی کے نزدیک امام ابن مبارک رحمہ اللہ کی جرح مرجوع یا ثابت نہیں تھی۔

۴۔ امام بدرالدین عینی رحمہ اللہ کا جواب:

امام بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے ابن مبارک کی جرح نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ "أن عدم ثبوت اعبر عند ابن مبارک لا يمنع عن انظر فيه، وهو يدور على عاصم بن كليب، وقد وثقه ابن معين."

(شرح سنن ابی داؤد ۳/۴۲)

۵۔ حافظ ابن القطان رحمہ اللہ کا جواب:

حافظ ابن القطان القاسی رحمہ اللہ نے ابن مبارک کی جرح نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ "والحديث عندی لعدالة رواه. أقرب الى صحة"

(بیان الوهم والالہام ۳/۳۶۷)

۶۔ محدث ماروینی رحمہ اللہ کا جواب:

علامہ علاؤ الدین الماروینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ”عن عدم ثبوته عند ابن المبارک معارض ثبوته غیرہ فان ابن حزم صحته فی المجلی وحسنہ ترمذی۔“ یعنی ابن مبارک کے نزدیک اس کا عدم ثبوت معارض ہے دوسروں کے نزدیک ثبوت کے ساتھ اور ابن حزم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے محلی میں اور امام ترمذی نے حسن کہا ہے۔ (الجواہر النقی ۲/۷۷)

۷۔ محدث وصی احمد سورتی رحمہ اللہ کا جواب:

حضرت علامہ محدث وصی احمد سورتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ”الجواب قال الشيخ فی الامام بان عدم ثبوته عنده لا يمنع النظر فيه وهو يدور على عاصم وفقه ابن معين و اخرج له مسلم (اتعلق المجلی لما فی فیہ: المجلد ۳۰۵) یعنی ابن مبارک کے نزدیک حدیث کا ثبوت نہ ہونا اس پر عمل کرنے سے نہیں روکتا کیونکہ اس حدیث کا دارومدار عاصم بن کلیب پر ہے۔ اور امام ابن معین نے اس کو ثقہ کہا ہے اور امام مسلم نے روایت لی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۱ پر امام شافعی رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کیا۔ ”امام شافعی نے ترک رفع یدین کی احادیث کو رد کر دیا کہ یہ ثابت نہیں ہیں۔ (کتاب الام ج ۷ ص ۲۰۱، سنن الکبریٰ ۲/۸۱، فتح الباری ۲/۲۲۰) قال الزعفرانی قال شافعی فی القديم ولا یثبت (ترجمہ) زعفرانی نے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ثابت نہیں ہے۔“

جواب:

زبیر علیزئی صاحب سے عاجزانہ عرض ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے جرح کے الفاظ نقل کریں تاکہ قارئین کو یہ اندازہ ہو سکے کہ جرح کی حیثیت کیا ہے۔ لہذا مبہم الفاظ کی جرح و تعدیل کے میدان میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے جواب میں علامہ ماروینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قلت تقدم تصحيح الطحاوي ذلك عن والسند بذلك صحيح كما مروثبت مقدم على النافی (الجواہر النقی ص ۷۹)

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ پہلے امام اطحاوی رحمہ اللہ کی تصحیح گزر چکی ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے اور ثابت ثقی پر مقدم ہوتا ہے۔ آگے لکھتے ہیں، (جواہر النقی ص ۷۹) قول الشافعی بعد ذلك کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا بعد والا قول بھی یہی ہے کہ ان دونوں حضرات سے (حضرت علی بن ابی حمزہ اور امام عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ) ترک رفع یدین ثابت ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کی اصلیت معلوم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کے الفاظ مکمل نقل کیے جائیں۔

رقم ۷۱۳۔ قال ابی: حدیث عاصم بن کلیب رواہ ابن ادریس فلم یقل: "ثم لا یعود" (کتاب العلل و معرفة الرجال ص ۷۰ رقم ۷۱۳)

رقم ۷۱۴۔ حدثنی ابی قال: حدثنا یحییٰ بن آدم قال: اعلاء علی عبد اللہ بن ادریس من کتابہ عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود قال: حدثنا علقمہ عن عبد اللہ قال: علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاة: فکبر و رفع یدیه ثم رکع، وطبق یدیه وجعلہما بین رکتہ، فبلغ سعدا فقال: صدق أخی قد کنا نفعل ذلک. ثم أمرنا بهذا وأخذ برکتہ. (کتاب العلل و معرفتہ الرجال ص ۷۰ رقم ۷۱۴)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر کوئی جرح نہیں نقل کی صرف یہ لکھا ہے کہ ابن ادریس کی روایات میں "ثم لا یعود" کے الفاظ نہیں ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے جو الفاظ جزء بخاری رقم ۳۲ میں منقول ہیں ان میں تحریف ہوئی ہے۔ جزء رفع یدین کے الفاظ ہیں "وقال احمد بن حنبل عن یحییٰ بن آدم: نظرت فی کتاب عبد اللہ بن ادریس عن عاصم بن کلیب لیس فیہ "ثم لا یعود"۔

جزء رفع یدین رقم ۳۲ میں الفاظ "نظرت فی کتاب عبد اللہ بن ادریس عن عاصم بن کلیب لیس فیہ ثم لا یعود" میں تحریف اور گڑبڑ ہے۔ لہذا جزء رفع یدین: ۳۲ کا حوالہ پیش کرنا علمی زیادتی اور تحریف ہے۔ اس عبارت کے علاوہ بھی جزء رفع یدین کی عبارت میں گڑبڑ موجود ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کا جائزہ

زیر علی کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۱ پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔
"امام احمد بن حنبل نے اس روایت پر کلام کیا۔" (جزء رفع یدین: ۳۲، مسائل احمد روایت عبد اللہ بن احمد ۲۴۰)۔

جواب:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل احمد روایت عبد اللہ بن احمد ۲۴۰ پر اس حدیث کے راویوں پر کوئی جرح نقل نہیں کی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے صرف "ثم لا یعود" کے الفاظ پر اعتراض وارد کیا ہے۔ مگر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین والی حدیث ثم لا یعود کے الفاظ کے بغیر بھی ترک رفع یدین پر نص اور دال ہے۔ ترمذی شریف ۱/۵۹ اور نسائی ۱/۱۲۰ اور ابوداؤد شریف ۱/۱۱۶ میں یہ حدیث ثم لا یعود کی زیادت کے بغیر نقل کی گئی۔

امام احمد نے اپنی مسند احمد ۱/۳۸۷ میں خود یہ حدیث امام وکیع سے نقل کی ہے۔ جس پر وضاحت ہو جاتی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ حدیث مقبول اور قابل احتجاج اور صحیح تھی۔ لہذا زیر علی کی صاحب کا امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی جرح وہ بھی صرف ثم لا یعود کے الفاظ نقل کرنا مردود اور غلط ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مسند کے بارے میں قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"کل ما کان فی المسند فهو مقبول"

(ترجمہ) کہ مسند احمد کی ہر حدیث مقبول ہے۔ (نیل الاوطار ۲۰/۱)

نوٹ:

امام احمد نے ”ثم لا يعود“ کے زیادتی کا اعتراض بھی امام سفیان ثوری رحمہ اللہ پر نہیں بلکہ امام وکیع رحمہ اللہ پر کیا ہے۔

لہذا سطور بالا تحقیق سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حدیث سنداً اور متناً (بغیر ثم لا يعود) بھی مقبول اور قابل احتجاج ہے۔ لہذا امام احمد رحمہ اللہ کو اس حدیث کے جارحین میں شمار کرنا غلط اور مردود ہے۔

امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۱ پر امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔

”هذا خطأ يقال: وهم الثوري فقد رواه جماعة عن عاصم وقالوا اكلهم: أن النبي ﷺ افتح لرفع يديه ثم رجع فطبق وجعلها بين الركبتين ولم يقل أحد ما روى الثوري“

ترجمہ: یہ حدیث خطا ہے کہا جاتا ہے کہ (سفیان) ثوری کو اس (کے اختصار) میں وہم ہوا ہے۔ کیونکہ ایک جماعت نے اس کو عاصم بن کلیب سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے نماز شروع کی پس ہاتھ اٹھائے پھر رکوع کیا اور تطبیق کی اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھا۔ کسی دوسرے نے ثوری والی بات بیان نہیں کی ہے۔ (علل الحدیث ۱/۹۶ رقم ۲۵۸)

جواب:

امام ابو حاتم رحمہ اللہ کی جرح چند وجوہات پر صحیح نہیں ہے۔

۱۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ پر علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے تشدد و معصیت کی جرح اور الفاظ نقل کیے ہیں (تذکرۃ الحفاظ ۲/۸) اور محدثین کرام کے نزدیک تشدد اور معصیت کی جرح مبہم قبول نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کے الفاظ فقد رواہ جماعة عن عاصم..... ولم يقل أحد ما روى الثوري (علل الحدیث ۱/۹۶)

ترجمہ: ایک جماعت نے اس کو عاصم بن کلیب سے (تطبیق) روایت کیا..... اور کسی دوسرے نے ثوری والی بات بیان نہیں کی۔ یہ الفاظ صحیح نہیں معلوم ہوتے کیونکہ یہ عبارت صحیح نہیں کہ عاصم بن کلیب سے ایک جماعت نے تطبیق والی روایت کی نقل کی ہے۔ کیونکہ تطبیق والی روایات عاصم بن کلیب سے صرف اور صرف عبد اللہ بن ادریس رحمہ اللہ نے روایت کی اور کسی جماعت نے یہ روایت بیان نہیں کی ہے۔

۳۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ کی اثبات رفع یدین والی حدیث کو ”فصار الحدیث المرسل“ کہا ہے۔ کیا زبیر علیہ کی صاحب کو امام ابو حاتم کا قول قبول ہوگا۔ عجب تضاد ہے کہ ترک رفع یدین کی حدیث پر امام ابو حاتم کی جرح کو زبیر علیہ کی صاحب قبول کرتے ہیں اور اثبات رفع یدین کی ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ حدیث پر جرح قبول نہیں کرتے۔

۴۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ اور ابو زرہ الرازی رحمہ اللہ دونوں سفیان ثوری رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”سفیان أحفظ من شعبه“ علل الحدیث رقم ۲۹۹

”سفیان أحفظ الرجلین“ علل الحدیث رقم ۲۸۳۸

امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ اور ابو زرہ الرازی رحمہ اللہ سفیان ثوری کو امام شعبہ رحمہ اللہ سے بڑا حافظ مانتے ہیں تو کیا۔ عبد اللہ بن ادريس رحمہ اللہ کے مقابلے میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی حدیث پر اعتراض کرنا صحیح ہے۔ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تو امام شعبہ رحمہ اللہ سے بھی بڑے حافظ اور محدث ہیں۔ اختلاف میں ترجیح بھی امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو ہوتی ہے تو عبد اللہ بن ادريس کے فوقیت امام سفیان ثوری رحمہ اللہ پر کیسے ثابت ہوتی ہے۔ جب سفیان ثوری رحمہ اللہ جیسے ثقہ اور حافظ محدث کوئی حدیث بیان کریں تو متابعت کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ اور ثقہ کی زیادت تو زیر علیز کی صاحب خود مانتے ہیں۔

۵۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ترک رفع یدین والی حدیث پر سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس کا کوئی اعتراض نہیں اٹھایا۔ لہذا زیر علیز کی صاحب کا امام ابو حاتم رحمہ اللہ کی جرح نقل کرنا تحقیق کی روشنی میں غلط اور مردود ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نور العینین ص ۳۱ پر امام دارقطنی رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔
”امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے غیر محفوظ قرار دیا ہے۔“ (کتاب العلل للدارقطنی ۵/۱۷۳-رقم ۸۰۴)

جواب:

قاری کرام سے التجا ہے کہ یہ نقطہ پیش نظر رہنا چاہیے کہ الحمد للہ احناف کا دعویٰ بغیر ”ثم لا يعود“ کے بغیر بھی ثابت اور محفوظ ہے۔ زیر علیز کی صاحب نے امام دارقطنی

کا پورا قول نقل نہیں کیا۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ اس حدیث کی تصحیح کرنے کے بعد اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ”واسنادہ صحیح“ وفيه لفظة لسيت بمعقوف“ (کتاب العلل ۵/۱۷۲) اس کے بعد وضاحت سے تصریح کرتے ہیں۔ ”ولیس قول من قال: ثم لم يعد محفوظاً۔“ (کتاب العلل ۵/۱۷۳) امام دارقطنی رحمہ اللہ کے قول سے یہ واضح ہو گیا کہ اُن کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے جبکہ اعتراض صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ پر تھا۔ جبکہ پہلے یہ تصریح ہو چکی ہے کہ احناف کا دعویٰ ”ثم لا يعود“ کے بغیر بھی ثابت ہے۔

حافظ ابن حبان رحمہ اللہ کے اعتراض کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نور العینین ص ۳۱ پر امام ابن حبان رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔
”هو في العقيقة أصغف شي يعول عليه لأن له علا بطله“
یہ روایت حقیقت میں سب سے زیادہ ضعیف ہے کیونکہ اس کی علتیں ہیں جو اسے باطل قرار دیتی ہے۔ (تلخیص الحمیر ۱/۲۲۲) (البدرا المنیر ۳/۴۹۲)
جواب:

حافظ ابن حبان کی جرح مبہم ہے۔ جبکہ جرح مبہم عند الحمد ثین بالکل قابل قبول نہیں ہوتی ہے۔ دوسرا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور حافظ ابن حبان کے درمیان سند موجود نہیں ہے۔ اور جب تک اصل کتاب موجود نہ ہو جرح کی حقیقت کا اندازہ کرنا مشکل اور نامناسب ہے۔ میری تحقیق میں حافظ ابن حبان رحمہ اللہ سے کتاب صلوٰۃ منقول نہیں ہے۔ لہذا اصل عبارت کے بغیر اسے جرح کو پیش کرنا غلط اور مردود ہے۔

امام یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر (نمبر ۸) کے تحت صرف امام یحییٰ بن آدم کا نام ذکر کیا ہے۔ (جزء رفع یدین: ۳۲، تلخیص الجیر ۱/۲۲۲)

جواب:

زبیر علیہ کی صاحب سے مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر ان میں علمی اور تحقیقی ذوق ہے تو امام یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کے جرح کے الفاظ نقل کریں۔ اگر امام یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ سے جرح کے الفاظ منقول ہوتے تو زبیر علیہ کی صاحب ضرور درج کرتے مگر کیونکہ ان سے کوئی جرح ہی ثابت نہیں لہذا امام یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کے نام پر ہی اکتفا کیا۔ امید ہے کہ زبیر علیہ کی صاحب فہرست میں سے امام یحییٰ بن آدم کے نام خارج کر کے اس سے رجوع کریں گے۔

امام ابو بکر احمد بن عمر (و) بزار کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر امام بزار رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔

”ابو بکر بن عمر (و) بزار رحمہ اللہ نے اس حدیث پر جرح کی۔“

(البحر الزخار ۵/۴۷، التہمید ۹/۲۲۰)

جواب:

زبیر علیہ کی صاحب نے امام بزار رحمہ اللہ کے اعتراض نقل کرتے ہوئے صرف یہ لکھا ہے کہ امام بزار رحمہ اللہ نے اس حدیث پر جرح کی ہے۔ زبیر علیہ کی صاحب کو امام بزار

کی پوری عبارت نقل کرنی چاہیے تھی تاکہ یہ وضاحت ہو سکے کہ اعتراض کی حقیقت کیا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ نے اس حدیث پر جو اعتراض کیا ہے۔ ”وہذا الحدیث رواة عاصم بن کلیب و عاصم فی حدیثہ اضطراب وہ یسمافی حدیث الرفع ذکرہ عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمہ عن عبد اللہ انہ رفع یدہ فی اوّل تکبیرہ (البحر الزخار ۵/۴۷)

اس عبارت سے یہ واضح ہو گیا کہ امام بزار کا اعتراض اس کی سند پر نہیں بلکہ اس حدیث کے مرفوع اور موقف ہونے کا اشکال ہے۔ لہذا زبیر علیہ کی صاحب کا امام بزار رحمہ اللہ کا نام ذکر کرنا صحیح نہیں بلکہ باطل اور مردود ہے۔

نوٹ:- زبیر علیہ کی صاحب امام بزار رحمہ اللہ پر جرح کرتے ہیں اور ان کی توثیق کے قائل نہیں ہیں۔ لہذا ان کا قول کیسے پیش کر سکتے ہیں۔

امام محمد بن وضاح رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نور العینین ص ۱۳۳ پر امام محمد بن وضاح کا اعتراض نقل کیا ہے۔

”محمد بن وضاح نے ترک رفع یدین کی تمام احادیث کو ضعیف کہا۔ (التہمید ۹/۲۲۱)“

جواب:

زبیر علیہ کی صاحب نے امام محمد بن وضاح رحمہ اللہ کی جرح کی مکمل عبارت نقل نہیں کی۔ امام محمد بن وضاح کی عبارت کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔ ”محمد بن وضاح یقول الاحادیث الہی تروی عن النبی ﷺ فی رفع یدین ثم لا یعود ضعیفہ کلہا، (التہمید ۹/۲۲۱)“ کہ محمد بن وضاح نے کہا کہ وہ احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثم لا یعود کے الفاظ سے روایت کیا ہے۔ ضعیف ہیں۔

امام محمد بن وضاح کی اصل عبارت سے یہ واضح ہو گیا کہ ان کا اعتراض صرف "ثم لا يعود" کے الفاظ پر ہے۔ جبکہ یہ وضاحت ہو چکی ہے کہ احناف کا دعویٰ بغیر "ثم لا يعود" کے بھی ثابت ہیں۔ لہذا زبیر علیزئی صاحب کا امام محمد بن وضاح کے قول سے استدلال باطل اور مردود ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر صرف امام بخاری کا نام ہی ذکر کیا ہے۔ جزء رفع یدین: 32 تنقیص الحمیر ۱۲۲۲/۱ المجموع شرح المہذب ۴۰۳/۳۔
جواب:

زبیر علیزئی صاحب نے صرف امام بخاری رحمہ اللہ کا نام جارحین میں ذکر کیا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ سے جرح کی کوئی عبارت نقل نہیں کی۔ لہذا امام بخاری کا نام نقل کرنا غلط اور باطل ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر خود اپنی کوئی جرح نقل نہیں کی اور اس حدیث کی سند پر کوئی اعتراض وارد نہیں کیا۔ لہذا امید ہے کہ زبیر علیزئی صاحب اس قول سے رجوع کر چکے۔

امام ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۳ پر لکھتے ہیں۔
ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ سے زیلعی حنفی نے نقل کیا کہ انہوں نے اس زیادت (دوبارہ نہ کرنے) کو خطا قرار دیا (نصب الریقا ۳۹۵/۱)

جواب:- زبیر علیزئی صاحب کا ابن قطان الفاسی رحمہ اللہ کا نام جارحین میں ذکر کرنا

باطل ہے۔ اور خود لکھتے ہیں "مجھے یہ کلام "بیان الوهم ولا یہام میں نہیں ملا (۳۶۵/۳) تاہم اشارہ ضرور ملتا ہے۔" (۳۶۶/۳)

امام ابن قطان الفاسی ۳۶۷/۳ میں اس حدیث کی تصحیح کے قائل ہیں۔

امام ابن قطان لکھتے ہیں۔ "والحدیث عندی . لعدالة . رواه . أقرب الی صحة"
امام ابن قطان الفاسی رحمہ اللہ صرف "ثم لا یعود" کے الفاظ سے مطمئن نہیں۔ جب کہ یہ عرض ہو چکی ہے کہ احناف کا دعویٰ "ثم لا یعود" کے بغیر اول مرة واحدة اول تکبیرہ، اول مرة کے ساتھ بھی ثابت ہے۔

امام عبدالحق الاشہبیلی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ لکھتے ہیں۔

عبدالحق الاشہبیلی نے کہا: "لا یصح" (الاحکام الوسطی ۱/۳۶۷)۔

جواب:

امام عبدالحق الاشہبیلی رحمہ اللہ کے جرح کے الفاظ لا یصح مبہم ہے۔ اور عند الحمد شین مبہم جرہ مردود ہوتی ہے۔ امام ابن قطان الفاسی رحمہ اللہ نے عبد اللہ الاشہبیلی رحمہ اللہ کی کتاب الاحکام الوسطی کے رد میں بیان الوهم والا یہام والواقعین فی کتاب الاحکام لکھی ہے۔ لہذا امام عبدالحق الاشہبیلی کا حوالہ دینا غلط ہے۔ اور امام ابن قطان الفاسی رحمہ اللہ اس حدیث کی تصحیح کے قائل ہیں۔

امام ابن ملقن رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نور العینین ص ۳۳۳ پر لکھتے ہیں۔

ابن ملقن رحمہ اللہ شافعی (۸۰۴) نے اسے ضعیف کہا۔ (البدرا لمیز ۳/۴۹۳)

جواب:

امام ملقن رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا کہ جرح مبہم کی ہے۔ لہذا جرح مفسر قابل قبول ہوتی ہے اور جرح مبہم عند المحمدین ناقابل قبول ہے۔ لہذا امام ابن ملقن رحمہ اللہ کا قول پیش کرنا صحیح نہیں۔

امام النووی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نور الیقین ص ۳۳۳ پر لکھتے ہیں۔

النووی نے کہا ”اتفقوا علی تصنیفہ“ (خلاصۃ الاحکام ۱/۳۵۴) یعنی امام

ترمذی کے علاوہ سب متقدمین کا اس حدیث کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

جواب:

امام نووی رحمہ اللہ کا یہ دعویٰ اجماع صحیح نہیں جب کہ جمہور محدثین کرام اس حدیث کے تصحیح کے قائل ہیں۔ اور جو محدثین کرام سے اس حدیث پر جرح منقول ہے ان کا اعتراض صرف اور صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ پر ہے۔ جب کہ احناف کا دعویٰ ”بغیر ثم لا يعود“ کے بھی ثابت ہے۔

امام بن نصر المروزی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۹) نمبر کے تحت امام محمد بن نصر

المروزی کا نام نقل کیا ہے۔ بحوالہ نصب الرایۃ (۱/۳۹۵) والاحکام الوطی (۱/۳۶۷)

جواب:

امام ابن قطان الفاسی نے امام محمد بن نصر المروزی کا اعتراض صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ پر نقل کئے ہیں اور امام ابن قطان رحمہ اللہ نے امام بن نصر المروزی رحمہ اللہ کی ثم لا يعود پر اعتراض نقل کرنے کے بعد اس حدیث کی تصحیح نقل کی ہے۔ اور امام محمد بن نصر کے اعتراض کا جواب دیا ہے۔ دیکھیے (بیان الوهم والایہام الواقعتین فی کتاب الاحکام ۳/۳۶۷) ویسے بھی ثم لا يعود کے الفاظ کے بغیر بھی احناف کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے۔ لہذا زیر علیز کی صاحب کا امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ کا نام جارحین میں صحیح نہیں ہے۔

امام دارمی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۰) نمبر کے تحت امام دارمی رحمہ اللہ

کا نام نقل کیا ہے۔ بحوالہ تہذیب السنن ۲/۴۴۹۔

جواب:

زیر علیز کی صاحب کا یہ حوالہ مردود ہے کیونکہ ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ اور امام دارمی رحمہ اللہ کے درمیان سند نامعلوم ہے۔ لہذا بے سند قول کو پیش کرنا مردود ہے۔

امام یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیہ کی نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۸) نمبر کے تحت امام یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نقل کیا ہے۔ بحوالہ تہذیب السنن الحافظ ابن قیم النجولیہ (۲/۴۴۹) و شرح المہذب نووی (۳/۴۰۳)۔

جواب:

حافظ ابن قیم و امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اور امام یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان سندنا معلوم ہے۔ لہذا زبیر علیہ کی صاحب کا اس بے سند حوالہ کو پیش کرنا باطل اور مردود ہے۔

امام حاکم کے اعتراض کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۵) نمبر کے تحت امام حاکم کا نام ذکر کیا ہے۔ (البدرا لمفہر ۳/۴۹۳)

جواب:

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر علمائے کرام اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اعتراضات نقل کر کے اس کا تفصیلی رد لکھا ہے۔

”و قال حاکم خبر ابن مسعود مختصر و عاصم بن کلیب لم یخرج حدیثہ فی الصحیح و لیس کما قال فقد احتج بہ مسلم الا انہ لیس فی الحفظ کا ابن شہاب و امثاله و اما انکار سماع عبدالرحمن عن علقمة

فلیس بشیخی فقد سمع منه ثقہ و هذا الحدیث اوی باربعة الفاظ احدها قوله فرفع یدیه فی اول مرة ثم لم يعد والثانیہ فلم یرفع یدیه الامرۃ الثانیہ فرفع یدیه فی اول مرہ لم یذكر سواها والرابعة فرفع یدیه مرة واحدة والادرج ممکن فی قوله ثم لم يعد و اما باقیہا فاما ان یکون قد روی بالمعنی و اما ان یکون صحیحاً۔ (تہذیب السنن مع مختصر السنن ۱/۳۶۸)

ترجمہ: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث لمبی حدیث سے مختصر کی گئی ہے اور اس کے راوی عاصم بن کلب کی حدیث صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں نہیں ہے۔ ابن قیم فرماتے ہیں کہ ایسا نہیں جیسا کہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ پس اس کی حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بطور حجت صحیح مسلم میں روایت کی ہے۔ مگر حافظ زہری رحمۃ اللہ علیہ جیسے راویوں کے مثل نہیں اور باعلقمہ سے عبدالرحمن کے سماع کا انکار تو یہ بھی کوئی چیز نہیں ہے۔ پس عبدالرحمن نے علقمة سے سنا ہے اور وہ ثقہ ہے اور حضرت ابن مسعود کی یہ حدیث چار قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ (۱) پہلی مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے دوسری مرتبہ نہیں اٹھائے۔

(۲) پہلی مرتبہ کے علاوہ ہاتھ نہیں اٹھائے۔ (۳) پہلی مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے اور (۴) ایک ہی مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اس حدیث میں لفظ ثم لم یعد کا مدارج ہوتا تو ممکن ہے لیکن باقی الفاظ حدیث یا روایت بالمعنی ہیں یا اسی طرح صحیح ہیں۔“

اس عبارت سے وضاحت ہو گئی کہ ابن قیم النجولیہ نے اس کی سند اور متن کو صحیح کہا ہے۔ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ ثم لا یعود کے اور اج کا صرف امکان اظہار کیا، قطعی طور پر اور اج کا اظہار نہیں کیا۔ لہذا معلوم ہوا کہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے امام حاکم اور دیگر محدثین کرام کا جواب اور رد لکھا اور اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔

جمہور محدثین کرام اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تصحیح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین والی حدیث کو جمہور محدثین کرام نے تصحیح اور روایت کی ہے اور جمہور محدثین کے بارے میں مفصل تحقیق درج ذیل ہے۔

۱۔ امام طحاوی رحمہ اللہ ۳۲۱ھ - "صحیح"۔

(شرح معانی الآثار ۱۵۴/۱، ۲۲۳)

۲۔ امام ترمذی رحمہ اللہ ۲۷۹ھ - "حسن صحیح"۔

(سنن ترمذی ۱/۶۳)

۳۔ امام ابوداؤد ۲۵۵ھ - "سکوت"۔

(سنن ابوداؤد ۱/۱۱۶)

۴۔ امام نسائی ۳۰۳ھ - "انج بہ/روی لہ"۔

(سنن نسائی ۱/۱۱۶)

۵۔ ابوبکر بن ابی حمیہ رحمہ اللہ - "انج بہ/روی لہ"۔

(مسند ابن ابی حمیہ ۱/۱۵۹، ۲۳۶)

۶۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ۲۴۱ھ - "انج بہ/روی لہ"۔

(مسند احمد ۱/۳۸۸)

۷۔ امام ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ ۴۵۶ھ - "ہذا الخبر صحیح"۔

(محلی ابن حزم ظاہری ۳/۸۸)

۸۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ ۳۸۵ھ - "واسنادہ صحیح"۔

(العلل الوردیة ۲/۵، ۲۷۲) (الملائی المصنوعہ ۱۹/۳)

۹۔ امام ابن القطان القاسمی رحمہ اللہ - "أقرب الی الصحیح"۔

(بیان الوہم والایہام ۳/۳۶۷) (الملائی ۱۹/۳)

۱۰۔ امام ابویعلیٰ موصلی رحمہ اللہ ۳۰۷ھ - "انج بہ/روی لہ"۔

(مسند ابویعلیٰ موصلی ۵/۱۳۸)

۱۲۔ امام یحییٰ بن سعید المصری رحمہ اللہ -

(المدونہ الکبریٰ ۱/۶۱)

۱۳۔ امام ابن ترکمانی المارونی رحمہ اللہ - "حدیث علی شرط مسلم"۔

(الجواہر النقی علی بیہقی ۲/۷۸)

۱۴۔ امام علاؤ الدین مغلاطی ۷۲۷ھ - "صحیح"۔

(شرح ابن ماجہ ۵/۱۳۶۷)

۱۵۔ امام بدر الدین عینی رحمہ اللہ ۸۵۵ھ - "صحیح"۔

(شرح سنن ابی داؤد ۳/۳۴۱)

۱۶۔ حافظ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ ۸۷۹ھ - "صحیح"۔

(التعریف الاخبار بخارج احادیث الاختیار قلمی رقم ۱۶۷)

۱۷۔ علامہ زیلعی رحمہ اللہ ۷۲۷ھ - "صحیح"۔

(نصب الرایۃ ۱/۳۹۵)

۱۸۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ۸۵۲ھ - "صحیح"۔

(الدریۃ ۱/۱۵۰)

۱۹۔ امام بوصیری رحمہ اللہ۔

(الاتحاف ۲۰۰/۱ قلمی)

۲۱۔ امام محدث جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ ۹۱۱ھ - "صحیح"۔

(الملائی المصنوعة ۱۹/۳)

۲۲۔ علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ - "صحیح"۔

(نصب الرایۃ ۱/۳۹۵)

۲۳۔ حافظ ابن قیم الجوزیہ - "صحیح"۔

(تہذیب السنن مع مختصر السنن ۱/۳۶۸)

۲۴۔ امام منذری رحمہ اللہ - "سکوت"۔

(مختصر المنذری ۱/۳۶۷)

۲۵۔ علامہ عابد سندھی المدنی رحمہ اللہ ۱۲۵۷ھ - "صحیح"۔

(مواہب الطیفہ قلمی ص ۲۵۹)

۲۶۔ علامہ محدث شیخ ہاشم سندھی رحمہ اللہ - "صحیح"۔

(کشف الرین ص ۵۶)

۲۷۔ علامہ محدث مخدوم عبداللطیف سندھی رحمہ اللہ ۱۱۸۹ھ - "صحیح"۔

(ذب ذبابات الدراسات ۱/۶۰۸-۶۰۹)

۲۸۔ علامہ محدث وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ - "صحیح"۔

(اتعلیق الجلی لمافی مبیہ المصلی ص ۳۰۵)

۲۹۔ امام ابن ہمام رحمہ اللہ۔

(فتح القدر)

۳۰۔ مولوی نذیر حسین دہلوی غیر مقلد۔

(فتاویٰ نذیریہ ۱۰/۲۴۱۔ فتاویٰ علماء حدیث ۳/۱۴۰)

۳۱۔ علامہ احمد شاہ کریم غیر مقلد۔ - "وہود حدیث صحیح"۔

(حاشیہ محلی ۳/۸۸)

۳۲۔ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ ۱۰۱۲ھ۔

(مرقاۃ المفاتیح ص ۲۵۶)

۳۳۔ علامہ ظہیر الدین نیوی - "صحیح"۔

(آثار السنن ۱/۱۰۳)

۳۴۔ علامہ انور شاہ کشمیری - "صحیح"۔

(نیل الفرقین ص ۶۴)

۳۵۔ علامہ شعیب الاداؤط غیر مقلد - "صحیح"۔

(حاشیہ شرح السنۃ ۳/۲۴)

۳۶۔ علامہ زہیر الشاولیش غیر مقلد - "صحیح"۔

(حاشیہ شرح السنۃ ۳/۲۴)

۳۷۔ علامہ عطاء اللہ حنیف غیر مقلد - "صحیح"۔

(تعلیقات سلفیہ علی سنن الترمذی ۱۲۳)

۳۸۔ علامہ ابو عبد الرحمن محمد عبد اللہ پنجابی غیر مقلد - "صحیح"۔

(عقیدہ محمدیہ ۲/۱۱۶)

۳۹۔ علامہ شبیر احمد عثمانی - "صحیح"۔

(فتح الملم ۲/۱۲)

۳۰۔ علامہ ناصر الدین البانی - "صحیح"۔

(تعلیقات مشکوٰۃ رقم ۸۰۹، صحیح نسائی ۱/۲۲۰، صحیح ترمذی ۱/۸۲)

۳۱۔ علامہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۲/۲۹۳ عبید اللہ غیر مقلد)

۳۲۔ علامہ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(شرح موطا ص ۸۹)

۳۳۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد - "صحیح"۔

(واضح البیان ص ۳۹۹)

۳۴۔ ڈاکٹر الشریف منصور بن عون - "صحیح"۔

(مرویات ابن مسعود رحمۃ اللہ علیہ ۱/۴۸۷)

۳۵۔ محدث الفقہ سید محمد مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۰۵ھ - "صحیح"۔

(عقود الجواهر المذیبة ۱/۱۰۲)

۳۶۔ محدث مورخ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ۷۷۴ھ - "روی لہ"۔

(جامع المسائید والسنن ۲/۲۷۶ رقم ۳۹۶)

۳۷۔ محدث عبدالمعطل آئین قلجی اسنادہ - "صحیح"۔

(حاشیہ جامع المسائید ۲/۲۷۶)

۳۸۔ سید ہاشم عبد اللہ یمانی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(حاشیہ درایہ ۱/۱۵۰)

۳۹۔ علامہ عبدالقادر الارناؤط - "اسنادہ صحیح"۔

(حاشیہ جامع الاصول ۵/۳۰۲)

۵۰۔ دکتور طاہر محمد دریری - "تحسین"۔

(تخریج احادیث المدوۃ ۱/۴۰۳)

۵۱۔ علامہ حسین سلیم اسد - "اسنادہ صحیح"۔

(حاشیہ مسند ابی یعلیٰ موصلی رقم ۵۳۰۲)

۵۲۔ امام ابوعلی طوسی رحمۃ اللہ علیہ - "تحسین"۔

(مختصر الاحکام للطوسی ۲/۱۰۳)

۵۳۔ شیخ الامجد شمس محمد حسن السنہلی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۰۵ھ - "صحیح"۔

(تسبیح النظام فی مسند الامام ص ۵۱)

۵۴۔ حافظ عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ الشافعی ۷۴۸ھ - "سکوت"۔

(المہذب فی اختصار السنن الکبیر ۱/۵۲۵ رقم ۲۲۶۸)

۵۵۔ حافظ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ ۵۲۵ھ

(بدایۃ الجہد ص ۹۹/۳)

۵۶۔ حافظ ابن عبدالحادی رحمۃ اللہ علیہ ۷۷۴ھ - "مائل بہ صحیح"۔

(تنقیح التحقيق ۲/۱۴۰)

۵۷۔ مولانا محمد صدیق نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(انوار المحمود شرح ابی داؤد ۱/۲۰۰)

میں نے اس کتاب میں الحمد للہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی ترک رفع یدین پر حدیث کا تحقیقانہ تجزیہ کیا۔ میری اس تحریر کا مقصد کسی مسلک پر طعن و تشنیع کرنا نہیں ہے اور نہ ہی کسی عالم پر اعتراض کرنا مقصود ہے۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ رفع یدین نہ کرنے کی وجہ سے کسی شخص کو لعن طعن اور الزام لگانا صحیح نہیں ہے۔ ترک رفع یدین نبی

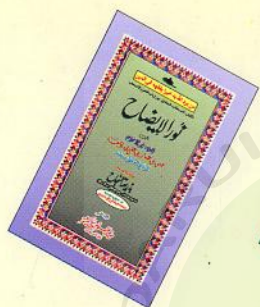
کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ لہذا ترک رفع یدین کرنے والے شخص کی نماز کو ناقص کہنا تحقیق اور دلائل کی روشنی میں کہنا غلط ہے۔ میری اس تحقیق سے اتفاق یا اختلاف پڑھنے والے کا بنیادی حق ہے مگر میری یہ درخواست ہے کہ میری تحقیق کا غیر جانبدارانہ ماحول میں مطالعہ کیا جائے اور اگر کسی بات یا تحقیق سے اختلاف ہو تو دلائل کی روشنی میں آگاہ کریں اور اگر اتفاق ہو تو اس پر عمل کیا جائے۔ ہر مثبت تنقید کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کہ ہوں کہ میری اس تحقیق کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

ضیاء العلوم پبلی کیشنز

راولپنڈی - پاکستان

مطبوعات



House of Verification